سونیا چرنیکووا

# اردو کے صیغے

حال، ماضی، مستقبل کے صیغوں کا نحوی استعمال
(خبری صورت کے معروف طور کے کام دکھانے والے
افعال کے صیغے)



دارالاشاعت ترقی
ماسکو

## پڑھنے والوں سے

دارالاشاعت ترقی آپ کا بہت شکرگذار ہوگا اگر آپ ہمیں اس کتاب، اس کے ڈیزائن اور طباعت کے بارے میں اپنی رائے لکھیں۔ اس کے علاوہ بھی اگر آپ کوئی مشورہ دے سکیں تو ہم ممنون ہوں گے۔

ہمارا پتہ: زوبوفسکی بلوار، نمبر ۲۱
ماسکو،
سوویت یونین

21, Zubovsky Boulevard,
Moscow,
USSR.



**Черникова С. А.**

УПОТРЕБЛЕНИЕ ФОРМ
НАСТОЯЩЕГО, ПРОШЕДШЕГО И БУДУЩЕГО ВРЕМЕНИ
В СОВРЕМЕННОМ ЯЗЫКЕ УРДУ

*На языке урду*

# فہرست

ڈاکٹر مسعود حسین خاں صاحب کو نذر
(جن کے اردو زبان کے صرف و نحو کے علم سے میں
نے بہت کچھ سیکھا ہے)

''فعل زبان کی جان ہے''
(ڈاکٹر عبدالحق)

# پیش لفظ

اس مقالے کا مقصد یہ ہے کہ اردو افعال کے صیغوں کے نحوی استعمال پر غور کیا جائے۔ اس میں صرف کام دکھانےوالے افعال کی خبری صورت کے معروف طور کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

اردو اور ھندی زبان کی قواعد کے بارے میں جو کتابیں لکھی گئی ھیں ان میں افعال کے صیغوں کے نحوی استعمال کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔

اب تک اردو اور ھندی افعال کے صیغوں کی تعداد مقرر نہیں ھوسکی ہے۔ ھندوستانی اور غیرملکی قواعد نویسوں نے بہت سے صیغوں کو مرکب افعال سمجھ کر افعال کے صیغوں کی تعداد بہت کم کر دی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرکب فعل کی طرح صیغہ بھی دو افعال پر مشتمل ھو سکتا ہے۔ مرکب فعل اور صیغے میں سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ مرکب فعل میں ھر فعل کے لفظی معنی لئے جاتے ھیں مثلاً ''لکھ لینا،، کا مطلب ''لکھنا،، اور ''لینا،، کے لفظی معنوں کا مرکب ہے۔ ''لکھ لینا،، ''لکھنا،، سے ان معنوں میں مختلف ہے کہ اس میں فاعل کا فائدہ ظاھر ھوتا ہے (یعنی اپنے لئے لکھا) اور ''لکھنا،، میں صرف عادت پائی جاتی ہے۔ اسکے برعکس صیغے میں پہلے فعل کے لفظی معنوں سے پورے صیغے کے لفظی معنی نکلتے ھیں۔ دوسرا فعل اپنے لفظی معنی کھوکر پہلے فعل کو صرفی معنی دیتا ہے۔ مثلاً ''وہ پڑھتا جاتا ہے،،۔ اس ترکیب میں ''جانا،، کے وہ لفظی معنی نہیں ھیں جن میں وہ اردو میں عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اصل فعل کے حالیہ ناتمام سے مل کر ''جانا،، یہ ظاھر کرتا ہے کہ کام میں اضافہ ھو رہا ہے۔

قواعد کی کتابوں میں اس کمی کا بھی احساس ھوتا ہے کہ سب صیغوں کے الگ الگ نام نہیں دئے گئے ھیں مثلاً ڈاکٹر عبدالحق کہیں کہیں مختلف صیغوں کی طرف اشارہ کرتے ھوئے محض صورت اول، صورت دوم، صورت سوم وغیرہ کہنے پر اکتفا کرتے ھیں۔*

---

* ڈاکٹر مولوی عبدالحق ۔ قواعد اردو ۔ تاج پبلشرز، دھلی۔ صفحہ ۲۶۳ ۔

لسانیات میں زمانہ افعال کے ان صیغوں کا نام ہے جو یہ دکھاتے ہیں کہ کام بولنے کے وقت سے کیا تعلق رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر ماضی کے صیغے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ کام بولنے کے وقت سے پہلے ہوا ہے۔ زمانۂ مستقبل کے صیغے یہ دکھاتے ہیں کہ کام بولنے کے وقت کے بعد عمل میں آئے گا۔ حال کے صیغوں کے معنی نکالنا سب سے مشکل ہوتے ہیں۔ ان سے ہمیشہ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کام بولنے کے وقت میں ہو رہا ہے۔ مثلاً ''میں روز اسکول جاتا ہوں۔،، لیکن ڈنمارک کے ایک مشہور ماہر لسانیات اوتو ایس‌پیرسین کے خیال میں ایسے کاموں کا بھی بولنے کے وقت سے تعلق ہوتا ہے۔ اس تعلق کو اس بات میں دیکھنا چاہئے کہ کام بولنے کے وقت کیلئے ٹھیک ہے یا نہیں۔ *

روسی علمی روایت میں یہ خیال کہ افعال کے صیغوں کا وقت بولنے کے وقت کو دیکھ کر بتایا جاتا ہے داویدوف، پاتیبنیا، پیشکوفسکی، شہ‌ماتوف وغیرہ کی تصنیفات میں ملتا ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھ‌کر کہ بولنے کا وقت خود بولنے والا مقرر کرتا ہے سوویت ماہر لسانیات ڈاکٹر پاسپیلوف نے ایک نیا نقطۂ نظر پیش کیا ہے** جس سے سوویت یونین کے بہت سے ماہر لسانیات متفق نہیں ہیں۔ ڈاکٹر پاسپیلوف کے خیال میں افعال کے صیغوں سے حقیقی وقت کا اظہار براہ راست ہوتا ہے۔

بہت سے ماہر لسانیات پاسپیلوف کی رائے سے صرف اسلئے متفق نہیں ہیں کہ موصوف خود بولنے والے کو کوئی اہمیت نہیں دیتے ہیں۔ ہماری رائے میں میلیکوفسکایا نے ڈاکٹر پاسپیلوف سے بحث کرتے ہوئے درست رائے دی ہے کہ ''ہست کا وجود زبان کے ذریعہ ظاہر ہونے سے پہلے بولنےوالے کے شعور میں ہوتا ہے،،۔ ***

بہت سی زبانوں میں افعال کے صیغوں کے ذریعہ نہ صرف زمانہ بلکہ صورت بھی متعین ہوتی ہے۔ صورت وہ اصطلاح ہے جو لسانیات میں تمام اور ناتمام

---

* O. Jespersen, A Modern English Grammar on Historical Principles, Part IV, Heidelberg, 1931.

** ن۔ پاسپیلوف۔ روسی فعل کی صرفی بناوٹ میں زمانے کی صنف۔ مجموعہ ''زبان کی تھیوری اور تاریخ کے مسائل . . .''۔ ماسکو، ۱۹۵۲ء۔ صفحہ ۲۹۸۔

*** گ۔ میلیکوفسکایا۔ حقیقی اور صرفی وقت کے تعلق کے بارے میں۔ رسالہ ''علم لسانیات کے مسائل'' نمبر ۵ - ماسکو، ۱۹۵۶ء۔ صفحات ۷۵ — ۷۶۔

کام اور کام کے تسلسل کے طریقوں میں ان اختلافات کے اظہار کےلئے استعمال کی جاتی ہے جو افعال کے صیغوں کے ذریعہ ظاہر ہوتے ہیں۔*

ہمارے ملک کے کچھ قواعدنویسوں کا یہ خیال ہے کہ اردو اور ہندی افعال کے صیغوں کے ذریعہ تمام اور ناتمام کام میں فرق نہیں کیا جاتا ہے۔** انکی یہ رائے اس بات پر مبنی ہے کہ ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی بہ کثرت ہونے والے کام کے اظہار کے لئے بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً ''میں کئی بار آیا،،۔ ان صیغوں کے ایسے استعمال پر غور کرکے ہم اس نتیجے پر پہونچتے ہیں کہ متذکرۂ بالا صیغے یہ معنی عبارت کے خاص سیاق وسباق میں یا تمیز کے الفاظ سے مل کر ظاہر کرتے ہیں۔ خود ان صیغوں سے کام کے وقت کا ختم ہونا دکھایا جاتا ہے۔ توجہ کام کے آغاز یا نتیجے پر نہیں ہوتی ہے۔ اگر ہمیں کام کا شروع ہونا دکھانا ہو تو وہ اصل فعل کے مصدر اور ''لگنا،، فعل کے مرکب سے یا ''شروع کرنا،، ''شروع ہونا،، افعال سے ظاہر ہوتا ہے مثلاً ''وہ رونے لگا،، ، ''اس نے رونا شروع کیا،، ، ''اس کا رونا شروع ہوا،،۔

ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغوں میں کام کے ختم ہونے کا وقت کام کے نتیجے سے کوئی تعلق نہیں رکھتا ہے یعنی نتیجے کا موجود ہونا صیغے کے اجزائے ترکیبی سے معلوم نہیں ہوتا۔ مثلاً ''اس نے کھانا پکایا،، ، ''اس نے کھانا پکایا ہے،، ، ''اس نے کھانا پکایا تھا،،۔ ان مثالوں سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ کام فاعل نے کیا۔ کام کے نتیجے پر زور ڈالنے کے لئے اصل فعل کے مادے سے کوئی ایسا امدادی فعل ملانا ہوتا ہے جو پہلے فعل کے ساتھ معنوی اعتبار سے تعلق رکھتا ہو۔ مثلاً ''اس نے کھانا پکا دیا،، ،''اس نے کھانا پکا دیا ہے،، ، ''اس نے کھانا پکا دیا تھا،،۔ یہاں فاعل سے زیادہ مفعول زیر توجہ ہوتا ہے۔

جن افعال کے مادے کے بعد امدادی افعال نہیں آتے ان کو کمزور کہتے ہیں۔ جو افعال اصل فعل کے مادے اور امدادی فعل سے مل کر

---

* اردو قواعد میں ''صورت،، لفظ فعل کے اس صیغے کےلئے استعمال کیا جاتا ہے جو کام اور حقیقت کے درمیان تعلق ظاہر کرتا ہے۔ صورت خبری، شرطی اور امری ہوتی ہے۔ ہم نے بھی اس لفظ کو مندرجۂ بالا معنوں میں استعمال کیا ہے۔

** ز۔ دمشیتس۔ اردو زبان کی قواعد۔ روسی اردو لغت کا ضمیمہ۔ ماسکو، ۱۹۵۹ء۔ صفحات ۱۰۸۲، ۱۰۸۴۔

بنے ہیں وہ زوردار کہلاتے ہیں۔* ان دو باتوں میں فرق کرنا چاہئے کہ فعل لازم اور متعدی سے ظاہر کیا ہوا تمام کام فاعل سے وابستہ کیا جاتا ہے یا اس کام کا نتیجہ دکھانا مقصود ہوتا ہے۔ پہلی صورت میں یہ بات نظر انداز کی جاتی ہے کہ گزرے ہوئے کام کا نتیجہ موجود ہے یا نہیں اور دوسری صورت میں نتیجہ پر زور دینے کی وجہ سے فاعل کی اہمیت نہیں کے برابر رہ جاتی ہے۔ پہلی صورت میں کام کو فاعل سے الگ نہیں دکھایا جاتا ہے۔ دوسری صورت میں ساری اہمیت کئے ہوئے کام کو دی جاتی ہے اور فاعل توجہ کا مرکز نہیں ہوتا ہے۔ اہم بات یہ ہوتی ہے کہ کام ہو گیا۔ اس کام کو کس نے کیا یہ جاننا اتنا ضروری نہیں ہوتا۔ کمزور فعل ناقص کے ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی سے صرف کام کے عمل میں آنے کی خبر ملتی ہے اور بس۔ مثلاً ''کام ہوا''، ''کام ہوا ہے''، ''کام ہوا تھا''۔

اب تک اردو اور ہندی قواعد کی کتابوں میں اس بات پر توجہ دی جاتی رہی ہے کہ اصل فعل کے مادے سے مل کر امدادی افعال اسکے معنوں میں کیا تبدیلی کرتے ہیں۔ مثلاً امدادی فعل ''آنا'' سے قربت کے معنی نکلتے ہیں (لے آنا)۔ ہمارے خیال میں اصل فعل کے مادے کے بعد امدادی افعال کا آنا صرف اس بات پر منحصر نہیں ہوتا ہے۔ بولنےوالا سب سے پہلے یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اسکو کام کے نتیجے پر توجہ مبذول کرنی ہے یا صرف یہ بتانا ہے کہ فلاں کام عمل میں آیا اور بس۔ اسکے بعد وہ زوردار اور کمزور فعل کا انتخاب کرتا ہے۔

زوردار افعال نہ صرف ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغوں میں آتے ہیں بلکہ ان صیغوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں جو بہ کثرت ہونے والے کام کو دکھاتے ہیں۔ مثلاً

''اور پڑھا لکھا نہیں ہے تو ہزاروں روپیہ کی آمدنی کا حساب کون کر جاتا ہے آکر'' (شوکت تھانوی۔ انشاءاللہ۔ صفحہ ۴۴)۔

''اکثر دوکانوالیاں جن کی دوکان کو میں دیکھ چکتی میرے ساتھ ہو جاتیں'' (شرر۔ مینا بازار۔ صفحہ ۵۹)۔

ایسے موقعوں پر توجہ اس نتیجے پر ہوتی ہے جو ہر بار کام کے ہونے کے بعد کچھ عرصے تک موجود رہتا ہے۔ یہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ کام کے نتیجے پر توجہ مبذول کرنا کیا ہے؟ ہمارے خیال میں یہ بھی صورت کی ایک قسم ہے۔ صورت کی اس قسم کو ہم نے ''نتیجے والی صورت'' کا نام دیا ہے۔

---

* الیکسئی بارانیکوف، پیتر بارانیکوف۔ ہندوستانی (ہندی اور اردو)۔ ماسکو، ۱۹۵۶ء۔ صفحہ ۱۲۷۔

اگر امدادی افعال کو صرف اس نقطۂنظر سے دیکھا جائے کہ اصل فعل کے معنوں میں ان سے کیا فرق پیدا ہوتا ہے تو یہ سمجھنا ٹھیک ہوگا کہ وہ الفاظ کے معنی بدلنےوالے اجزا ہیں۔ سوال یہ ہے کہ زوردار افعال صرف کے تحت ہوتے ہیں یا نحو کے تحت۔ اگر امدادی افعال اصل فعل کے معنوں میں چھوٹے اختلافات لانے کے ساتھ ساتھ کام کے نتیجے پر توجہ نہ دلاتے جو تمام زمانوں، صورتوں اور اطوار میں انکے استعمال سے بچا رہتا ہے تو ان کو نحو کے تحت شمار کرنا ٹھیک معلوم ہوتا۔

زوردار افعال اپنے معنوی اعتبار سے مرکب افعال (نحو) اور نتیجےوالی صورت (صرف) دونوں میں شامل ہیں۔ لیکن انکے دوسرے معنی پہلے معنوں پر غالب ہیں۔ اسکی تصدیق اس بات سے ہوتی ہے کہ زوردار افعال الگ ناتمام کام کے اظہار کے لئے مستعمل نہیں ہوتے ہیں۔ مثلاً ''وہ نیا مکان بنا رہا ہے،،۔ ''بنالینا،، جیسا فعل اس صیغے میں صرف اس لئے نہیں استعمال ہو سکتا ہے کہ کام کا نتیجہ نہیں ہے۔

مختصر الفاظ میں یہ سب اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ تمام اور ناتمام کام کی صورت سے زوردار افعال کو اسلئے نکالنا چاھئے کہ یہ افعال تمام اور ناتمام دونوں صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ زوردار افعال کی صورت اس طرح سمجھنی چاھئے کہ ان سے کام کے نتیجے پر زور پڑتا ہے۔ ''وہ چھپاتا ہے،، اور ''چھپا لیتا ہے،، میں جو فرق ہے وہ یہ کہ پہلے فعل میں ظاہر کام فاعل کو زیر توجہ کردیتا ہے۔ دوسرے فعل میں اس چیز پر زیادہ توجہ دی گئی ہے جو چھپائی جاتی ہے۔

فعل کے وقوع کے طریقے ظاہر کرنے کے لئے اردو میں ترقیپذیر، وقفہ پذیر، طویل اور استقلالی صورت ہے۔ ترقیپذیر صورت کے صیغوں کی خصوصیت کام میں اضافہ ہوتے رہنا ہے، جیسے ''وہ بڑھتا جاتا ہے،،۔ وقفہپذیر صورت کے صیغے کام کو وقفے کے ساتھ ہوتے دکھاتے ہیں، جیسے ''وہ بڑھا کرتا ہے،،۔ طویل صورت کام کو تسلسل کے ساتھ ہوتے ہوئے دکھاتی ہے (وہ بڑھتا رهتا ہے)۔ استقلالی صورت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کام نتیجے کی طرف بڑھ رہاہے (وہ بڑھا جا رہا ہے)۔

اردو اور ہندی میں افعال امدادی کا ایک گروہ ہے جو فعل کی حیثیت سے مفرد طور پر اپنے مخصوص معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی دوسرے افعال سے مل کر یہ اپنے لفظی معنی پورے طور پر یا کچھ حد تک کھو دیتے ہیں اور اصل فعل سے ظاہر کام کے تسلسل کا طریقہ دکھاتے ہیں۔ مندرجۂذیل مصدروں پر نظر ڈالنے سے امدادی افعال کی یہ خصوصیت سامنے آتی ہے۔

۱ — پڑھتے جانا (ترقی پذیر صورت)
۲ — پڑھا کرنا (وقفہ پذیر صورت)
۳ — پڑھتے رھنا (طویل صورت)
۴ — پڑھے جانا (استقلالی صورت)

لیکن افعال کے شخصی صیغوں کی بناوٹ میں زمانے کو بنیادی حیثیت حاصل ھے۔ مثلاً ترقی پذیر صورت اس وقت تک خود صیغہ نہیں بن سکتی جب تک اس میں زمانے کو شامل نہ کیا جائے۔

اردو اور ھندی قواعد کی سوویت کتابوں میں افعال کی ترقی پذیر، وقفہ پذیر اور طویل صورت مانی گئی ھے۔ مگر اب تک اس بات کا تفصیل سے جائزہ نہیں لیا گیا ھے کہ ھر ایسی صورت کے کتنے صیغے ھیں اور ان میں کیا فرق ھے۔ ان کو کیا نام دئے جا سکتے ھیں۔

استقلالی صورت کے صیغوں کے بارے میں ھمارے قواعدنویس خاموش رھے ھیں۔ اگر ''وہ پڑھے جاتا ھے،، جیسی ساخت صیغہ نہیں ھے تو اس کا افعال کی بناوٹ کے کس گروہ سے تعلق ھے؟ ''جانا،، اور ''چلا جانا،، افعال اور بناوٹ کے پہلے حصے کے درمیان جو تعلق ھے اس سے یہ معلوم نہیں ھوتا کہ یہ مرکب فعل یا الفاظ کی آزاد ملاوٹ ھے۔ پہلے اور دوسرے جزو کی ملاوٹ ایک ایسا نمونہ بن گئی ھے جسکو اردو کے تمام افعال پر پھیلایا جا سکتا ھے۔ ھمارا خیال ھے کہ اس ساخت کو لفظ کا صیغہ اسلئے سمجھنا چاھئے کہ اسکے دونوں حصے صرفی، نحوی اور اپنے لفظی معنوں کے اعتبار سے ایک دوسرے سے الگ نہیں کئے جا سکتے ھیں۔ اس ساخت کے صرفی معنی یہ ھیں کہ پہلے فعل سے ظاھر ھونےوالا کام نتیجہ کی طرف بڑھ رھا ھے یعنی یہ ساخت کام کے وقوع کے طریقے کو ظاھر کرتی ھے۔

یہاں اس بات پر توجہ دینا مناسب ھوگا کہ یہ معنی صرف امدادی افعال سے نہیں نکلتے ھیں بلکہ یہ معنی پوری بناوٹ کے معنی ھیں۔ ''جانا،، اور ''چلاجانا،، امدادی افعال سے ترقی پذیر صورت کے صیغے بھی بنتے ھیں مگر ان حالات میں وہ اصل فعل کے حالیہ ناتمام سے مل جاتے ھیں۔ اسی بنا پر ترقی پذیر اور استقلالی صورت میں فرق پایا جاتا ھے۔

اس ساخت کی نحوی ھم آھنگی اس بات سے ظاھر ھوتی ھے کہ جملے کے دوسرے الفاظ سے اسکے دونوں حصے مل کر تعلق قائم کرتے ھیں۔

ساخت کے دونوں حصوں کے لفظی معنوں کی یگانگت اس میں پائی جاتی ھے کہ اس کے اجزا کے وہ معنی نہیں ھیں جو وہ افعال کے طور پر تنہا استعمال ھوکر ظاھر کرتے ھیں۔

استقلالی صورت کا مصدر بھی ھے۔ مثلاً

''شاردا یوں روئے جانا ٹھیک نہیں،، (منٹو - منٹو کے افسانے - صفحہ ۵۳) -

استقلالی صورت کا صیغہ امری اور شرطی صورتوں میں بھی پایاجاتا ہے - مثلاً

''تم کہے جاؤ،، (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد سوم - صفحہ ۱۰۹) -

مصدر کا ہونا ایک ایسی بات ہے جو اس ساخت کو افعال کے صیغوں میں شامل کرتی ہے -

استقلالی صورت کے صیغوں کا جائزہ لیتے ہوئے اس بات پر توجہ دینی چاہئے کہ ''چلاجانا،، اور ''چلا آنا،، مرکب افعال صرف اپنے اجزائے ترکیبی سے استقلالی صورت کا مصدر معلوم ہوتے ہیں - اس بات کی تصدیق اس سے بھی ہوسکتی ہے کہ ''چلا جانا،، اور ''چلا آنا،، خود استقلالی صورت کے صیغوں کے بننے میں حصہ لیتے ہیں -

روسی قواعدنویس یلوفکوف نے اپنے مضمون ''ہندوستانی زبان کے مرکب افعال کے بارے میں،، (صفحہ ۹۶) میں اس بات سے اتفاق نہیں کیا ہے کہ ترقی‌پذیر صورت کے صیغوں سے کام میں اضافہ ہونے کے معنی نکلتے ہیں - انہوں نے لکھا ہے کہ ''یہ مرکب افعال بارانیکوف کی قواعد میں طویل ترقی‌پذیر افعال کے نام سے پیش کئے گئے ہیں - کچھ حد تک یہ نام ٹھیک ہے کیونکہ جو افعال ''جانا،، فعل کی مدد سے بنتے ہیں وہ ایسا کام ظاہر کر سکتے ہیں جسمیں اضافہ ہو رہا ہے - . . مگر عام طور پر اس صیغے کو یہ معنی جملے میں ایسے تمیزی الفاظ کی موجودگی سے ملتے ہیں جو کام کے تسلسل میں زور پیدا ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں - الغرض خود صیغے سے کام کے تسلسل میں ہونے والے اضافے کے معنی صاف نہیں نکلتے ہیں،، - ایلوفکوف کا اس بناوٹ کے بارے میں یہ خیال ہے کہ اس سے فعل کا جاری رہنا ظاہر ہوتا ہے - اس نظرئے کے یہ معنی ہیں کہ یلوفکوف نے ان جملوں پر گہری نظر نہیں ڈالی ہے جو خود انکے مضمون میں بکثرت موجود ہیں -

کام میں پائی جانے والی داخلی کیفیت کے بارے میں اوپر کہی ہوئی باتوں کو مختصر الفاظ میں یوں ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ اردو میں صورت کی تین قسمیں ہیں :

۱ - تمام اور ناتمام
۲ - نتیجہ دکھانےوالی اور نتیجہ نہ دکھانے والی

۳ - کام کے تسلسل کا طریقہ دکھانے والی اور کام کے تسلسل کا طریقہ نہ دکھانے والی -

اردو میں کوئی صیغہ ایسا نہیں ہے جو زمانے کے اظہار کے ساتھ ساتھ تمام اور ناتمام کام کی کیفیتوں کو نمایاں نہ کرتا ہو۔ جہاں تک کام کے نتیجے اور کام کے تسلسل کے طریقوں کی کیفیتوں کا تعلق ہے تو وہ ہر صیغے پر اثرانداز نہیں ہوتیں - کچھ صیغے ایسے بھی ہیں جن میں صورت کی تین قسمیں پائی جاتی ہیں - مثلاً ''وہ پڑھا دیا کرتا ہے،، -

صورت ناتمام میں زوردار افعال صرف تب آتے ہیں جب صیغے بہ کثرت ہونے والا کام بتاتے ہیں -

اردو اور هندی میں خبری صورت کے معروف طور میں کام دکھانے والے افعال کے صیغوں کی تعداد ۳۰ ہے - اس مقالے میں تمام ۳۰ صیغوں کا استعمال دکھایا گیا ہے -

قواعد کی تصدیق کے طور پر اس مقالے میں نذیر احمد، الطاف حسین حالی، رتن ناتھ سرشار، عبدالحلیم شرر، مرزا رسوا، فرحت اللہ بیگ، ابوالکلام آزاد، نیاز فتحپوری، راشد الخیری، حسن نظامی، پریم چند، شوکت تھانوی، سعادت حسن منٹو، خواجہ احمد عباس، عصمت چغتائی، قرۃ العین حیدر وغیرہ جیسے اہم اردو ادیبوں کی تحریریں پیش کی گئی ہیں -

جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں یہ صیغے محض زمانہ نہیں دکھاتے ہیں - صیغوں کی اتنی بڑی تعداد کا سبب یہ ہے کہ ان میں زمانے کے علاوہ تمام اور ناتمام صورت یا فعل کے تسلسل کے طریقے کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے -

## حال کے صیغے

۱ - وہ کھاتا ہے (حال معمولی)
۲ - وہ کھا رہا ہے (حال استمراری)
۳ - وہ کھاتا (چلا) جاتا ہے (ترقی‌پذیر صورت کا حال)
۴ - وہ کھاتا (چلا) جا رہا ہے (ترقی‌پذیر صورت کا حال استمراری)
۵ - وہ کھائے (چلا) جاتا ہے (ستقلالی صورت کا حال)
۶ - وہ کھائے (چلا) جا رہا ہے (استقلالی صورت کا حال استمراری)
۷ - وہ کھایا کرتا ہے (وقفہ پذیر صورت کا حال معمولی)
۸ - وہ کھاتا رہتا ہے (طویل صورت کا حال معمولی)
۹ - وہ کھاتا (چلا) آتا ہے (طویل صورت کا حال)
۱۰ - وہ کھاتا (چلا) آرہا ہے (طویل صورت کا حال استمراری)

کبھی کبھی حال استمراری معمولی اور حال فاعلی معمولی کے صیغے اور طویل وقفہ پذیر صورت کا صیغہ استعمال ہوتا ہے، جیسے ''وہ کہا رہا ہوتا ہے''، ''وہ کھاتا ہوتا ہے''، ''وہ کھاتا رہا کرتا ہے''، مگر چونکہ یہ بہت ہی کم آتے ہیں اس لئے ان کو آج کل کی ادبی اردو کے معیاری صیغے سمجھنا ٹھیک نہیں ہوگا۔

## ماضی کے صیغے

۱ - میں نے کھایا (ماضی تمام)
۲ - میں نے کھایا ہے (حال تمام)
۳ - میں نے کھایا تھا (ماضی قبل ماضی)
۴ - وہ کھاتا تھا (ماضی معمولی)
۵ - وہ کھا رہا تھا (ماضی استمراری)
۶ - وہ کھاتا (چلا) جاتا تھا (ترقی پذیر صورت کا ماضی)
۷ - وہ کھاتا (چلا) جا رہا تھا (ترقی پذیر صورت کا ماضی استمراری)
۸ - وہ کھاتا (چلا) گیا (ترقی پذیر صورت کا ماضی تمام)
۹ - وہ کھائے (چلا) جاتا تھا (استقلالی صورت کا ماضی)
۱۰ - وہ کھائے (چلا) جا رہا تھا (استقلالی صورت کا ماضی استمراری)
۱۱ - وہ کھایا کرتا تھا (وقفہ پذیر صورت کا ماضی معمولی)
۱۲ - وہ کھایا کیا (وقفہ پذیر صورت کا ماضی تمام)
۱۳ - وہ کھاتا رہتا تھا (طویل صورت کا ماضی معمولی)
۱۴ - وہ کھاتا (چلا) آتا تھا (طویل صورت کا ماضی)
۱۵ - وہ کھاتا (چلا) آرہا تھا (طویل صورت کا ماضی استمراری)
۱۶ - وہ کھاتا رہا (طویل صورت کا ماضی تمام)
۱۷ - وہ کھاتا رہا ہے اور وہ کھاتا (چلا) آیا ہے (طویل صورت کا حال تمام)
۱۸ - وہ کھاتا رہا تھا اور وہ کھاتا (چلا) آیا تھا (طویل صورت کا ماضی قبل ماضی)

ان صیغوں میں مندرجۂ ذیل صیغے وہ کہا رہا ہوتا تھا (ماضی استمراری معمولی)، وہ کھاتا ہوتا تھا (ماضی فاعلی معمولی)، وہ کھاتا (چلا) گیا ہے (ترقی پذیر صورت کا حال تمام)، وہ کھاتا (چلا) گیا تھا (ترقی پذیر صورت کا ماضی قبل ماضی)، وہ کھایا کیا ہے (وقفہ پذیر صورت کا حال تمام)، وہ کھایا کیا تھا (وقفہ پذیر صورت کا ماضی قبل ماضی)، وہ کھائے (چلا) گیا (استقلالی صورت کا ماضی تمام)، وہ کھائے (چلا) گیا ہے (استقلالی صورت کا حال تمام)، وہ کھائے (چلا) گیا تھا

(استقلالی صورت کا ماضی قبل ماضی)، وہ کھاتا رہا کرتا تھا (طویل وقفہ پذیر صورت کا ماضی معمولی) اس بنا پر شامل کئے جا سکتے ھیں کہ وہ آج کل کی اردو میں کبھی کبھی استعمال ہوتے ھیں - مگر چونکہ آج کل کی اردو میں عام طور پر ماضی استمراری معمولی اور ماضی فاعلی معمولی ماضی معمولی سے اور ترقی‌پذیر اور وقفہ پذیر صورت کے حال تمام اور ماضی قبل ماضی طویل صورت کے حال تمام اور ماضی قبل ماضی سے بدلے جاتے ھیں اور استقلالی صورت کے ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کا کام طویل صورت کے ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی سے لیاجاتا ھے اس لئے ان کو قدیم اردو کے ایسے بچے کھچے صیغے سمجھنا غلط نہیں ھوگا جن کا استعمال کم ھوتے ھوتے نہیں کے برابر رہ گیا ھے -

طویل وقفہ پذیر صورت کا صیغہ (وہ پڑھتا رہا کرتا تھا) طویل اور وقفہ پذیر صورت کے مرکب معنوں کی وجہ سے عام طور پر طویل یا وقفہ پذیر صورت کے صیغوں سے بدلتا جا رہا ھے -

## مستقبل کے صیغے

۱ - وہ کھائے گا (مستقبل مطلق)
۲ - وہ کھا رہا ھوگا (مستقبل استمراری)
۳ - وہ کھاتا ھوگا (مستقبل فاعلی)
۴ - اس نے کھایا ھوگا (مستقبل تمام)
۵ - وہ کھاتا (چلا) جائے گا (ترقی‌پذیر صورت کا مستقبل)
۶ - وہ کھایا کریگا (وقفہ پذیر صورت کا مستقبل)
۷ - وہ کھاتا رہے گا (طویل صورت کا مستقبل)

کبھی کبھی استقلالی صورت کے مستقبل کا غیر معیاری صیغہ بھی ملتا ھے جیسے ''وہ کھائے (چلا) جائے گا،، -

طویل اور وقفہ پذیر صورتوں کے نام وضع کرنے میں سوویت یونین کے قواعدنویسوں کی تقلید کی گئی ھے - طویل ترقی‌پذیر صورت کو ھم نے ترقی‌پذیر صورت کا نام دیا ھے - چونکہ خود صیغے سے اس بات کی طرف اشارہ نہیں ھوتا کہ کام طویل وقت میں ھو رھا ھے اسلئے لفظ ''طویل،، کچھ بیکار سا معلوم ھوا -

اس وجہ سے کہ ھر صورت کے صیغوں کے بارے میں اب تک تفصیل سے نہیں لکھا گیا ھے یہاں تک کہ یہ بھی کہیں نہیں بتایا گیا ھے کہ ھر صورت کے کتنے صیغے ھیں اور ان میں کیا فرق پایا جاتا ھے طویل،

ترقی پذیر ، وقفہ پذیر اور استقلالی صورت کے صیغوں کے نام ہم نے خود وضع کئے ہیں -

خبری صورت کے حال، ماضی اور مستقبل کے پلاٹس نے ۷ صیغے، یگیلو، بارانیکوف ، کتینینا اور دمشیتس نے ۸ صیغے، ویگرنیتسکی نے ۹، ڈاکٹر عبدالحق نے ۱۲، گل‌فیردینگ نے ۱۳، کامتاپرساد گرو اور دونی‌چند نے ۱٦، واجپیئی اور ڈاکٹر بھولا ناتھ تواری نے ۱۷ صیغے بتائے ہیں *-

مندرجۂذیل چھ صیغے ایسے صیغے ہیں جن کو سب قواعدنویسوں نے خبری صورت کے صیغے مانا ہے :

۱ - وہ کرتا ہے
۲ - وہ کرتا تھا
۳ - وہ کریگا
۴ - اس نے کیا
۵ - اس نے کیا ہے
٦ - اس نے کیا تھا

''وہ کرتا ہوگا،، اور ''اس نے کیا ہوگا،، صیغوں کے متعلق دو رائیں ہیں - ویگرنیتسکی، گل‌فیردینگ، بارانیکوف، دمشیتس اور لیپیروفسکی نے ان صیغوں کو خبری صورت میں شامل کیا ہے - کامتاپرساد گرو اور کتینینا نے ان کو ایک خاص صورت مانا ہے جسے کامتاپرساد گرو نے ,, संदिग्ध ،، اور کتینینا نے ''قیاسی،، کا نام دیا ہے - **

---

* ۱ - J. T. Platts, A Grammar of the Hindustani or Urdu Language, L., 1904, pp. 343—357.

۲ - ای - یگیلو - ہندوستانی (اردو ) زبان کی عملی قواعد - صفحات ۲۸ — ۳۲ ؛ ا - بارانیکوف، پ - بارانیکوف - ہندوستانی ( ہندی اور اردو)- صفحات ۸۴، ۸۸ — ۹۲ ؛ ت - کتینینا - ہندی زبان - صفحات ٦۰، ٦۲ — ٦۳ ؛ ز- دمشیتس - اردو زبان - صفحہ ٦٦ -

۳ - ا - ویگرنیتسکی - ہندوستانی یا اردو کی قواعد - صفحہ ۱۸۸ -

۴ - مولوی عبدالحق - قواعد اردو - صفحات ۱۳۵ — ۱۴۰ -

۵ - ا - گل‌فیردینگ - ہندوستانی (اردو) قواعد - صفحات ۳۲ — ۳۷ -

٦ - कामताप्रसाद गुरु , हिन्दी व्याकरण , काशी , १९५२ , पृ० ४५६–४७२; दुनीचन्द , हिन्दी व्याकरण , पृ० १४२ ।

۷ - अम्बिकाप्रसाद वाजपेयी , अभिनव हिन्दी व्याकरण , पृ० ६४–६५ ।

۸ - डाक्टर भोलानाथ तिवारी, हिन्दी भाषा का सरल व्याकरण, पृ० ११२–१३५ ।

** کتینینا - ہندی زبان - صفحہ ٦۳ - कामताप्रसाद गुरु , हिन्दी व्याकरण , पृ० ४६६ , ४७० ।

گل‌فیردینگ، مولوی عبدالحق، کتینینا حال اور ماضی استمراری کے صیغے (وہ کر رہا ہے، وہ کر رہا تھا) زمانہ دکھانے والے صیغوں میں شامل کرتے ہیں - دمشیتس ان صیغوں کو ایسے صیغوں میں شمار کرتے ہیں جو کام کے وقوع کا طریقہ بتاتے ہیں -

کچھ قواعدنویس (ویگرنیتسکی، گل‌فیردینگ، یگیلو) زمانہ ظاہر کرنےوالے صیغوں میں مضارع کے صیغے بھی شمار کرتے ہیں جن کا کسی زمانے میں استعمال کیا جاتا تھا - گل‌فیردینگ، واجپیئی اور دونی‌چند وغیرہ نے زمانہ دکھانےوالے صیغوں میں شرطی اور امری صورتوں کے صیغے شامل کرکے ان کی تعداد بہت بڑھا دی ہے -

اردو اور ہندی قواعد کی کتابوں میں ''وہ کرتا ہے،، نمونے کے صیغوں کو مندرجۂذیل نام دئے گئے ہیں: حال *، حال عام**، حال مطلق***، حال ناتمام**** -

بارانیکوف اور دمشیتس وغیرہ اسے حال کا صیغہ مانتے ہوئے یہ خیال کرتے ہیں کہ حال میں اسکے علاوہ کوئی دوسرا صیغہ نہیں ہے - انکے خیال میں اس صیغے کے اہم معنی یہ ہیں کہ وہ کام کا حال میں ہونا ظاہر کرتا ہے -

''حال عام،، میں اس صیغے کا مختلف معنوں میں استعمال کرنا پیش نظر رکھا گیا ہے - ''حال مطلق،، اصطلاح اس امر پر توجہ دلاتی ہے کہ یہ صیغہ حال کے دوسرے صیغوں سے اس طرح مختلف ہے کہ اس میں کام کے وقوع کا طریقہ نہیں پایا جاتا ہے - ''حال ناتمام،، اصطلاح کے وجود میں آنے کی وجہ یہ ہے کہ حال تمام کا صیغہ بھی ہے - ''حال،، ''حال مطلق،، اور ''حال ناتمام،، کے نام اس لئے ٹھیک معلوم نہیں ہوتے کہ حال کے معنوں کے اظہار کے لئے اردو میں دو صیغے ہیں اور وہ دونوں حال، حال مطلق اور حال ناتمام کے صیغے ہیں جیسے ''وہ کرتا ہے،،، ''وہ کررہا ہے،، -

---

* ا - بارانیکوف اور پ - بارانیکوف - ہندوستانی (ہندی اور اردو) - صفحہ ۸۳؛ ز - دمشیتس - اردو زبان - صفحہ ٦٦؛ و - لیپیروفسکی - آج کل کی ادبی ہندی میں موڈ (mood) کی صنف - صفحہ ۸ -

** ت - کتینینا - ہندی زبان - صفحہ ٦٢ -

*** مولوی عبد الحق - قواعد اردو - صفحہ ٢٦١ -

**** ا - ویگرنیتسکی - ہندوستانی یا اردو کی قواعد - صفحہ ١٨٨ -

दुनीचन्द, हिन्दी व्याकरण, पृ० १४६; कामताप्रसाद गुरु, हिन्दी व्याकरण, पृ० ३३०।

''وہ کرتا ہے،، قسم کے صیغوں کا استعمال دیکھ کر یہ بتانا درست ہوگا کہ وہ معمول کے مطابق ہونے والے کام کےلئے آتے ہیں - اس وجہ سے ہمارے خیال میں ان کو ''حال معمولی،، اصطلاح سے یاد کرنا مناسب ہوگا - مستقبل، حال حکائی اور بولنے کے وقت میں ہونےوالے کام کے معنوں میں ان صیغوں کا استعمال ان کی معنوی خصوصیت کا اظہار نہیں کرتا ہے کیونکہ وہ عبارت کے خاص سیاق وسباق میں ملتا ہے، اسلئے ''حال عام،، اصطلاح بھی مناسب نہیں معلوم ہوتی -

غیرملکی قواعدنویس اور بارانیکوف اس ساخت کا شمار، جو اصل فعل کے مادے، ''رہنا،، کے حالیہ تمام اور ہونا کے مفرد صیغوں پر مشتمل ہے، مرکب افعال کے ضمن میں کرتے ہیں - *

داویدووا، بیسکروونی اور دمشیتس نے ان کا شمار ایسے صیغوں میں کیا ہے جن سے کام کے تسلسل کا طریقہ معلوم ہوتا ہے - **

مولوی عبد الحق، کتینینا اور لیپیروفسکی ان صیغوں میں صرف زمانہ کا اظہار دیکھتے ہیں - *** مگر ان قواعدنویسوں میں سے کسی نے یہ نہیں لکھا ہے کہ اس کی ان صیغوں کے بارے میں یہ رائے کن بنیادوں پر مبنی ہے -

اس میں کوئی شک نہیں کہ ''وہ کر رہا ہے،، اور ''وہ کر رہا تھا،، قسم کے صیغے مرکب افعال سمجھ کر ان کو اصل فعل کے مادے اور حال تمام یا ماضی قبل ماضی میں تقسیم کرنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ ہر جزو کے

---

* कामताप्रसाद गुरु, हिन्दी व्याकरण, पृ० ३२०;
S. H. Kellogg, A Grammar of the Hindi Language, pp. 261—262; H. C. Scholberg, Concise Grammar of the Hindi Language, 3rd edition, Oxford, 1955, pp. 143—144;

ا - بارانیکوف - ہندوستانی کے مرکب افعال اور انکے مترادف روسی الفاظ - ''زبان اور ادب''- جلد ۲، شمارہ ۱ - لیننگراد، ۱۹۲۷ء - صفحات ۸۳ — ۸۴؛ ا - بارانیکوف - ہندوستانی (اردو اور ہندی)- صفحات ۱۰۸ — ۱۰۹ -

** ا - داویدووا - ہندوستانی زبان میں افعال بننے کے کچھ مسائل - ''سوویت سائنس اکادمی کے مشرقی انسٹیٹوٹ کے سائنسی نوٹ''- جلد ۱۳ - ماسکو، ۱۹۵۸ء - صفحہ ۲۳۱؛ و - بیسکروونی - ہندی کے افعال کے مادوں کے ''رہنا،، سے تال میل کے بارے میں - ''لیننگراد یونیورسٹی کے سائنسی نوٹ''- نمبر ۲۷۹ - لیننگراد، ۱۹۶۰ء - صفحات ۹۳ — ۱۰۳؛ ز - دمشیتس - اردو زبان - صفحہ ۷۹ -

*** عبدالحق - قواعد اردو - صفحہ ۱۳۸؛ ت - کتینینا - ہندی زبان - صفحات ۶۲ — ۶۳؛ و - لیپیروفسکی - آج کل کی ادبی ہندی میں موڈ کی صنف - صفحات ۱۵ — ۱۶ -

معنی اور پوری ساخت کے معنی ایک نہیں ھیں - کتاب سے حاصل ہونے والے مواد کا جائزہ لینے کے بعد یہ معلوم ھوتا ھے کہ اس ساخت کے دو پہلے جزو حالیہ کی طرف اشارہ کرتے ھیں (رو رھا آدمی) - اس قسم کے صیغے مستقبل کے لئے بھی استعمال ھوتے ھیں مثلاً ''وہ رو رھا ھوگا،، - اسکے بعد بہت سے قواعد نویسوں کو یہ خیال آیا کہ اس بناوٹ میں ''ھونا،، سے زمانہ اور خبری، شرطی یا امری صورت کے معنی ظاھر ھوتے ھیں - حالیہ طوالت (داویدووا اور بیسکروونی کا خیال)، کام کا جاری رھنا (کتینینا اور دمشیتس کا خیال) یا کام کا تسلسل کے ساتھ ھونا (لیپیروفسکی کا خیال) ظاھر کرتا ھے -

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ھے کہ اب تک یہ معلوم نہیں ھوا ھے کہ اس بناوٹ میں حالیہ کی کیا حیثیت ھے - اگر اسکی بنیاد طوالت یا کام کے جاری رھنے کے معنوں پر رکھی جائے تو اس کا یہ مطلب ھوگا کہ اس کو ان صیغوں میں شامل کیا جائے جو کام کے تسلسل کا کوئی نہ کوئی طریقہ بتاتے ھیں - یہ سوچنا کہ ان صیغوں سے کام کا تسلسل ظاھر کیا جاتا ھے ان کو زمانہ دکھانےوالے صیغوں میں شامل کرنے کے برابر ھے کیونکہ کام کا تسلسل اور کام کے تسلسل کا طریقہ جو کہ ترقی‌پذیر، وقفہ‌پذیر، استقلالی اور طویل صورت کے صیغوں میں پایا جاتا ھے مختلف چیزیں ھیں -

لیپیروفسکی پہلے قواعدنویس ھیں جنہوں نے یہ لکھا ھے کہ ان صیغوں کی خصوصیت کام کا تسلسل دکھانے میں ھے - انہوں نے ان صیغوں کے لئے جو نام تجویز کیا ھے یعنی متعین زمانہ یا تسلسل کا زمانہ حالانکہ ٹھیک ھے پھر بھی اس کے بارے میں وضاحت کی ضرورت ھے - بات یہ ھے کہ ان صیغوں سے ھر ظاھر کام متعین وقت میں نہیں ھوتا ھے - مثلاً ''وہ نیا مکان تعمیر کر رھا ھے،، - متعین وقت میں ھوتے کام کے معنوں میں تسلسل پایا جاتا ھے - اور یہ ایک ایسا جزو ھے جو استعمال کے یہ دو اوقات ایک دوسرے سے ملا دیتا ھے - اس بات کی تصدیق میں کہ ان صیغوں کو تسلسل کے زمانے کا نام دینا زیادہ مناسب ھے یہ بھی کہا جا سکتا ھے کہ حال معمولی کے صیغے سے ظاھر کام بھی بہ تعین وقت ھو سکتا ھے - دونوں صیغوں میں یہاں جو فرق ھے وہ یہ کہ حال معمولی سے صرف کام کے بولتے وقت ھونے کی خبر ملتی ھے جبکہ حال استمراری میں کام کے تسلسل پر ھی توجہ دی جاتی ھے -

''وہ کرتا تھا،، ''وہ کر رھا تھا،، ''وہ کر رھا ھوگا،، قسم کے صیغے اپنے اھم معنوں کے لحاظ سے حال معمولی (وہ کرتا ھے) اور حال استمراری (وہ کر رھا ھے) سے مختلف نہیں ھیں - ''وہ کرتا تھا،، اور ''وہ کرتا ھے،، اور ''وہ کر رھا تھا،، ''وہ کر رھا ھے،، ''وہ کر رھا ھوگا،، صیغوں میں صرف زمانے کا فرق ھے - اس لئے اس مقالے میں ''وہ کرتا تھا،، صیغے کو ماضی

معمولی اور ''وہ کر رہا تھا،، صیغے کو ماضی استمراری اور ''وہ کر رہا ہوگا،، کو مستقبل استمراری کے نام دئے گئے ہیں۔

باقی دوسرے صیغوں کے اجزائے ترکیبی میں امدادی فعل کے زمانۂ معمولی یا زمانۂاستمراری کے استعمال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اردو کے صیغوں میں زمانے کے علاوہ یہ فرق زیر توجہ رکھا گیا ہے کہ کام فاعل سے وابستہ کیا جاتا ہے یا توجہ خود کام کے تسلسل پر مبذول ہوتی ہے۔ چونکہ ہر زمانے میں کام کے تسلسل کا ایک ہی طریقہ دکھانے والے کئی صیغے ہیں — مثلاً حال میں ترقی‌پذیر صورت کے دو صیغے ہیں یعنی ''وہ کرتا (چلا) جاتا ہے،، ، ''وہ کرتا (چلا) جا رہا ہے،، اسلئے صیغوں کو نام دیتے وقت ان اختلافات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ ''معمولی،، لفظ ان صیغوں کے ناموں میں شامل کیا گیا ہے جو کام کا معمول کے مطابق یعنی بہ‌تکرار ہونا ظاہر کرتے ہیں۔ ''ترقی پذیر صورت کا حال،، ''ترقی پذیر صورت کا ماضی،، ''استقلالی صورت کا حال،، ''استقلالی صورت کا ماضی،، ''طویل صورت کا حال،، ''طویل صورت کا ماضی،، ''ترقی‌پذیر صورت کا مستقبل،، ''طویل صورت کا مستقبل،، کے نام صیغوں کی اس خصوصیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ وہ الگ کام بتاتے ہیں۔ استمراری لفظ کے استعمال سے حال، ماضی اور مستقبل میں ہونےوالے کام کے تسلسل پر زور دیا جاتا ہے۔ ''طویل صورت کا ماضی تمام،، ''طویل صورت کا حال تمام،، ''طویل صورت کا ماضی قبل ماضی،، ''ترقی‌پذیر صورت کا ماضی تمام،، ''وقفہ‌پذیر صورت کا ماضی تمام،، جیسی اصطلاحیں کچھ وقت تک ہونے والے کام کے ختم ہونے کی خبر دیتی ہیں۔

اردو اور ہندی قواعد کی کتابوں میں ''وہ کرتا (چلا) آتا ہے،، ''وہ کرتا (چلا) آتا تھا،، ''وہ کرتا (چلا) آرہا ہے،، ''وہ کرتا (چلا) آرہا تھا،، ''وہ کرتا (چلا) آیا ہے،، ''وہ کرتا (چلا) آیا تھا،، جیسے صیغے جنہیں ہم نے طویل صورت کے تحت رکھا ہے بلاتوجہ رہ گئے ہیں۔ قواعد نویسوں میں سے صرف سکول‌بیرگ نے اپنی کتاب « Concise Grammar of the Hindi Language » میں ایسے صیغوں کی مثالیں دی ہیں۔ انہوں نے ان کو مرکب افعال کہا ہے اور « customary » نام دیا ہے۔

جہاں تک ادبی اردو میں مندرجۂبالا صیغوں کے استعمال کا تعلق ہے نمونے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ کام کے تسلسل کے طریقے کے لحاظ سے طویل صورت کے صیغوں سے مختلف نہیں ہیں (وہ کرتا رہتا ہے، وہ کرتا رہتا تھا، وہ کرتا رہا، وہ کرتا رہا ہے، وہ کرتا رہا تھا، وہ کرتا رہےگا) یعنی وہ کام کی طوالت کے انہیں معنوں کا اظہار کرتے ہیں جو ان صیغوں کے ہیں۔

طویل اور کبھی کبھی ترقی‌پذیر صورت کے صیغوں کو بناتے وقت

مختلف امدادی افعال کا استعمال کرنا خود امدادی افعال کے معنوں سے واضح ہو سکتا ھے جن کی کچھ اھمیت صیغے کے معنوں میں باقی رھتی ھے۔ اس سے اس بات پر روشنی پڑتی ھے کہ ''کرتے آنا''، ''وہ کرتا آیا''، ''وہ کرتا آئے گا''، قسم کے صیغے کیوں نہیں ھیں۔ ایسے صیغے ''آنا'' کے معنوں کے خلاف ھیں کیونکہ امدادی فعل ''آنا'' یہ ظاھر کرتا ھے کہ جو کام ماضی بعید میں شروع ھوا وہ کسی وقت خاص تک ھوتا رھا یا حال یا ماضی میں ھو رھا ھے یعنی کام میں قربت کے معنی پائے جاتے ھیں۔ ھمارے خیال میں یہ کہنا غلط نہیں ھوگا کہ اردو کے صیغوں میں کبھی کبھی کام کے وقوع کا ایک ھی طریقہ دکھانے کے لئے اصل فعل کے حالیہ کے بعد مختلف امدادی افعال آ سکتے ھیں۔

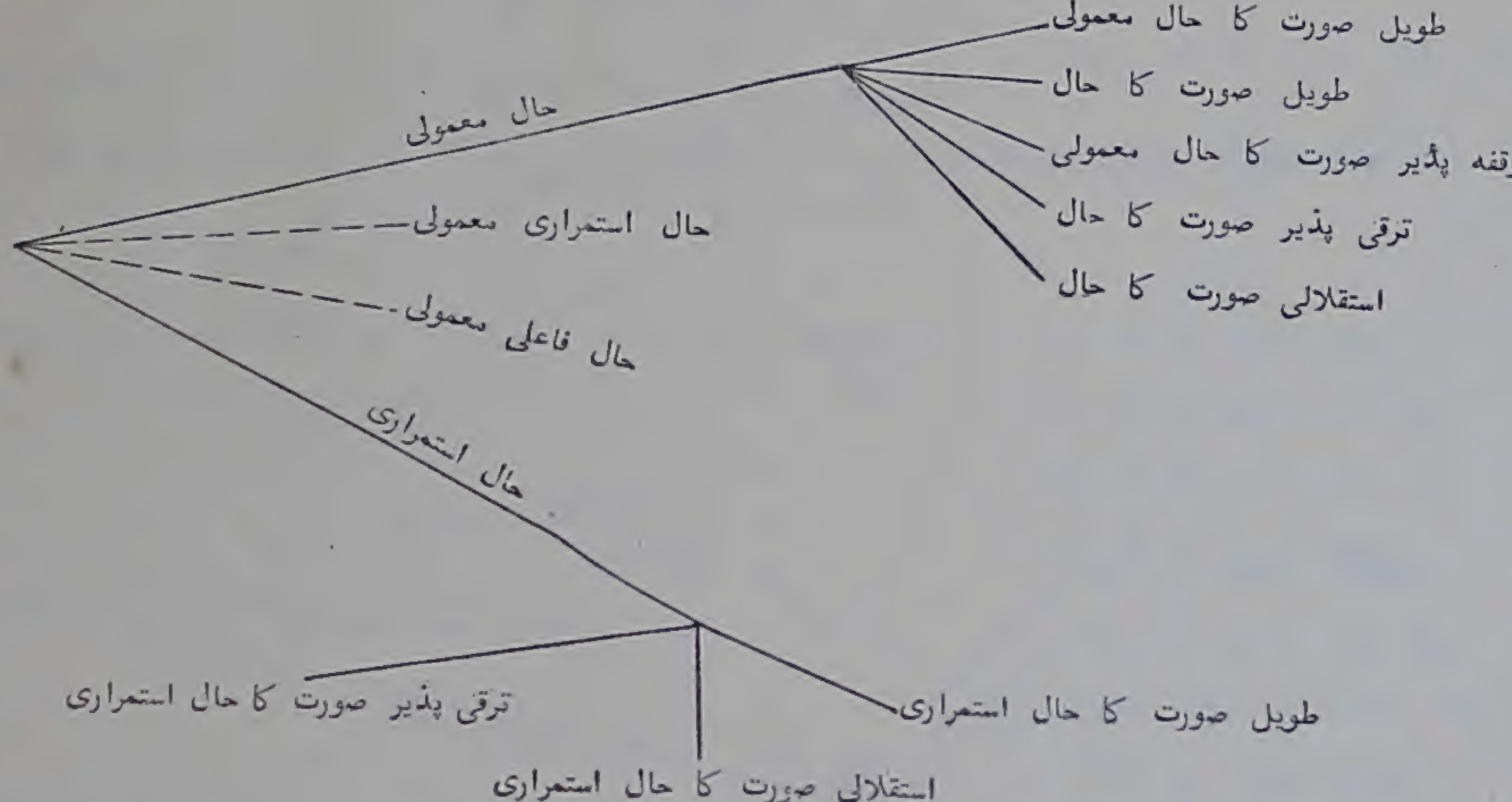
یہ خیال کہ اردو اور ھندی میں کام کے وقوع کا ایک ھی طریقہ بتانے کے لئے مختلف صیغے مستعمل ھیں اس وجہ سے غلط معلوم ھو سکتا ھے کہ ''وہ بڑھتا (چلا) آرھا ھے''، اور ''وہ بڑھتا (چلا) آتا ھے''، قسم کے صیغے کام کے اضافے کے ساتھ ھونا بھی ظاھر کرتے ھیں (ترقی پذیر صورت)۔ شاید یہ سمجھنا زیادہ ٹھیک ھوگا کہ بعض صیغے ایسے ھیں جو کام کے تسلسل کے دو مختلف طریقے ظاھر کر سکتے ھیں۔ لیکن اگر بتائی ھوئی قسم کے صیغے ترقی پذیر صورت میں بھی سب افعال سے بنائے جا سکتے جیسا کہ طویل صورت میں ممکن ھے تو یہ قیاس ٹھیک ھوتا۔ ترقی پذیر صورت میں امدادی فعل ''(چلا) آنا''، کم آتا ھے۔ وہ صرف ان افعال کے حالیہ ناتمام سے اخذ ھوتا ھے جو کام کی سمت ظاھر کرتے ھیں۔ ترقی پذیر صورت کے صیغوں میں ''(چلا) آنا''، کام کی سمت فاعل کی طرف ظاھر کرتا ھے۔

کام کے تسلسل کا کوئی نہ کوئی طریقہ بتانے والا ھر صیغہ گویا زبان میں اسلئے ھے کہ اس کام کے وقوع کا طریقہ بتائے جو زمانۂ معمولی یا استمراری کے صیغے سے یا زمانۂتمام کے صیغوں سے اس شرط پر ظاھر ھو سکتا ھے کہ صیغے سے کام کے وقوع کا طریقہ الگ کر دیا جائے اور اس کا اظہار مناسب الفاظ میں کیا جائے۔ یہ جاننے کے لئے کہ کام کے تسلسل کے طویل، وقفہ پذیر، استقلالی اور ترقی پذیر طریقے ظاھر کرنے والے صیغے اور وہ صیغے جن میں ایسے طریقے نہیں پائے جاتے ھیں ایک دوسرے سے کس قدر وابستہ ھیں آگے دئے ھوئے خاکوں پر نظر ڈالئے۔

یہ بات ذھن میں رکھنی ھوگی کہ مندرجۂبالا صیغوں کے آپسی تعلقات کے خاکوں میں حقیقت کو ذرا آسان بنا کر پیش کیا گیا ھے۔ صیغے میں کام کے تسلسل کا طریقہ، زمانہ اور تمام اور ناتمام صورت کے درمیان میکانکل تعلق نہیں ھے۔ اگرچہ اس صیغے کے معنی جسمیں کام کے تسلسل کا طریقہ پایا جاتا ھے اس صیغے سے بھی ظاھر ھو سکتے ھیں جو کام کے وقوع کا طریقہ نہیں بتاتا جسکے لئے جملے میں صرف مناسب الفاظ موجود ھونے چاھئیں پھربھی

خاکہ ۱

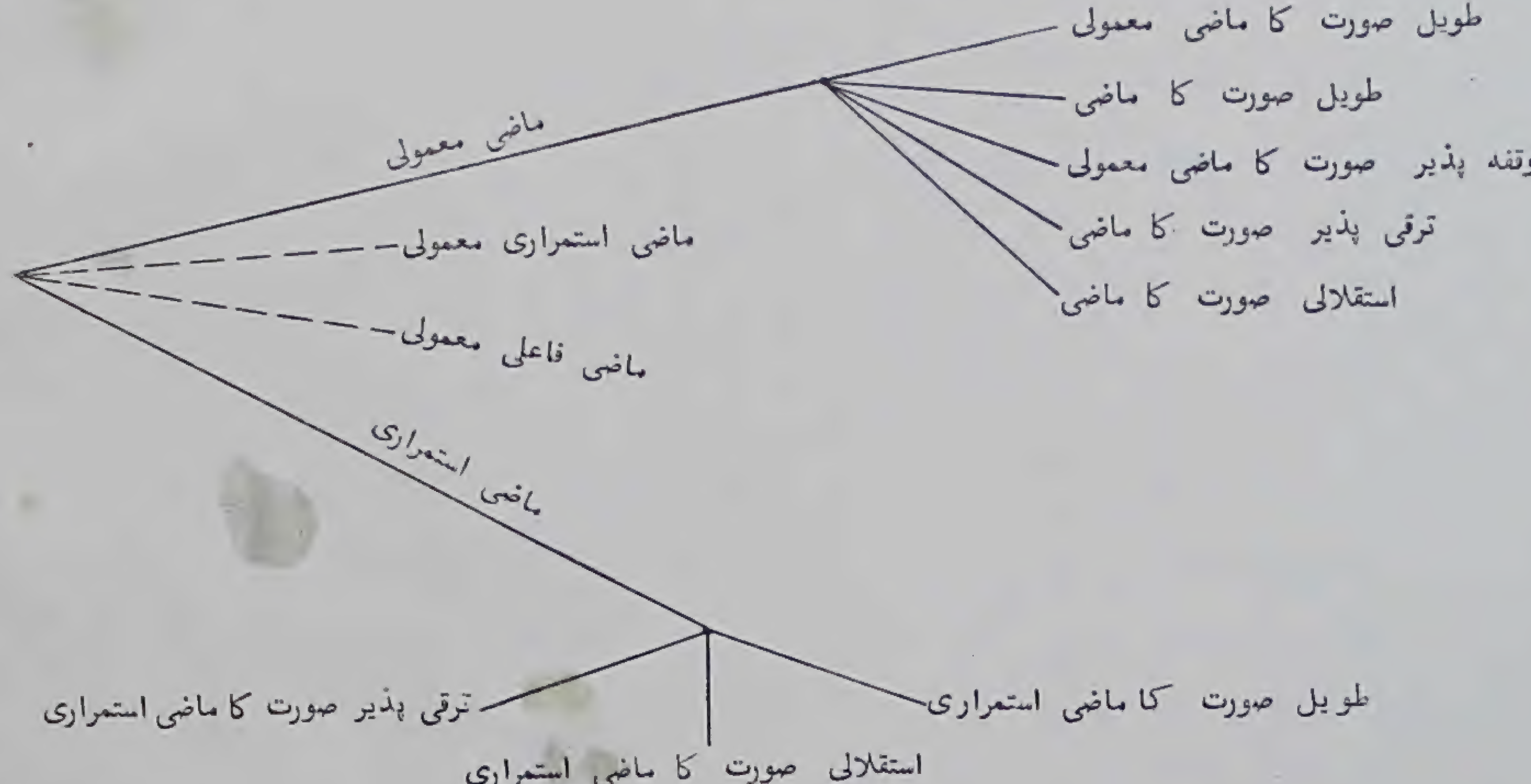
زمانۂ حال




نقطے دار لکیروں سے ظاہر کئے ہوئے صیغوں کا استعمال کم ہوتا جا رہا ہے

خاکہ ۳

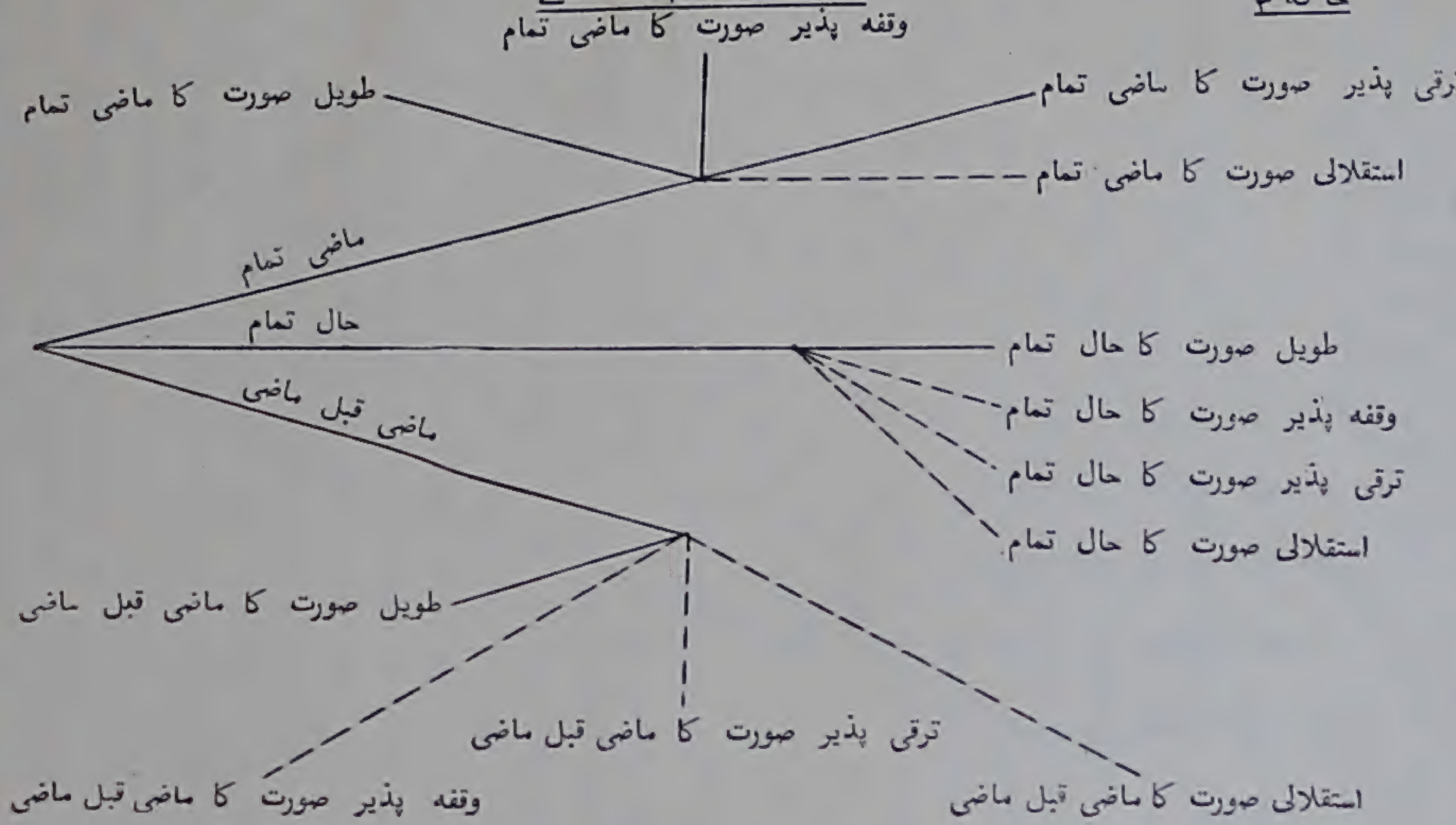
## زمانۂ ماضی ناتمام کے صیغے




نقطے دار لکیروں سے ظاہر کئے ہوئے صیغوں کا استعمال کم ہوتا جا رہا ہے

خاکہ ۳

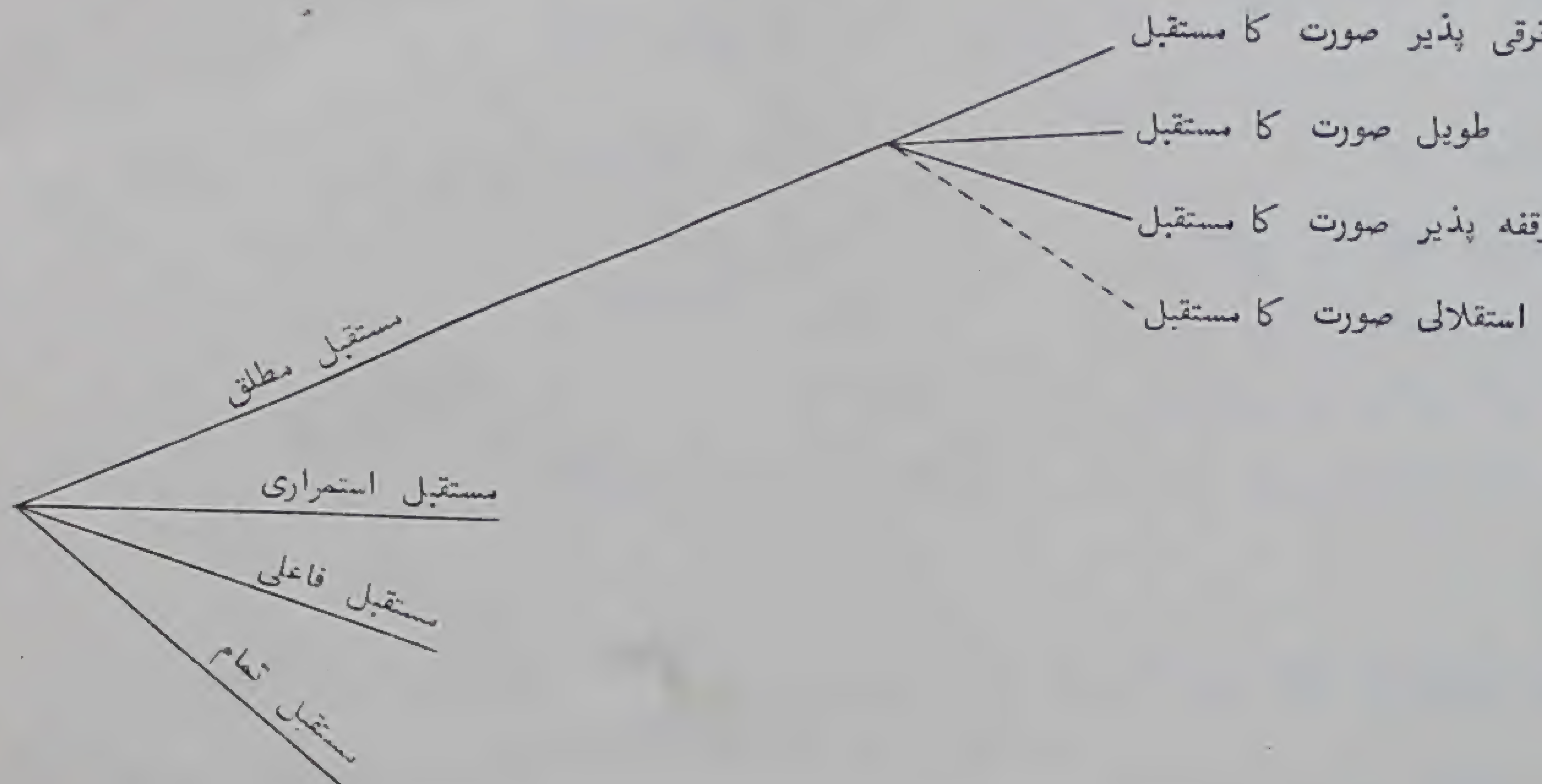
زمانۂ ماضی تمام کے صیغے




نقطے دار لکیروں سے ظاہر کئے ہوئے صیغوں کا استعمال کم ہوتا جا رہا ہے

## خاکہ ۴

## زمانۂ مستقبل




نقطے دار لکیر سے ظاہر کئے ہوئے صیغے کا استعمال کم ہوتا جا رہا ہے

کام کے وقوع کا طریقہ بتانے والے صیغوں اور ان صیغوں میں جن سے یہ بات ظاہر نہیں ہوتی فرق ہے ۔ پہلے صیغے دوسرے صیغوں سے اس طرح مختلف ہیں کہ ان میں کام کے وقوع کے طریقے کے بارے میں زیادہ واضح طور پر بتایا جاتا ہے ۔ اس لئے یہ محض اتفاق نہیں ہے کہ صیغوں میں پائی جانےوالی وقفہ پذیری، ترقی‌پذیری، استقلال اور طوالت کے باوجود بھی جملے میں اس کے لئے خاص الفاظ ہو سکتے ہیں ۔ علاوہ ازین کام کے تسلسل کا طریقہ بتانےوالے ہر صیغے کا استعمال اور کسی ایسے صیغے کا استعمال جسمیں کام کے وقوع کا طریقہ نہیں بتایا جاتا ہے ہمیشہ ایک نہیں ہوتا ہے ۔ ''وہ کرتا (چلا) آتا ہے،، ''وہ کرتا (چلا) آتا تھا،، ''وہ کرتا (چلا) جاتا ہے،، ''وہ کرتا (چلا) جاتا تھا،، صیغے اس کام کے اظہار کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں جو بہ تعین وقت نہ ہو رہا ہو ۔ یہ بات حال اور ماضی معمولی کے صیغوں کے بارے میں (وہ کرتا ہے، وہ کرتا تھا) نہیں کہی جا سکتی ہے ۔

طویل صورت کے حال اور ماضی استمراری کے صیغے (وہ کرتا (چلا) آرہا ہے، وہ کرتا (چلا) آرہا تھا) اپنی طوالت کی وجہ سے متعین وقت میں ہونے والے کام کے وہ معنی نہیں دیتے ہیں جو حال اور ماضی استمراری کے صیغے دیتے ہیں ۔

طویل صورت کے ماضی تمام (وہ کرتا رہا) کا یہ استعمال کہ کام جاری رکھا گیا ہے وہ فرق سامنے لاتا ہے جو طویل صورت کے ماضی تمام (وہ کرتا رہا) اور ماضی تمام (اس نے کیا) میں ہے ۔

ان کئی مثالوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کام کے تسلسل کے طریقے سے صیغوں کے معنوں میں کیا تغیر پیدا ہوتا ہے ۔

اس بات کے بارے میں کہ زوردار افعال کام کے تسلسل کے طریقے کی صورت سے کیا تعلق رکھتے ہیں قواعد میں مختلف نقطۂ نظر ہو سکتے ہیں ۔ بعض قواعد نویسوں کے یہاں یہ غلطی پائی جاتی ہے کہ زوردار افعال سے بھی کام کے تسلسل کا کوئی نہ کوئی طریقہ بتایا جاتا ہے ۔*

لسانیات کی غیرملکی کتابوں میں اس کوشش کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ صورت اصطلاح تمام اور ناتمام کام کے لئے استعمال ہو اور اس میں سے کام کے تسلسل کا طریقہ نکالا جائے اور اسے افعال کی صنفوں میں ایک خاص جگہ دی جائے ۔**

---

* اے ۔ بیکووا ۔ ''ہندوستانی زبانیں '' نامی مجموعہ کا پیش لفظ ۔ صفحہ ۸ ۔

** س ۔ اگریل ۔ صورت اور کام کا طریقہ ؛ اے ۔ کشمیدیر ۔ پولستانی افعال کی صورتوں کے بارے میں علم کا مقالہ ؛ اے ۔ کشمیدیر ۔ ترکی فعل اور سلاو افعال کی صورت ؛ و ۔ پورتسیگر ۔ (دیکھئے اگلا صفحہ) زمانۂ حال کی ہند یورپین

کچھ برسوں سے لسانیات کی سوویت کتابوں میں بھی یہ کوشش کی جانے لگی کہ تمام اور ناتمام صورت سے کام کے تسلسل کا طریقہ الگ کیا جائے۔ مثال کے طور پر تیلینکووا کے یہاں تمام اور ناتمام صورت اور کام کے تسلسل کے طریقے میں صاف فرق کیا جاتا ہے۔*

اردو زبان کی مثال سے یہ خیال درست ثابت ہوتا ہے کیونکہ کام کے تسلسل کا طریقہ تمام اور ناتمام کام کے معنوں پر چھا جاتا ہے۔

یہ مقالہ پہلا ایسا مقالہ ہے جو اردو کے زمانہ اور صورت کے بارے میں خاص طور پر لکھا گیا ہے۔ اس مقالے میں درج‌شدہ افعال کے ۳۰ صیغوں میں سے مندرجۂ ذیل ۱۸ صیغوں کا جائزہ پہلی بار تفصیل سے لیا جا رہا ہے:

۱ - طویل صورت کا حال (وہ پڑھتا (چلا) آتا ہے)
۲ - طویل صورت کا حال استمراری (وہ پڑھتا (چلا) آ رہا ہے)
۳ - طویل صورت کا ماضی (وہ پڑھتا (چلا) آتا تھا)
۴ - طویل صورت کا ماضی استمراری (وہ پڑھتا (چلا) آرہا تھا)
۵ - طویل صورت کا ماضی تمام (وہ پڑھتا رہا)
۶ - طویل صورت کا حال تمام (وہ پڑھتا رہا ہے اور وہ پڑھتا (چلا) آیا ہے)
۷ - طویل صورت کا ماضی قبل ماضی (وہ پڑھتا رہا تھا اور وہ پڑھتا (چلا) آیا تھا)
۸ - ترقی پذیر صورت کا حال استمراری (وہ پڑھتا) (چلا) جا رہا ہے)
۹ - ترقی پذیر صورت کا ماضی استمراری (وہ پڑھتا (چلا) جا رہا تھا)
۱۰ - ترقی پذیر صورت کا ماضی تمام (وہ پڑھتا (چلا) گیا)
۱۱ - وقفہ پذیر صورت کا ماضی تمام (وہ پڑھا کیا)
۱۲ - طویل صورت کا مستقبل (وہ پڑھتا رہےگا)
۱۳ - ترقی پذیر صورت کا مستقبل (وہ پڑھتا (چلا) جائےگا)
۱۴ - وقفہ پذیر صورت کا مستقبل (وہ پڑھا کریگا)
۱۵ - استقلالی صورت کا حال (وہ پڑھے (چلا) جاتا ہے)

---

بناوٹ کے کام کے طریقوں کے بارے میں ؛ ک۔ نیتےبیرگ۔ دونوں صورتوں اور صرف ایک صورت میں پائے جانےوالے کام کے طریقے۔ مجموعہ ''افعال کی صورت کے مسائل''۔ ماسکو، ۱۹۶۲ء۔ صفحات ۳۶، ۴۱، ۶۵ — ۶۸، ۱۰۵ — ۱۴۰، ۳۸۲ — ۳۸۷۔

* م۔ تیلینکووا۔ آج کل کی روسی زبان میں ناتمام صورت کے ان افعال کے سوال کے لئے جنکی تمام صورت نہیں ہوتی ہے۔ مقالے کا خاکہ۔ صفحات ۲ — ۳، ۱۴ — ۱۵۔

۱۶ - استقلالی صورت کا حال استمراری (وہ پڑھے (چلا) جا رہا ہے)
۱۷ - استقلالی صورت کا ماضی (وہ پڑھے (چلا) جاتا تھا)
۱۸ - استقلالی صورت کا ماضی استمراری (وہ پڑھے (چلا) جا رہا تھا)

اس مقالے میں ۱۰ غیر معیاری صیغے بھی زیر بحث ہیں، وہ یہ:

۱ - حال استمراری معمولی (وہ کر رہا ہوتا ہے)
۲ - ماضی استمراری معمولی (وہ کر رہا ہوتا تھا)
۳ - حال فاعلی معمولی (وہ کرتا ہوتا ہے)
۴ - ماضی فاعلی معمولی (وہ کرتا ہوتا تھا)
۵ - استقلالی صورت کا ماضی تمام (وہ کئے (چلا) گیا)
۶ - استقلالی صورت کا مستقبل (وہ کئے (چلا) جائے گا)
۷ - ترقی پذیر صورت کا حال تمام (وہ کرتا (چلا) گیا ہے)
۸ - ترقی پذیر صورت کا ماضی قبل ماضی (وہ کرتا (چلا) گیا تھا)
۹ - وقفہ پذیر صورت کا حال تمام (وہ کیا کیا ہے)
۱۰ - وقفہ پذیر صورت کا ماضی قبل ماضی (وہ کیا کیا تھا)

اردو افعال کے بہت سے ایسے صیغے ہیں جن کا استعمال پہلی نظر میں ایک ہی طرح ہوتا ہے - ہر صیغہ بہت سے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جسکی وجہ سے اکثر موقعوں پر صیغے کے اہم صرفی معنی معلوم کرنے میں مشکل ہوتی ہے - ایک ہی صیغے کو مختلف نام دئے جاتے ہیں - صیغوں کے استعمال کے متعلق بھی سب قواعد نویسوں میں اتفاق رائے نہیں ہے -

اردو کے صرف میں افعال کے صیغوں کو مرکزی جگہ حاصل ہے اس لئے اردو کا مطالعہ کرتے وقت اس مسئلے پر خاص توجہ دینی چاہئے -

ہمارے ملک میں شروع شروع میں اردو اور ہندی قواعد سے متعلق جو کتابیں لکھی گئی تھیں ان کی علمی حیثیت بلند نہ ہونے کے باوجود ان کی بڑی عملی افادیت تھی - انکی فہرست میں ویگرنیتسکی، گل فیردینگ، یگیلو، بارانیکوف، ایس حبیب وفا، دت وغیرہ کی کتابوں کو شمار کیا جا سکتا ہے - * ان قواعدنویسوں میں اکادمیشن بارانیکوف کا مقام سب سے بلند ہے - انہوں نے اردو اور ہندی قواعد کے کچھ مسائل پر جو مضامین لکھے ہیں ان سے

---

* ا - ویگرنیتسکی - ہندوستانی یا اردو کی قواعد ؛ ا - گل فیردینگ - ہندوستانی (اردو) قواعد ؛ ای - یگیلو - ہندوستانی (اردو ) زبان کی عملی قواعد ؛ ا - بارانیکوف - ہندوستانی (اردو) کی مختصر قواعد (پہلا حصہ) ؛ ایس حبیب وفا - ہندوستانی سکھانے کی کتاب ؛ دت - ہندوستانی (اردو) زبان کی درسی کتاب -

یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ لسانیات کے عام مسائل* حل کرنے میں ہندوستانی زبانوں کے مطالعے کو کتنا اہم مقام حاصل ہے۔

بارانیکوف کے انتھک کام کا انکے بہت سے شاگردوں پر اثر پڑا ہے۔ ہندوستانیات کے سوویت ماہر بیسکرروونی، داویدووا، دمشیتس، کتینینا، لیپیروفسکی، چیرنیشیف اردو اور ہندی قواعد کے الگ الگ موضوعات پر وہ مواد جمع کر رہے ہیں جو اردو اور ہندی افعال کی خصوصیات سمجھنے میں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

اگرچہ صیغے کی خصوصیت متعین کرنے میں جملہ مدد دیتا ہے تاہم اسکی اپنی بنیادی علامتیں ہوتی ہیں۔ بعض قواعد نویسوں نے ان بنیادی علامتوں کو ترک کرکے کبھی کبھی خارجی عناصر یعنی جملے کے دیگر الفاظ کو اہمیت دی ہے۔ اس بنیاد پر اس مقالے میں ڈاکٹر عبد الحق اور کامتاپرساد گرو کے کچھ خیالات پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ مثلاً طویل صورت کے ماضی تمام کے صیغے (وہ کرتا رہا) کے بیان میں ڈاکٹر عبدالحق نے اس کی بنیادی خصوصیت کو نظرانداز کر دیا ہے۔ ان کی یہ رائے تھی کہ اس صیغے سے ظاہر کئے ہوئے کام کی نسبت ماضی استمراری کے صیغے کی طرح (وہ کر رہا تھا) کسی خاص زمانۂ گذشتہ سے کی جاتی ہے۔ اور اس میں اور ماضی استمراری میں محض وقت کی طوالت کے لحاظ سے فرق پایا جاتا ہے یعنی طویل صورت کا ماضی تمام اس وقت استعمال ہوتا ہے ''جب کہ زیادہ مدت کا اظہار کرنا مقصود ہو یا جب اس کے ساتھ دوسرے فقرے میں اس سے کوئی نتیجہ نکالا جائے مثلاً وہ ایک مدت تک کالج میں پڑھتا رہا مگر کچھ حاصل نہ کیا۔،،**

طویل صورت کے ماضی تمام سے جو کام ظاہر ہوتا ہے وہ ماضی استمراری سے بتائے ہوئے کام کے مقابلے میں زیادہ طویل المدت تو ہوتا ہی ہے مگر ان دونوں کاموں کی نوعیت بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ ماضی استمراری سے کام کا ماضی کے کسی محدود عرصے میں واقع ہونا نہیں معلوم ہوتا جب کہ طویل صورت کے ماضی تمام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کام کا تسلسل ایک خاص عرصے تک رہتا ہے۔ اس عرصے میں کام کا تسلسل شروع سے لے کر آخر تک جاری رہتا ہے جس سے کام کی تکمیل کا احساس ہوتا ہے۔ چونکہ ماضی استمراری ایسے الگ کام کو ظاہر کرتا ہے جو ماضی میں جاری تھا اس لئے اس میں کام کے وقت کی طوالت نظرانداز کی جاتی ہے۔

---

* ہندوستانی میں تکرار الفاظ؛ ہندوستانی کے مرکب افعال اور ان کے مترادف روسی الفاظ؛ نئی ہندوستانی زبانوں میں ہم معنی الفاظ کی تکرار۔

** ڈاکٹر مولوی عبدالحق۔ قواعد اردو۔ صفحہ ۲۶۳۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ طویل صورت کے ماضی تمام کا صیغہ اس وقت بھی استعمال ہوتا ہے ''...جب اس کے ساتھ دوسرے فقرے میں اس سے کوئی نتیجہ نکالا جائے، مثلاً ''وہ ایک مدت تک کالج میں پڑھتا رہا مگر کچھ حاصل نہ کیا،، تو یہ بھی صیغے کی خصوصیت متعین کرنے کا کوئی صحیح طریقہ معلوم نہیں ہوتا، کیونکہ ایسے موقع پر اور صیغے بھی استعمال ہو سکتے ہیں مثلاً اس نے ایک مدت تک کالج میں تعلیم حاصل کی مگر بیوقوف ہی رہا یا وہ ایک مدت تک کالج میں پڑھا کیا مگر کچھ حاصل نہ ہوا۔

وقفہ پذیر صورت کے ماضی تمام کے بارے میں انہوں نے لکھا ہے کہ یہ صورت ''...بعض اوقات ایسے موقع پر استعمال ہوتی ہے جب کہ دو ایسے فعل متواتر جاری ہوں جن کا باہم تعلق ہے۔ 'میں کہا کیا اور وہ سنا کیا،،۔*

ایسے موقع پر بھی صرف یہی ایک صیغہ نہیں بلکہ اور صیغے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً ''میں کہتا رہا اور وہ سنتا رہا،، یا ''میں کہہ رہا تھا اور وہ سن رہا تھا،،۔ دراصل بات یہ ہے کہ وقفہ‌پذیر صورت کے ماضی تمام سے کام کا کسی عرصے کے اندر وقفے کے ساتھ واقع ہونا بتایا جاتا ہے۔

حال تمام کو ڈاکٹر عبدالحق اور کامتا پرساد گرو نے بھی حال کے تحت رکھا ہے۔** کیوں؟ شاید اس لئے کہ اس کے اجزائے ترکیبی میں ''ہونا،، کا حال کا مفرد صیغہ شامل ہے۔ کامتاپرساد گرو کی رائے میں اس صیغے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کام حال میں پورا ہوا ہے۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ کوئی کام حال میں ختم نہیں ہو سکتا ہے اور جو کام ختم ہو چکا ہے اس کا شمار ماضی میں ہی کیا جائے گا۔

درحقیقت یہ ماضی تمام کا ایک صیغہ ہے اور اس میں زمانہ تمام کے معنی پائے جاتے ہیں اس لئے اسے زمانہ تمام ہی کے تحت لکھا گیا ہے۔

ماضی تمام کی خصوصیت کامتاپرساد گرو نے اس طرح متعین کی ہے:

''सामान्य भूतकाल की क्रिया से जाना जाता है कि व्यापार बोलने वा लिखने के पहले हुआ, जैसे, पानी गिरा, गाड़ी आई, चिट्ठी भेजी गई।'' ***

ہر کام جو تمام ہو گیا ہے وہ ضرور بولنے یا لکھنے سے پہلے عمل میں آچکا ہوتا ہے۔

---

* مولوی عبدالحق۔ قواعد اردو۔ صفحہ ۲۶۴۔

** مولوی عبد الحق۔ قواعد اردو۔ صفحہ ۲۶۲؛ कामताप्रसाद गुरु, हिन्दी व्याकरण, पृ० २६१।

*** कामताप्रसाद गुरु, हिन्दी व्याकरण, पृ० २६२।

عبدالحق کی رائے میں حال معمولی سے عادت بھی ظاہر ہوتی ہے* جب کہ اس قسم کے معنی عام طور پر فعل کے کسی صیغے سے نہیں بلکہ جملے کے سیاق و سباق سے نکلتے ہیں۔

مولانا کی تصنیف شدہ قواعد اردو میں کچھ کمی کا احساس ہوتا ہے۔ ایک ہی صیغے کی تین زمانوں میں الگ الگ خصوصیت بتائی گئی ہے۔ مثلاً ماضی استمراری کا صیغہ (ان کا ماضی ناتمام) یہ بتاتا ہے کہ ''کسی خاص زمانہ گذشتہ میں کام جاری تھا،،۔** حال ناتمام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ''کام جاری ہے اور ابھی ختم نہیں ہوا جیسے وہ آرہا ہے، وہ کہا رہا ہے...،،***

''کام جاری ہے اور ابھی ختم نہیں ہوا،، سے بات واضح نہیں ہوتی۔ یہ معنی حال کے تمام صیغوں سے پیدا ہوتے ہیں۔

کامتاپرساد گرو کا بھی اس صیغے کے بارے میں یہی خیال تھا۔

" अपूर्ण वर्तमान काल से ज्ञात होता है कि वर्तमान काल में व्यापार हो रहा है; जैसे, गाड़ी आ रही है... " ****

ڈاکٹر عبدالحق نے افعال کے صیغوں کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سامنے افعال کے صیغوں کا پورا نقشہ نہیں تھا۔ قواعد اردو کے صفحے ۱۳۱ پر طویل صورت کے مستقبل کے ساتھ وقفہ‌پذیر اور ترقی پذیر صورت کے مستقبل کے صیغے نہیں آتے۔ ''زمانہ،، کی بحث میں طویل، وقفہ پذیر اور ترقی پذیر صورت کے صیغے نہیں ملتے ہیں۔ ''افعال مرکب،، کی بحث میں بھی ان کا ذکر نہیں کیا گیا۔

تاہم ان معمولی خامیوں کے باوجود اس بات کو ماننا ہوگا کہ قواعد کی ہندوستانی کتابوں میں ***** ڈاکٹر عبدالحق کی ''قواعد اردو،، ہی سب سے اچھی اور مفصل کتاب ہے۔

انگریزی قواعدنویسوں کی ان کتابوں میں جن میں اردو اور ہندی افعال کے صیغوں کی بحث ہوتی ہے کیلوگ، پلاتس اور سکول‌بیرگ کی کتابیں زیادہ

---

* قواعد اردو۔ صفحہ ۲۶۱۔

** قواعد اردو۔ صفحہ ۲۶۳۔

*** ایضاً، صفحہ ۱۳۰۔

**** कामताप्रसाद गुरु, हिन्दी व्याकरण, पृ० २६१।

***** T. Pahwa, The Modern Hindustani Scholar or the Pucca Munshi; M. C. Saihgal, Saihgal's Hindustani Grammar; S. R. Sastri and B. Apte, Hindi Grammar; S. N. Sharma, Hindi Grammar and Translation.

دلچسپ معلوم ہوتی ہیں ۔* ان مصنفین نے تقابلی لسانیات کا مواد بھی زیرتوجہ رکھا ہے ۔ وہ اردو اور ہندی کے علمی مطالعے سے دلچسپی لیتے تھے اس لئے انہوں نے انگریزی زبان کے انداز پر اردو اور ہندی صیغوں کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی ہے ۔

اس مقالے کے لکھنے میں قواعد کی جن کتابوں سے کچھ استفادہ کیا گیا ہے ان کی فہرست آخر میں دی گئی ہے ۔

میرے اس کام میں ہندوستانی لسانیات کے سوویت ماہرین (ڈاکٹر دمشیتس، ڈاکٹر التسی‌فیروف، ڈاکٹر داویدووا، ڈاکٹر چیرنیشوف وغیرہ) کی جانفشانی اور رہنمائی کا بہت بڑا حصہ ہے ۔ ان کا شکریہ ادا کرنا میرا فرض ہے ۔

مقالے کی تیاری کے دوران مجھے ۱۴ مہینے کے لئے دہلی یونیورسٹی میں پڑھنے کا موقع ملا ۔ افعال کے بہت سے صیغوں کی خصوصیت سمجھنے میں زبان دانوں کی مدد کچھ کم اہمیت نہیں رکھتی ۔

مجھے اپنے اس مقالے کی تکمیل میں پروفیسر خواجہ احمد فاروقی صاحب کی جو سرپرستی اور رہنمائی حاصل ہوئی ہے ان کا خاص طور پر ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتی ۔ میں نے موصوف کے قیمتی مشوروں کو نہایت شکر و احسان مندی کے ساتھ قبول کیا ۔

میں اپنے استاد محترم جناب ڈاکٹر عتیق احمد صدیقی کی بھی بے‌انتہا شکرگذار ہوں ۔ انکے اردو زبان کے صرف و نحو کے علم سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے اور روزمرہ کے کام میں ان سے بڑی مدد لی ہے ۔

اسکے علاوہ دلی یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے تمام اساتذہ نے بھی میرے کام میں دلچسپی لی اور وہ ہمیشہ مجھے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے ۔ اس کے لئے میں ان سب کی مشکور ہوں ۔

اردو کے نامور ماہر لسانیات جناب پروفیسر مسعود حسین خان نے (عثمانیہ یونیورسٹی میں شعبہ اردو کے صدر) میرے موضوع سے متعلق پیچیدہ مسائل حل کرنے کی زحمت گوارا کی جسکی وجہ سے مجھے اردو قواعد سے متعلق تمام کتابوں کا تنقیدی نظر سے مطالعہ کرنے میں بہت بڑی مدد ملی ۔

اردو زبان کی قواعد اب تک تفصیل، تجزئے اور موازنے کے ساتھ نہیں

---

* S. H. Kellogg, A Grammar of the Hindi Language; J. T. Platts, A Grammar of the Hindustani or Urdu Language; H. C. Scholberg, Concise Grammar of the Hindi Language.

لکھی گئی ہے۔ اردو ہندو پاکستان کی بڑی زبانوں میں سے ہے۔ اسکی مفصل اور مکمل قواعد کی ضرورت ایک عرصے سے محسوس کی جارہی ہے اور اگر اس کام کو ہندوستان اور دوسرے ملکوں کے ماہر لسانیات مل کر قواعدنویسی کے نئے رجحانات کے مطابق پورا کریں تو اچھا ہوگا۔

قواعد زبان کی دولت کے پیش نظر مرتب کئے جاتے ہیں لیکن وہ نہ صرف جو کچھ زبان میں ہے بتاتے ہیں بلکہ درست اور غلط چیزوں میں فرق ظاہر کرتے ہیں اور زباندانوں کو بھی صحیح زبان سکھاتے ہیں۔ انکے جاننے سے زبان زیادہ صاف ہوجاتی ہے اور زیادہ روانی کے ساتھ ترقی کرتی ہے۔

مجھے نئے راستوں پر چلنا تھا اس لئے میری دشواریاں بھی بہت زیادہ تھیں مگر کام کرتے وقت مجھے صرف اس خیال سے اطمینان تھا کہ جو کام کر رہی ہوں وہ ان عوام سے متعلق ہے جو مجھے عزیز ہیں۔

میں چاہتی ہوں کہ ہمارے سوویت یونین، ہندوستان اور پاکستان کے درمیان دوستانہ تعلقات اتنے گہرے ہوجائیں کہ علمی کام کرنے والے ایک دوسرے کے ملک میں آسانی سے آجا سکیں اور انسانیت کی بھلائی اور عام خوش حالی کے لئے مل کر کام کرسکیں۔

# زمانۂ حال

زمانۂ حال کے صیغے نہ صرف اس کام کا اظہار کرتے ہیں جو بولنے کے وقت میں جاری ہوتا ہے بلکہ ان سے وہ کام بھی معلوم ہوتا ہے جو وسیع زمانے پر پھیلا ہوتا ہے یا جو تکرار کے ساتھ عمل میں آتا ہے مختصر یہ کہ کاموں کا تعلق بولنے کے وقت سے ہمیشہ نہیں ہوتا ہے - لیکن ایسے کاموں کی حقیقت صرف اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہ بولنے کے وقت کےلئے بھی ٹھیک ہیں -

## حال معمولی کا صیغہ

حال معمولی کا صیغہ اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور ''ہونا،، کے حال کے مفرد صیغوں کا مرکب ہے، جیسے ''وہ کرتا ہے،، -

جملے میں استعمال کے وقت صیغے کی صورت میں یہ تبدیلیاں ہوتی ہیں - حالیہ ناتمام بہ لحاظ جنس (اور مذکر میں بہ لحاظ تعداد بھی) اسم کے ساتھ آئے گا - امدادی فعل اشخاص و تعداد میں اسم کے مطابق ہوگا -

حال معمولی کا استعمال اس کام کا مفہوم ادا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے جو حقیقی حال میں فاعل سے وابستہ ہوتا ہے - اسکے وقتی معنوں کی قسمیں اس بات میں پائی جاتی ہیں کہ اسکے وقتی معنوں میں آہستہ آہستہ ماضی اور مستقبل بھی شامل ہو سکتے ہیں -

## حال معمولی کے استعمال کی تفصیل حسب ذیل ہے :

۱ - ایسا کام ظاہر کرنے کے لئے جو معمول کے ساتھ عمل میں آتا ہے اور اس لئے اکثر اس سے فاعل کی خصوصیت نمایاں ہوتی ہے - مثلاً

''اور لطف یہ کہ کھیلتے بھی ہیں - تماشا ناچ رنگ بھی دیکھتے ہیں کلب میں بھی جاتے ہیں، ہوا بھی دو وقتہ کھاتے ہیں - سیر بھی

کرتے ھیں شکار پر بھی جاتے ھیں۔ اور پھر بھی اپنا کام کرتے ھیں اور کتابیں پڑھتے ھیں اور مطالعہ اخبار کرتے ھیں۔ اور کتابیں بھی تصنیف کرتے ھیں اور آرٹکل بھی لکھتے ھیں،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد دوم۔ صفحہ ۸۱)۔

''دیکھئے سرکار جو اسکے منہ میں آتا ھے واھی تباھی بک دیتا ھے،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد اول۔ صفحہ ۶۸)۔

''مگر ھمارے خاندان کی بہو بیٹیاں ان معاملات میں گونگی اور بہری دونوں ھوتی ھیں،، (شوکت تھانوی۔ اگر میں لڑکی ھوتا۔ صفحہ ۲۱)۔

افعال کے ان صیغوں سے معمول ظاھر ھوتا ھے۔

اگر معمول کے ساتھ ھونے والے کام کی کثرت متعین کرنی ھوتی ھے یعنی کام کم تکرار کے ساتھ ھوتا ھے یا زیادہ تکرار کے ساتھ، باربار دھرایا جاتا ھے یا نہیں، تو اس کے لئے جملے میں مناسب تمیزی الفاظ استعمال کئے جاتے ھیں، جیسے

''مگر اس میدان میں کبھی کبھی ایسے سپاھی بھی آجاتے ھیں جو موقع پر قدم بڑھانا جانتے ھیں،، (پریم چند۔ رانی سارندھا۔ صفحہ ۸۶)۔

''اور کئی برس سے وہ ھر رات یہاں آتی ھے اور لالٹین جلاتی ھے،، (عباس۔ دیا جلے ساری رات۔ صفحہ ۳۳)۔

''اس میں اب وہ تحمل نہیں ھے۔ اسے جلد غصہ آجاتا ھے۔ وہ جلی کٹی باتوں کا اکثر جواب بھی دے دیتی ھے،، (پریم چند۔ بازار حسن۔ صفحہ ۶)۔

''بعض اوقات ناواقفیت اور بے علمی سے بھی سخت بدگمانی پیدا ھوتی ھے،، (حالی۔ مقالات حالی۔ حصہ اول۔ صفحہ ۱۰۰)۔

مندرجۂ بالا جملوں میں حال معمولی کا صیغہ مناسب تمیزی الفاظ سے مل کر کام کی تکرار کی کثرت بتاتا ھے۔

کام کسی خاص حالت کے تابع ھوکر اسی حالت کے ساتھ دھرایا جاسکتا ھے، جیسے

''اور برسات میں یہ حال ھوتا ھے کہ آفتاب ھفتوں نہیں نکلتا ھے،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد اول۔ صفحہ ۳۹)۔

آفتاب کے ہفتوں نہ نکلنے کی کثرت برسات کے دنوں کی تعداد سے وابستہ ہے -

''جب سوچتی ہوں تو پہروں دل قابو میں نہیں رہتا،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۲۱۵) -

اس جملے کو اس طرح سمجھنا چاہئے کہ جتنی بار سوچتی ہوں اتنی بار دل قابو میں نہیں رہتا ہے -

اسی طریقۂ استعمال کی کچھ اور مثالیں دیکھئے

''گھٹائیں جب آتی ہیں - بجلی چمکتی ہے - بادل کڑکتا ہے - مور جب بولتا ہے - پپیہا پی کہاں کی صدا لگاتا ہے - سہاگنوں کے جھولے جب دیکھتی ہوں - پھول پہننے والیاں جب سامنے آتی ہیں - میری تمناؤں، میرے ولولوں میں حشر برپا ہو جاتا ہے - کلیجہ پر سانپ لوٹتا ہے - ننگی کلائیوں پر نگاہ جاتی ہے تو بے اختیار ٹھنڈا سانس نکل جاتا ہے،، (حسن نظامی - پہلی منزل - صفحہ ۴۴) -

''جس دن تمہاری گھروالی کا منہ تڑکے دیکھ لیتا ہوں اس دن کچھ نہ کچھ جرور ہاتھ لگتا ہے،، (پریم چند - گئودان - صفحہ ۳۱) -

۲ - مسلمہ صداقتوں اور حقیقتوں کو ظاہر کرنے کے لئے، جیسے

''خربوزے کو دیکھ کے خربوزہ رنگ پکڑتا ہے،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۴۶۴) -

''اے بی بی یہ تو دنیا جہان ہے کوئی روتا ہے کوئی گاتا ہے کوئی ناچتا ہے کوئی بجاتا ہے - کوئی جیتا ہے کوئی مرتا ہے،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۴۰۲) -

''دل کو دل سے راہ ہوتی ہے،، (شرر - قیس ولبنی - صفحہ ۱۰۸) -

''دیکھو! چراغ آفتاب کے سامنے روشن نہیں ہوتا اور ستارے چاند کے سامنے ماند رہتے ہیں اور لوہے کو لوہا ہی کاٹ سکتا ہے،، (حالی - مقالات حالی - حصہ اول - صفحہ ۲۹۸) -

''آگ پانی سے بجھ جاتی ہے،، (پریم چند - راجپوت کی بیٹی - صفحہ ۶۲) -

ان مثالوں میں جن کاموں کا ذکر کیا گیا ہے وہ ماضی، حال اور مستقبل سب کے لئے ٹھیک ہیں -

۳ - ایسے کام کے لئے جو بولنے کے وقت جاری ہو - مثلاً

''اسکے بھائی نے گائے کو بس کھلا کر مار ڈالا ہے - اب جو میں تھانے میں رپٹ لکھانے جاتی ہوں تو یہ ھتیارا مجھے مارتا ہے،، (پریم چند - گئودان - صفحہ ۱۷۸) -

''شاعر جاگ اٹھتا ہے لیکن ایک کراہ کے ساتھ، ایک ایسی آہ کے ساتھ، جو کبھی اس کے دل سے نہ نکلی تھی،، (نیاز فتحپوری - ایک شاعر کا انجام - صفحہ ۲۴۷) -

''دیکھئے وہ آدمی ایک شیر کا کان پکڑ کر کس طور پر اس کو اٹھاتا بٹھاتا ہے،، (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد سوم - صفحہ ۱۰) -

''اٹھے قریب گئے تو دیکھا کہ ایک خوبصورت عورت ایک جوان رعنا کے گلے میں ھاتھ ڈالے کھڑی ھوئی ہے - دونوں زار زار روتے ھیں،، (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد سوم - صفحہ ۲۱۸) -

''اب اس وقت تو بس یہی لطف ہے کہ دروازے سب کھلے ھیں - مینہ برس رہا ہے بجلی چمکتی ہے بادل گرجتا ہے ھوا کے جھونکے سن سن چلتے ھیں اور چاروں بہنیں ایک جگہ بیٹھی ھنستی بولتی ھیں،، (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد سوم - صفحہ ۲۸۹) -

اس صورت میں حال معمولی کا صیغہ اس الگ کام کے معنی دیتا ہے جو بولنے کے وقت میں جاری ہے -

یہاں اردو جاننے والے ہر آدمی کو حال استمراری کا صیغہ (وہ کر رہا ہے) یاد آئے گا - کیلوگ سے لیکر آج کل کے قواعدنویسوں تک کسی نے ان دو صیغوں میں فرق بتانے کی کوشش نہیں کی ہے - زبان کے مواد سے یہ معلوم ھوتا ہے کہ جب کام بولنے کے وقت میں ھوتا ہے تو یہ دونوں صیغے ہمیشہ ساتھ ساتھ استعمال نہیں ھو سکتے ھیں - اکثر اوقات صرف حال استمراری کا صیغہ ایسے کام کا اظہار کر سکتا ہے - اس قسم کی مثالیں مرکب جملوں سے بہ کثرت پیش کی جا سکتی ھیں جن میں ھونےوالا کام زیرتوجہ لایا جاتا ہے - مثلاً

''وہ رشک سے دیکھتا تھا کہ اس کا چچازاد بھائی کس مزے سے باورچی خانہ میں بیٹھا گرم گرم روٹی توے سے اترتی گائے کے گھی سے چپڑی کھا رہا ہے،، (راشد الخیری - سمرنا کا چاند - صفحہ ۶) -

اس جملے میں روٹی کھانے کا کام اپنے واقع ھونے کے کسی ایک لمحے میں دیکھا جاتا ہے -

انجان صورت میں یہ سوال کہ ''اس وقت کیا کام ہو رہا ہے،، صرف حال استمراری کے صیغے سے کیا جا سکتا ہے۔

باقی استعمال میں حال معمولی اور حال استمراری میں جو فرق پایا جاتا ہے اس کا تعلق خود کام سے نہیں ہوتا ہے۔ اگر بولنے والا کام کا تسلسل دکھانا چاہے گا تو وہ حال استمراری کے صیغے کا استعمال کریگا۔ جب کام کے تسلسل پر زور دینا مقصود نہیں ہوتا ہے تو وہ حال معمولی کا صیغہ استعمال کرتا ہے۔ ایسی حالت میں توجہ خود فاعل پر منعطف ہوتی ہے۔ غرض یہ کہ حال معمولی کے صیغے میں حال استمراری کے صیغے کی طرح توجہ کا مرکز کام کا جاری رہنا نہیں ہوتا بلکہ کام کا ہونا ایک حقیقت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ مثلاً

''صبح کا وقت ہے، مرد خشمگین چہرہ لئے ہوئے اٹھتا ہے اور عورت کو آواز دیتا ہے جو برتن پھیلائے ہوئے انہیں صاف کر رہی ہے اپنے بچوں کا منہ دھلا رہی ہے اپنے انہماک میں نہیں سنتی، مرد دیو کی طرح آگے بڑھتا ہے اور اس کے نازک جسم کو سخت آزار پہنچانے لگتا ہے، وہ خاموشی سے اس ستم کو برداشت کر رہی ہے اور پھر مکان کے ایک کونے میں ہاتھوں کی ٹوٹی ہوئی چوڑیاں ڈال کر کلائی کا خون پونچھ رہی ہے، اور روتی جاتی ہے، مرد چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں پر غصہ کرتا ہے اور انہیں اپنے قوی ہاتھوں کی ضرب سے لہولہان کرکے گھر سے باہر نکال دیتا ہے، عورت اپنے جگر کے ٹکڑوں کا یہ حال گھونگھٹ کے اندر ہی اندر کنکھیوں سے دیکھتی جاتی ہے اور خاموش کھڑی کانپ رہی ہے۔ شام کو وہی ظالم مرد کسی اور گاؤں کو چلا جاتا ہے اور رات کو وہی مظلوم عورت جب تنہائی میں کچھ گنگناتی ہے تو ...،، (نیاز فتحپوری۔ ایک شاعر کا انجام۔ صفحہ ۲۴۷)۔

اس مثال میں حال استمراری کے صیغے سے ظاہر کیا ہوا ہر کام اس ماحول کی تصویر کھینچتا ہے جسمیں حال معمولی کے صیغوں کے کام عمل میں آتے ہیں۔ حال استمراری ایسے موقع پر مستعمل ہوتا ہے جب زیادہ مدت کا اظہار کرنا مقصود ہو۔ حال معمولی ایسا کام ظاہر کرتا ہے جو بہت جلدی ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حال معمولی کا صیغہ زوردار فعل سے بھی بنایا جا سکتا ہے جس کا استعمال کام کے نتیجے کے اظہار کے لئے ہوتا ہے، مثلاً ''وہ کر دیتا ہے،،۔

حال معمولی کے ایک، دو اور تین نمبر کے استعمال سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ یہ صیغہ کسی وقت ہونے والے ایک کام اور تعمیم کئے

ہوئے کام دونوں کا اظہار کر سکتا ہے۔ صرف ''ہونا،، فعل ایسا ہے جو یہ دو معنی الگ صیغوں کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے۔ ''ہوں،، ''ہے،، ''ہو،، اور ''ہیں،، بولنے کے وقت میں ہونے کی خبر دیتے ہیں۔ ''ہوتا ہوں،، ''ہوتا ہے،، ''ہوتے ہو،، ''ہوتے ہیں،، سے تعمیم کیا ہوا کام سامنے آتا ہے۔

۴۔ مستقبل کے معنوں کے اظہار کے لئے۔

خود کام حال میں نہیں ہوتا ہے مگر اسکے ہونے میں جو یقین ہوتا ہے وہ اس کو حال کا کام بنا دیتا ہے۔

اس بارے میں کہ حال معمولی کا صیغہ مستقبل کے معنی دیتا ہے بہت سی کتابوں میں لکھا جا چکا ہے* لیکن چونکہ حال استمراری اور ماضی تمام کے صیغے بھی مستقبل کے معنوں کا اظہار کرتے ہیں اسلئے اس استعمال کی طرف زیادہ توجہ دینی مناسب ہوگی۔ ان سب صیغوں میں کیا فرق ہے اور وہ سب مستقبل مطلق کے صیغے سے کس طرح مختلف ہیں یہ جاننے کے لئے ہر بتائے ہوئے صیغے کا تفصیل سے مطالعہ کرنا چاہئے۔

مستقبل کے معنوں میں حال معمولی کا استعمال مندرجۂ ذیل ہے:

الف۔ اس سے فاعل کے کام کرنے کے ارادہ یا نیت کا اظہار ہوتا ہے، جیسے

''اگر آپ سب کو ہم سے واقعی نفرت ہے تو ہم رخصت ہوتے ہیں،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد دوم۔ صفحہ ۲۱۵)۔

''دیکھ اب تجھے تیری گستاخی کی سزا دیتا ہوں، یہ کہتے ہی کہتے نواب نے دولائی کے اندر سے ہاتھ نکالا،، (مرزا رسوا۔ امراؤ جان ادا۔ صفحہ ۶۸)۔

''لڑکا قریب آیا تو پوچھا کہ ان سے دو چوٹیں ہوتی ہیں،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد اول۔ صفحہ ۱۱۶)۔

''تم چلو باہر میں مٹھائی منگوا کر بھیجتی ہوں،، (شوکت تھانوی۔ لحاف اندر لحاف۔ صفحہ ۱۰۷)۔

''میں ان کو بھی ڈھونڈھ کر لاتا ہوں،، (شوکت تھانوی دو منٹ۔ صفحہ ۵۹)۔

---

* ا۔ بارانیکوف۔ ہندوستانی (اردو اور ہندی)۔ صفحہ ۸۲؛ ت۔ کتینینا۔ ہندی زبان۔ صفحہ ۶۲؛ ز۔ دمشیتس۔ اردو زبان۔ صفحہ ۶۷؛ و۔ لیپیروفسکی۔ آج کل کی ادبی ہندی میں موڈ کی صنف۔ صفحہ ۸۔

ان مثالوں سے جو مستقبل قریب کے معنی دیتے ہیں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فاعل میں کام کرنے کے لئے جوش ہے۔ ایسا کام زمانۂ حال سے فاعل کے ارادے کے ذریعہ وابستہ ہوتا ہے۔

ب۔ حال معمولی کے صیغے سے ظاہر کئے ہوئے کام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کہنےوالے کو کام کے ہونے یا نہ ہونے کی پوری امید ہے، جیسے

''دیکھوں تو سہی کون روکتا ہے،، (راشد الخیری۔ صبح زندگی۔ صفحہ ۱۶)۔

اس جملے میں حال معمولی کا صیغہ ایسے کام کے اظہار کے لئے استعمال ہوا ہے جسکے مستقبل میں ہونے کی امید نہیں ہے۔

''اسٹیشن پر کوئی کام بتا دیجئے۔ دیکھئے کون حسن لیاقت سے انجام دیتا ہے،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد اول۔ صفحہ ۱۰۵)۔

یہاں اس صیغے کے یہ معنی ہیں کہ کام ضرور پورا ہوگا یعنی بولنےوالا حسن لیاقت ہی سے اسے انجام دیگا۔

اسی طرح کے اور جملے دیکھئے:

''یہ چھلکے کھانا چھوڑئے کہیں ان کو معلوم ہو جائے تو دیکھئے کیا غل مچاتے ہیں،، (فرحت اللہ بیگ۔ نانی چندو۔ صفحہ —۹۱)۔

''اور وہ اب یہ سمجھ گئی تھی کہ عنقریب یہ مجھ سے روپیہ طلب کرتا ہے،، (راشد الخیری۔ محروم وراثت۔ صفحہ ۸)۔

''میں خود اس رائے سے متفق نہیں ہوں، مگر اباجان اور اماں جان دونوں اس پر اڑے ہیں کہ خاندان میرے بعد ختم ہوتا ہے،، (راشد الخیری۔ نئی دلہن۔ صفحہ ۹۴)۔

پ۔ حال معمولی کا صیغہ شرطیہ جملوں میں اکثر شرط کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

ماضی تمام بھی تقریباً اس سے ملتے جلتے معنوں میں استعمال ہوتا ہے مگر ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ ماضی تمام کے استعمال میں شرط پوری ہونے کے فوراً بعد ہی جزا عمل میں آنا ضروری ہے۔ حال معمولی کے استعمال میں بھی اگرچہ شرط کے بعد جزا عمل میں آتی ہے مگر اس میں جلد یا دیر کا مفہوم شامل نہیں ہوتا، جیسے

''ایسا بیوپار اگر کرنے بیٹھ گیا تو خاک ہو جائے گا یہ لاکھ کا گھر دو ہی دن میں،، (شوکت تھانوی - جلوس - صفحہ ۱۲) -

''اب دل میں یہ سوچا کہ اگر کسی کو خبر کرتا ہوں تو جھگڑوں میں پھنس جاؤں گا،، (مرزا رسوا - امراؤجان ادا - صفحہ ۸۳) -

''آج گھر آتے ہیں تو پوچھتی ہوں،، (پریم چند - قزاقی - صفحہ ۲۴۵) -

''اگر انکار کرتے ہیں تو سنہرا موقع ھاتھ سے جاتا ہے...،، (پریم چند - گئودان - صفحہ ۱۶۱) -

''لیکن خوب جانتی تھی کہ اگر اس وقت اس کو چمکارتی ہوں تو یہ ناز برداری میرے واسطے نہیں اس کے واسطے اندھیر ہوگی،، (راشد الخیری - صبح زندگی - صفحہ ۴۵) -

''کہتی ہوں تو مولوی صاحب بگڑیں گے نہیں کہتی ہوں تو دل نہیں مانتا - ہر طرح مشکل ہے،، (راشد الخیری - منازل السائرہ - صفحہ ۶۸) -

ان مثالوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بولنےوالے کے نزدیک تابع فقرے کے کام کے واقع ہونے سے اصل فقرے کا کام عمل میں ضرور آئے گا -

مستقبل کے معنی میں حال معمولی کا صیغہ استعمال کرنے سے یہ احساس پیدا کرنے پر زور دیا جاتا ہے کہ مستقبل اور حال کا درمیانی وقفہ زیادہ نہیں ہے اور وہ کام جو دراصل شروع بھی نہیں ہوا گویا حال سے نکل کر مستقبل میں جا رہا ہے -

۵ - ماضی کے الگ متواتر کام کے اظہار کےلئے جسے حال حکائی کہتے ہیں - ماضی میں ہونے والا واقعہ اس طور پر پیش کیا جاتا ہے جیسے وہ موجودہ زمانے میں ہو رہا ہے - اس سے ماضی کے واقعے کو زیادہ زوردار انداز اور اصلیت کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، جیسے

''اب وہ پہاڑوں کے گھونگھٹ میں چھپتا اور ہوا اور گردوغبار کے حملوں سے بچتا ہوا جا رہا تھا - مایوس نگاہیں باربار اٹھ کے اور گردوپیش کی فضا میں دوڑ کے آبادی یا پانی کی تلاش کر آتی تھیں - مگر کہیں پتہ نہیں لگتا - اور اس کی مایوسی اور بڑھ جاتی ہے،، (شرر - قیس و لبنی - صفحہ ۵) -

''میں تم سے کیا بتاؤں کہ میں نے وہاں کیا دیکھا - اماں دیکھتا کیا ہوں کہ نہایت کشادہ سڑکوں پر دو رویہ افیون کے نہایت عالی

شان محلات کھڑے ہوئے ہیں اور...،، (شوکت تھانوی - افیونی کی جنت - صفحہ ۱۱) -

''ایک روز جو مولوی صاحب اٹھتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ...،، (مضامین فرحت - حصہٴ اول - صفحہ ۵۱) -

ایسی مثالوں میں بولنے والے کے لئے ''کب،، نہیں بلکہ ''کیسے،، سوال زیادہ اہمیت رکھتا ہے - لیکن ''کب،، بھی باقی رہتا ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ ٹھیک ہوگا کہ وہ پھر اس لئے نہیں کیا جاتا کہ عبارت کے سیاق و سباق سے ماضی کے معنی صاف نکلتے ہیں -

## حال استمراری کا صیغہ

حال استمراری کے اجزائے ترکیبی میں حالیہ استمراری (جو اصل فعل کے مادے اور ''رہنا،، کے حالیہ تمام کا مرکب ہے) اور ''ہونا،، کے حال کا مفرد صیغہ شامل ہوتا ہے، جیسے ''وہ رو رہا ہے،، -

جملے میں حالیہ استمراری کی جنس (اور مذکر میں تعداد بھی) اسم کے مطابق تبدیل ہوتی ہے - امدادی فعل اشخاص و تعداد میں اسم کے مطابق ہوتا ہے -

حال استمراری کے معنی یہ ہیں کہ الگ کام کا تسلسل دکھایا جائے -

## صیغے کا استعمال

۱ - کام بولتے وقت جاری ہے -

کام کو ہوتے ہوئے دکھانا مقصود ہوتا ہے جبکہ حال معمولی کے صیغے سے صرف کام کے ہونے کے بارے میں اطلاع ملتی ہے، جیسے

''اس آشا کو دیکھو- وہاں وہ نرمل اپنے ٹوٹے ہوئے دل کو سنبھالے خون کے آنسو رو رہا ہے اور یہ کم بخت ادھر ہیرے کی انگوٹھی پاکر پھولی نہیں سمارہی ہے،، (عباس - کہتے ہیں جس کو عشق - صفحہ ۱۹) -

''میرا سانس اکھڑ رہا ہے اور وقت آخر ہے،، (راشد الخیری - رواج کی بھینٹ - صفحہ ۳۰) -

''...دیکھتی ہو بجلی کیا غضب ڈھا رہی ہے،، (راشد الخیری - نئی دلہن - صفحہ ۸۹) -

"وہ کیا گا رہی ہے؟" (عباس - دیا جلے ساری رات - صفحہ ۳۲) -

اوپر دی ہوئی مثالوں میں بتایا ہوا صیغہ کام کو بولنے کے وقت میں ہوتا ہوا ظاہر کرتا ہے - ایسا الگ کام ہمیشہ متواتر معلوم ہوتا ہے -

۲ - حال میں ہونےوالے الگ کام کو بولنے کے وقت سے وابستہ نہیں کیا جاتا -

ایسا کام وقفے کے ساتھ ہوتا ہے - اس حالت میں کام کو باربار ہوتے نہیں بتایا جاتا ہے بلکہ یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ایک الگ کام بہت سے کاموں پر مشتمل ہے - ایسے کام کا وقتی پیمانہ زیادہ وسیع ہوتا ہے، جیسے

"... کیونکہ نانی کے ان پڑھ دماغ میں بھی یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ یہ نوجوان اپنی جان کو ھتھیلی پر لئے ہوئے دیش کو آزاد کرانے کےلئے جدوجہد کر رہے ہیں" (عباس - بھارت ماتا کے پانچ روپ - صفحہ ۱۰۰) -

اس جملے میں استعمال کے وقت "(جدوجہد) کر رہے ہیں" صیغہ باربار ہونےوالے کام کے نہیں بلکہ ایسے کام کے معنی دیتا ہے جسمیں جدوجہد کرنے کے بہت سے کام ہندوستان کو آزاد کرانے کی جدوجہد کے ایک تسلسل میں شامل ہو رہے ہیں -

"ہماری ہم‌وطن قومیں پستی سے بلندی کی طرف چڑھ رہی ہیں اور تمام دنیا میں ترقی کی پکار پڑ رہی ہے" (حالی - مقالات حالی - حصہ اول - صفحہ ۲۲۰) -

"جنگ کا زمانہ ہے ہر چیز مہنگی ہورہی ہے" (عصمت چغتائی - ٹیڑھی لکیر - صفحہ ۵۰۹) -

"آپ کو کچھ خبر ہے کہ عدالتوں میں کتنی رشوت چل رہی ہے، کتنے غریبوں کا خون ہورہا ہے، کتنی عورتیں بدراہ ہو رہی ہیں" (پریم چند - گئودان - صفحہ ۲۸۳) -

"تمہاری زبان کا تو سارے شہر میں ڈنکا بج رہا ہے" (راشد الخیری - منازل السائرہ - صفحہ ۱۰۵) -

"اب ان کی خوبی و عمدگی سب پر ظاہر ہو رہی ہے" (حالی - مقالات حالی - حصۂ اول - صفحہ ۱۷۶) -

ان مثالوں میں حال استمراری کا صیغہ کسی دوسرے صیغے سے تبدیل نہیں ہو سکتا ہے۔ صیغے کے بدلنے سے معنی بھی بدل جائیں گے۔

اردو میں افعال کے صیغوں کے ذریعہ کثرت سے ہونے والے کام اور مرکب کام (بہت سے کاموں پر مشتمل کام) میں فرق کیا جاتا ہے۔ صرف ''پڑھنا،، فعل اور ''کام کرنا،، اسم اور فعل کی ملاوٹ ایسے الگ کام کے معنی دو صیغوں سے ظاہر کر سکتے ہیں یعنی حال معمولی اور حال استمراری کے صیغوں سے۔ مثلاً

''یہاں ایم۔ اے۔ میں پڑھ رہا ہوں،، (پریم چند۔ حسن و شباب۔ صفحہ ۲۹)۔

اس جملے میں ''پڑھ رہا ہوں،، کی جگہ ''پڑھتا ہوں،، بھی لے سکتا ہے۔ ان دو صیغوں میں جو ایک باریک سا فرق ہے وہ یہ کہ ''پڑھ رہا ہوں،، سے کام کا عارضی طور پر ہونا ظاہر کیا جاتا ہے اور ''پڑھتا ہوں،، میں فاعل کے روزمرہ کام پر زور ہوتا ہے۔ پہلی صورت میں خود کام زیر توجہ ہوتا ہے جب کہ دوسری میں فاعل کی خصوصیت سامنے لائی جاتی ہے۔

حال استمراری کا یہ استعمال ظاہر کرتا ہے کہ اس صیغے سے صرف وہ کام بتایا نہیں جاتا جو بولنے کے وقت میں ہو رہا ہے۔ اسی وجہ سے حال استمراری کی خصوصیت الگ کام کے تسلسل میں دیکھنا ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔

اردو قواعد کی کتابوں میں حال استمراری کے صرفی معنوں کے بارے میں دو رائیں ہیں۔ کیلوگ سے لیکر کامتا پرساد گرو اور بارانیکوف تک سب قواعد داں یہ سمجھتے تھے کہ اس سے کام کی متواتر طوالت بتائی جاتی ہے۔ *

کتینینا اور لیپیروفسکی کا اس صیغے کے بارے میں یہ خیال ہے کہ وہ ایسے کام کے معنی دیتا ہے جو بولنے کے وقت میں جاری رکھا گیا ہو۔ ** ہمارے نزدیک یہ دونوں نقطۂ نظر جدا نہیں ہیں کیونکہ جاری رکھا ہوا کام متواتر بھی ہو سکتا ہے اور متواتر کام کسی حد تک جاری رکھا گیا معلوم ہوتا ہے۔

اگر یہ صیغہ اس الگ کام کے معنوں میں استعمال نہ ہوتا جو بولنے کے وقت سے کوئی تعلق نہ رکھتا ہو تو قواعد نویسوں کی رائے میں شک نہیں پیدا ہوتا۔

---

S. H. Kellogg, A Grammar of the Hindi Language, pp. 261—262; *

ا۔ بارانیکوف۔ ہندوستانی (اردو اور ہندی)۔ صفحہ ۳۰۶؛ مولوی عبدالحق۔ قواعد اردو۔ صفحہ ۲۶۳۔

** ت۔ کتینینا۔ ہندی زبان۔ صفحہ ۶۲؛ و۔ لیپیروفسکی۔ آج کل کی ادبی ہندی میں موڈ کی صنف۔ صفحہ ۱۵۔

یہ خیال کہ حال استمراری کا صیغہ طویل کام کا اظہار کرتا ہے، اردو قواعد کی سوویت کتابوں میں اردو کی پرانی کتابوں سے آگیا ہے۔ پرانی کتابوں میں ''طوالت،، اصطلاح کا مطلب نہیں سمجھایا گیا ہے۔ آج کل کے کچھ قواعد نویسوں کو ایسا معلوم ہونے لگا کہ زیرغور ساخت سے کام کا کسی محدود عرصے میں واقع ہونا دکھایا جاتا ہے۔ مثلاً بیسکروونی نے لکھا ہے کہ استمراری زمانے کے صیغے ''اس کام کا تسلسل ظاہر کرتے ہیں جسکے ہونے کا عرصہ یا تو جملے میں بتایا جاتا ہے یا عبارت کے سیاق و سباق سے اسکے معنی نکلتے ہیں۔* سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر کام کسی خاص عرصے میں محدود ہے تو وہ ناتمام کیسے ہو سکتا ہے؟ موصوف نے اپنی تمام مثالوں میں یہ تقسیم کی ہے کہ فعل کے ہر اس صیغے سے کتنی طوالت ظاہر ہوتی ہے۔ بیسکروونی کے خیال کے مطابق ''...میری اتنی بے عزتی ہو رہی ہے اور آپ لوگ بیٹھے دیکھ رہے ہیں!،، جملے میں وہ کام پایا جاتا ہے جو کئی منٹ تک جاری رہا۔ دراصل ''ہو رہی ہے،، اور ''دیکھ رہے ہیں،، صیغوں سے بولنے کے وقت میں ہونے والے کام کے معنی ظاہر ہوتے ہیں اور بس۔ ان سے یہ بات بالکل نہیں معلوم ہوتی ہے کہ کام کب شروع ہوا اور کتنی دیر تک ہوتا رہیگا۔ غرض یہ کہ کام کو صرف اسکے واقع ہونے کے کسی ایک لمحے میں دکھایا جاتا ہے۔

حال استمراری اپنے دامن میں ماضی کے کچھ وقت کو بھی سمو لیتا ہے لیکن یہ زمانہ اس قدر طویل نہیں ہوتا جیساکہ طویل صورت کے صیغوں کے ذریعہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثلاً ''وہ کرتا آرہا ہے،،۔

حال استمراری سے یہ بات واضح طور پر معلوم نہیں ہوتی کہ کام کتنی دیر سے ہو رہا ہے۔ صرف جملے میں مناسب الفاظ کا استعمال ھی اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ ماضی کی کس مدت سے کام جاری ہے۔ مثلاً

''سات دن سے مینہ لگاتار برس رہا ہے،، (سرشار۔ کامنی۔ صفحہ ۳۹۸)۔

''بعض اوقات یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو قومیں پہلے سے ترقی کر رہی ہیں ان کے برابر ایک ایسی قوم ہرگز نہیں ہو سکتی جس

---

* و۔ بیسکروونی۔ ھندی کے افعال کے مادوں کے ''رہنا،، سے تال میل کے بارے میں۔ ''لینن گراد یونیورسٹی کے سائنسی نوٹ'' شمارہ ۹، نمبر ۶۷۹ - لینن گراد، ۱۹۶۰ء۔ صفحات ۹۶ — ۹۷ -

کو سب سے پیچھے ترقی کا خیال پیدا ہوا ہو،، (حالی - مقالات حالی - حصۂ اول - صفحہ ۱۷۳) -

''یہ بحث برسوں سے چلی آ رہی ہے،، (عباس - بھارت ماتا کے پانچ روپ - صفحہ ۱۹۷) -

ان حالات میں جبکہ جملے میں کام کا آغاز بتایا جاتا ہے، حال معمولی کا صیغہ بھی استعمال ہو سکتا ہے - اسکے معنی یہ ہونگے کہ توجہ کام کے تسلسل پر سے ہٹ کر خود فاعل پر جم جاتی ہے - مثلاً

''بھائی میں سینتالیس برس سے فوج کی افسری کرتا ہوں،، (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد سوم - صفحہ ۱۰۴۹) -

۳ - ہمیشہ جاری کام بولنے کے وقت ہوتا ہوا دکھایا جاتا ہے، جیسے

''سنسار میں جو کچھ ہو رہا ہے بھگوان شو کی آنکھ سب دیکھتی رہتی ہے،، (عباس - آسمانی تلوار - صفحہ ۹۸) -

''استانی جی - وہ کشش کچھ صرف زمین میں نہیں ہے ہر ایک چیز ایک دوسرے کو کھینچ رہی ہے زمین، چاند، سورج، ستارے سب ایک دوسرے کو اپنی اپنی طرف کھینچ رہے ہیں...،، (نذیر احمد - بنات النعش - صفحہ ۲٦۷) -

''زمین گیند کی طرح لڑھکنیاں کھاتی ہوئی آفتاب کے گرد چکر لگا رہی ہے،، (نذیر احمد - بنات النعش - صفحہ ۱۲۵) -

''زمانہ اڑا چلا جا رہا ہے اور عمریں کہیں کی کہیں پہنچ رہی ہیں،، (راشد الخیری - صبح زندگی - صفحہ ٦۵) -

''چاند، سورج، زمین، آسمان، جنگل، پہاڑ، دریا، میدان قدرت کا جلوہ ہر جگہ چمک رہا ہے،، (راشد الخیری - صبح زندگی - صفحہ ۱۰۲) -

''لوگ ہم پر روئیں گے جیسے ہم مرنے والوں پر رو رہے ہیں،، (راشد الخیری - صبح زندگی - صفحہ ۱٦۴) -

اس حالت میں حال استمراری کے ذریعہ ظاہر کیا ہوا کام اگرچہ لگاتار ہوتا رہتا ہے لیکن اس کا لگاتار ہونا پس منظر میں چلا جاتا ہے اور صرف کام کا بولنے کے وقت جاری رہنا اہمیت رکھتا ہے -

۴ - کام مستقبل میں عمل میں آئے گا۔
کام کا عمل میں آنا کسی حد تک طے شدہ دکھایا جاتا ہے، جیسے

''سلیم کی دلہن رات کو ہرات جا رہی ہیں۔ ان سے ملنے گئی تھی،، (راشد الخیری - صبح زندگی - صفحہ ۵۲) -

''میں اس کو سنگ دلی نہیں سمجھتا میں خود دوسرا نکاح کر رہا ہوں۔ اتنا کہہ اصغر باہر گیا،، (راشد الخیری - نئی دلہن - صفحہ ۹۵) -

''لیکن آج ہماری عصمت اگر برباد ہو گئی تو آرہا ہے وہ وقت جب تیری بادشاہی اور ہمارا افلاس برابر ہوں گے،، (راشد الخیری - جوہر عصمت - صفحہ ۹۷) -

''وہ تو ان کی انگوٹھی بھی چھین لیتی - مگر انہوں نے ہنس کر کہا تھا کہ وہ دہلی سے ننھی منی انگوٹھی منگوا رہے ہیں،، (عصمت چغتائی - ٹیڑھی لکیر - صفحہ ۱۳۱) -

''اب میری حیرت کی انتہا کا خیال کیجئے کہ جب میں اور میری بیوی مدراس پہنچنے اور میرے ایک نوجوان دوست نے ملتے ہی مجھ سے کہا کہ 'آپ کھانا ہمارے یہاں کھا رہے ہیں'،، (عباس - بھارت ماتا کے پانچ روپ - صفحہ ۱۵۸) -

دی ہوئی مثالوں میں حال استمراری کا صیغہ ایسا کام ظاہر کرتا ہے و حال سے نکل کر مستقبل میں جا رہا ہے - یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ اس استعمال میں سننے والا کہیں یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ حال میں ہونے والے کام کی بات ہو رہی ہے - نہیں، ایسی غلطی کوئی نہیں کر سکتا - تمیزی الفاظ اور سیاق و سباق سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ کام آئندہ زمانے میں ہوگا -

## حال استمراری معمولی کا غیر معیاری صیغہ

یہ صیغہ اصل فعل کے حالیہ استمراری اور فعل ''ہونا،، کے حال معمولی سے بنتا ہے - جیسے ''وہ کر رہا ہوتا ہے،، -مثلاً

''کبھی شام کو جب ان کے فلیٹ میں دھما چوکڑی مچی ہوتی ہے تو وہ بالکنی میں آکر چپ چاپ کھڑی ہو جاتی ہے، اور اپنی خالی خالی آنکھوں سے ڈوبتے ہوئے سورج کی سرخی کے اس پار، دور کہیں خوابوں کے دیس میں، اپنی اس کنواری دنیا کو ڈھونڈھ رہی ہوتی ہے جو لٹ گئی،، (عصمت چغتائی - معصومہ - صفحہ ۱۹۶) -

اس مثال میں ''ڈھونڈھ رہی ہوتی ہے'' صیغہ ان حالات کی طرف اشارہ کرتا ہے جن میں اسکے معنی ہر بار عمل میں آتے ہیں یعنی ہر بار جب انکے فلیٹ میں دھما چو کڑی مچی ہوتی ہے وہ بالکنی میں آتی ہے اور اپنی کنواری دنیا کو ڈھونڈھتی ہے۔ ڈھونڈھنے کا کام ہر بار ہوتا ہوا دکھانا مقصود ہے۔

''مجھے بیحد خوشی ہوتی ہے جب لوگ عصمت چغتائی کو گالیاں دیتے ہیں کیونکہ وہ لوگ دراصل اس وقت اپنے آپ کو گالیاں دے رہے ہوتے ہیں''
(کرشن چندر۔ پیش لفظ۔ صفحہ ۱۱)۔

''دے رہے ہوتے ہیں'' سے اس کام کی تعمیم ہوتی ہے جو کسی وقت خاص کے لئے ٹھیک ہے۔

## حال فاعلی معمولی کا غیرمعیاری صیغہ

اصل فعل کے حالیہ ناتمام کے ساتھ ''ہونا'' کا حال معمولی بڑھانے سے یہ صیغہ بنتا ہے جیسے ''وہ کرتا ہوتا ہے''۔

حال استمراری معمولی اور حال فاعلی معمولی کے معنی ایک دوسرے سے بہت قریب ہیں۔ حال فاعلی معمولی کا صیغہ بھی تکرار کے ساتھ ہونے والے کام کا کسی خاص حالت میں واقع ہونا ظاہر کرتا ہے۔ دونوں صیغوں میں یہ فرق ہے کہ حال فاعلی معمولی صرف کام کے ہونے کی خبر دیتا ہے جبکہ حال استمراری معمولی خود کام دکھاتا ہے۔ فعل متعدی اور لازم کے حال فاعلی معمولی کے صیغوں میں فاعل پر توجہ دلائی جاتی ہے۔

''تمام اعزا ملنےوالے اور خاندان کے دوست احباب مل‌مل کے اور سوز وگداز کے الفاظ کے ساتھ لڑکی کو رخصت کرتے ہیں۔ وہ خود زار و قطار روتی ہوتی ہے'' (شرر۔ گذشتہ لکھنؤ۔ صفحہ ۳۶۰)۔

اب تک حال کے ایسے صیغے زیر بحث لائے گئے ہیں جو ناتمام کام کا حال میں واقع ہونا بتاتے ہیں۔ اب ان صیغوں کا بیان ہوگا جن سے حال کے زمانے اور ناتمام صورت کے ساتھ ساتھ کام کے وقوع کا طریقہ بھی ظاہر ہوگا۔ ایسے صیغوں کے مطالعے سے لسانیات کا یہ مشکل سوال حل ہو جائےگا کہ کام کے طریقے کی صنف اور زمانے کی صنف کے درمیان کیا تعلق ہے۔

کام کا طریقہ دکھانےوالے صیغوں کی صرف شکل سے یہ بتانا غلط ہوتا کہ ان سے زمانہ دکھانےوالے کس صیغے کے کام کا طریقہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس طرح طویل صورت کے حال کے صیغے کا (وہ کرتا آتا ہے) حال معمولی کے صیغے سے اس بنا پر تعلق قائم کیا جا سکتا کہ اس میں امدادی فعل حال معمول کے صیغے میں استعمال ہوا ہے جبکہ دراصل طویل صورت کے حال کا صیغہ نہ معمول کے ساتھ ہونے والے کام کے اور نہ متواتر کام کے معنی دے سکتا ہے جو حال معمولی کے صیغے سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس صیغے میں حال میں ہونے والا وہ کام پایا جاتا ہے جو

اپنے دامن میں ماضی کا بہت عرصہ سمولیتا ہے۔ ایسا کام عام طور پر متواتر نہیں ہوتا ہے۔ وہ مرکب ہوتا ہے۔

اس قسم کی ایک نہیں بلکہ بہت سی مثالیں دی جا سکتی ہیں مگر ان کا بیان بعد میں آئے گا۔

کام کا طریقہ دکھانے والے صیغوں کے مطالعے سے زمانہ دکھانے والے صیغوں کی خصوصیت سمجھنے میں بڑی مدد ملی ہے۔

اس مقالے میں وقوع کام کا ایک ہی طریقہ دکھانے والے صیغوں پر ایک ہی جگہ بحث ہو رہی ہے۔ اس سے مقابلے کے ذریعہ ہر ایسے صیغے کے معنی سمجھنے میں آسانی رہتی ہے۔

## ترقی پذیر صورت کے حال کے صیغے

۱ - ترقی پذیر صورت کا حال
۲ - ترقی پذیر صورت کا حال استمراری

## صیغوں کی ساخت

ترقی پذیر صورت کے حال کا صیغہ اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور فعل ''جانا،، یا ''آنا،، یا ''چلا جانا،، یا ''چلا آنا،، کے حال معمولی سے مل کر بنتا ہے جیسے ''وہ بڑھتا جاتا (یا آتا) ہے،،، ''وہ بڑھتا چلا جاتا (یا چلا آتا) ہے،،۔

ترقی پذیر صورت کے حال استمراری کا صیغہ اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور فعل ''جانا،، یا ''آنا،، یا ''چلا جانا،، یا ''چلا آنا،، کے حال استمراری سے بنتا ہے، جیسے ''وہ بڑھتا جا رہا (یا آرہا) ہے،، ''وہ بڑھتا چلا جا رہا (یا چلا آرہا) ہے۔،،

اصل فعل کے حالیہ ناتمام کے ساتھ ''چلا جانا،، اور ''چلا آنا،، عام طور پر اس وقت بڑھائے جاتے ہیں جب یہ دکھانا مقصود ہو کہ ہونے والے کام میں اضافہ بڑی شدت سے ہو رہا ہے۔

''دفعتاً خبر ملی کہ دشمنوں کی فوج قلعہ کی طرف بڑھتی چلی آتی ہے،، (پریم چند۔ ستی۔ صفحہ ۱۴۰)۔

''بس اگر کوئی شکایت ہے تو یہی کہ میں روز بروز موٹی ہوتی چلی جاتی ہوں،، (پریم چند۔ غبن۔ صفحہ ۸۴)۔

''کلاس میں، کلاس سے باہر لائبریری میں، ٹینس لان پر، کھانے کے کمرے میں اور یونیورسٹی کے ہر کونے میں سیتل نے اس پر بادلوں کی طرح امڈنا شروع کردیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ ایک ننھے

سے نکتے میں بھنچتی چلی جا رہی ہے،، (عصمت چغتائی - ٹیڑھی لکیر - صفحہ ۳۱۸) -
''لڑکے کو دیکھا ماشاءاللہ جوان ہوتا چلا آرہا ہے،، (راشد الخیری - منازل السائرہ - صفحہ ۶۲) -

ہمارے خیال میں افعال کے ان صیغوں سے کام کا صرف اضافے کے ساتھ نہیں بلکہ تیز اضافے کے ساتھ واقع ہونا معلوم ہوتا ہے -

افعال امدادی ''آنا،، ''چلا آنا،، اور ''جانا،، ''چلا جانا،، میں فرق یہ ہے کہ ''آنا،، اور ''چلا آنا،، کام کو ہمیشہ فاعل کی طرف بڑھتے ہوئے دکھاتے ہیں جبکہ ''جانا،، اور ''چلا جانا،، کبھی کبھی کام کو فاعل سے دور ہوتے ہوئے بھی پیش کرتے ہیں، جیسے ''وہ قریب ہوتا (چلا) آتا ہے،، ''وہ دور ہوتا (چلا) جاتا ہے،، ''اندھیرا گھرتا (چلا) آرہا ہے،، ''سورج ڈوبتا (چلا) جارہا ہے،، -

ترقی پذیر صورت کے صیغوں کے اجزائے ترکیبی میں افعال امدادی ''آنا،، اور ''چلا آنا،، بہت کم پائے جاتے ہیں -

افعال امدادی کے طور پر ''جانا،، اور ''چلا جانا،، اکثر استعمال ہوتے ہیں - یہ عام طور پر ایسے غیر جانبدار افعال کے طور پر آتے ہیں جن سے صرف ہوتے ہوئے کام میں اضافہ دکھایا جاتا ہے -

ترقی پذیر صورت کے حال کے صیغے میں ترقی پذیر صورت کا حالیہ اور ترقی پذیر صورت کے حال استمراری کے صیغے میں اصل فعل کا حالیہ ناتمام اور امدادی فعل ''آنا،، ''جانا،، ''چلا آنا،، ''چلا جانا،، کا حالیہ استمراری جنس میں (مذکر میں تعداد میں بھی) اسم کے مطابق ہوگا - ''ہونا،، فعل کے حال کے مفرد صیغے اشخاص و تعداد میں تبدیل ہوتے ہیں -

ترقی پذیر صورت کے صیغوں کی خصوصیت یہ ہے کہ الگ کام کے وقوع میں اضافہ دکھایا جائے -

## ترقی پذیر صورت کے حال کا استعمال

۱ - اس کام کے اظہار کے لئے جو بولنے کے وقت اپنی ارتقائی کیفیت کے ساتھ جاری ہو - لیکن ترقی پذیر صورت کے حال استمراری کے صیغے کی طرح (وہ کرتا جا رہا ہے) اس کام کو ہوتے ہوئے دکھایا نہیں جاتا بلکہ اس کام کا ہونا بتایا جاتا ہے -

ترقی پذیر صورت کے حال میں توجہ کا مرکز خود کام نہیں ہوتا ہے جبکہ ترقی پذیر صورت کے حال استمراری میں کام کا تسلسل زیادہ اہمیت رکھتا

ہے - ترقی‌پذیر صورت کے حال کے صیغے میں کام کی بہ نسبت فاعل پر زیادہ توجہ ہوتی ہے، جیسے

''تم مشورے سنتے سنتے پریشان ہو گئے ہوگے مگر میں کیا کروں کہ میرے خلوص کا طوفان امنڈتا ہی چلا آتا ہے،، (شوکت تھانوی - داماد فرنگ - صفحہ ۹۹) -

''راستہ دیکھ کر نہیں چلتے سر پر چڑھتے آتے ہو... بھک منگے - بدمعاش - اسی طرح گالیاں دیتا ہوا موٹا بابو آگے نکل گیا،، (کرشن چندر - صرف ایک آنا - صفحہ ۱۰۱) -

''ہاتھ میں ستاری بہت چھوٹی سی ہے - اس کو چھیڑتی جاتی ہے اور گاتی جاتی ہے،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۱۴۵) -

''رما نے فیلے کو پھر اٹھانے کی کوشش کرکے کہا - آپ مجھے باتوں میں لگا کر میرے مہرے اڑاتے جاتے ہیں...،، (پریم چند - غبن - صفحہ ۳۸) -

''اب جو دیکھتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ سینکڑوں دیاسلائیاں میرے ہاتھوں میں چمٹ گئی ہیں - اور پھولتی چلی جاتی ہیں،، (فرحت اللہ بیگ - جزیرہ بورنیو کا سفرنامہ - صفحہ ۱۰۷) -

یہاں فاعل کو بولنے کے وقت میں کسی ایک کام میں مصروف دکھانا مقصود ہے - فاعل یہ کوشش کررہا ہے کہ اسکے کام میں اضافہ ہوتا رہے -

۲ - حال میں ہونے والے ان الگ کاموں کو ظاہر کرنے کے لئے جن کے وقوع میں اضافہ پایا جائے -

اس صیغے کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ تسلسل کے بارے میں بتاکر اس پر خاص توجہ نہیں دلاتا ہے - اس صورت میں توجہ کا مرکز فاعل ہوتا ہے، جیسے

''بھلا آگے بھی کبھی سنتے تھے کہ چیچک کی بیماری میں سینکڑوں بچے مرگئے جیسے اب مرتے جاتے ہیں کہ بچوں کی لاشوں سے قبرستان آباد ہوگئے،، (سرشار - سیر کہسار - جلد دوم - صفحہ ۱۴) -

''میں جتنا ہی طرح دیتا ہوں اتنا ہی یہ سر چڑھتی جاتی ہے،، (پریم چند - گئودان - صفحہ ۱۷۸) -

''نہیں نہیں، ابھی میں نے مالی سے پوچھا یہ ٹینس کورٹ کیوں گنجا ہوتا چلا جاتا ہے'' (عصمت چغتائی - ٹیڑھی لکیر - صفحہ ۳۱۷) -

"...سرن تو کنجوس ہوتا جاتا ہے،" (سرشار - کامنی - صفحہ ۳۰۰) -

"سمجھدار ہندوستانی لڑائی جھگڑا چھوڑتے جاتے ہیں مگر وکیل ہیں کہ بنتے ہی آتے ہیں،" (شوکت تھانوی - وکیل کل کیا ہوگا - صفحہ ۱۱۴) -

"مخبر نے آن کر اطلاع دی کہ روس کی فوج آنروے دریا پر پرے جمائے کھڑی ہے - انجنیران دانش آگاہ پل بنواتے ہیں اور سوار تابڑتوڑ بڑھتے ہی چلے آتے ہیں،" (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد سوم - صفحہ ۱۷۷) -

ان مثالوں میں فاعل کو ایک ایسے کام میں مصروف بتایا جاتا ہے جسکے اضافے کے وقوع کی نسبت بولنے کے وقت سے نہیں کی گئی ہے -

۳ - ایسے ترقی‌پذیر کام کو بتانے کےلئے جس میں معمول کا انداز پایا جاتا ہو، جو اکثر مسلمہ حقیقت بن کر سامنے آتا ہو، جیسے

"مرغی جوں جوں موٹی ہوتی جاتی ہے انڈا چھوٹا دیتی ہے،" (سرشار - کامنی - صفحہ ۳۰۰) -

"زمین کے آس پاس جو ہوا ہے وہ بہت وزنی ہے اور جس قدر اوپر چڑھتے جاؤ ہلکی ہوتی جاتی ہے،" (نذیر احمد - بنات النعش - صفحہ ۱۱۸) -

"...اسی طرح کسی پیشہ میں راست بازی اور سچائی اختیار کرنے سے اس پیشے کے تمام فرائض خود بخود ادا ہوتے چلے جاتے ہیں،" (حالی - مقالات حالی - حصۂ اول - صفحہ ۱۹۳) -

"جیسے جیسے نئے قاعدے نکلتے آتے ہیں ویسی ویسی خرابیاں بڑھتی جاتی ہیں،" (مرزا رسوا - ذات شریف - صفحہ ۷۲) -

## ترقی‌پذیر صورت کے حال استمراری کا استعمال

۱ - کام بولنے کے وقت اضافے کے ساتھ جاری ہے، جیسے

"کل رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس چاندی کے روپوں کا ڈھیر ہے، لاکھوں کروڑوں روپے - اور میں ان کو سڑک پر برابر رکھتا چلا جا رہا ہوں،" (عباس - الف لیلہ ۱۹۰۶ء - صفحہ ۱۱۸) -

"اس نے متعدد بار اس خط کو پڑھا اور ہر مرتبہ اس نے ایسا

محسوس کیا کہ غور کرنے کی کیفیت اس میں بڑھتی جارہی ہے۔ اور کوئی شخص آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں سے پردہ ہٹا رہا ہے،، (نیاز فتحپوری۔ سودائے خام۔ صفحہ ۹۲)۔

''مجھے غصہ آرہا تھا کہ چاندنی رات بیکار ڈھلتی جا رہی ہے اور یہ لوگ محبت بھری باتیں کرنے کے بجائے آنے پیسوں کا حساب لگا رہے ہیں،، (عباس۔ کہتے ہیں جس کو عشق۔ صفحہ ۱۶)۔

یہاں ترقی پذیر صورت کے حال استمراری کے صیغوں میں اس تسلسل کی زیادتی یا اضافہ دکھانا مقصود ہوتا ہے جو بولنے کے وقت میں ہو رہا ہے۔

۲ - ترقی کرتا ہوا کام بولنے کے لمحے سے بہ‌تعین وقت نہیں ہو رہا ہے، جیسے

''اس واقعہ کے بعد کئی ماہ گزر گئے اور یہ حقیقت اب ہر شخص پر ظاہر ہوگئی کہ راج کمار کی ترقیاں موسیقی میں وہم و قیاس سے بھی زیادہ بلند نظر آتی ہیں اور رجنا فن کے لحاظ سے روز بروز گرتی جا رہی ہے اور اس کی موسیقی میں بجائے لطافت کے خشونت بڑھتی جارہی ہے،، (نیاز فتحپوری۔ صدائے شکست۔ صفحہ ۳۱۳)۔

''ان بچا کو انگریز بننے کی دھن میں اتنی خبر نہ تھی کہ سر پر کتنا قرضہ لدتا چلا جا رہا ہے،، (نذیر احمد۔ ابن الوقت۔ صفحہ ۱۷۰)۔

''بال تقریباً سفید ہو گئے ہیں۔ اور چہرے پر جھریاں پڑتی جا رہی ہیں،، (عباس۔ بھارت ماتا کے پانچ روپ۔ صفحہ ۱۶۱)۔

''دہشت زدہ ہوکر شمن نے دیکھا کہ وہ ایک پیچیدہ معمہ بنتا جا رہا ہے،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحہ ۵۲۷)۔

''لڑکیاں ہیں وہ گنگا جمنا کی طرح بڑھتی چلی جا رہی ہیں،، (پریم چند۔ نمک کا داروغہ۔ صفحہ ۱۳)۔

''...دونوں طاقتیں متحد ہوکر مسلمانوں کو برباد کر دیں گی جو بلا کی طرح بڑھتے چلے آرہے ہیں،، (راشد الخیری۔ ماہ عجم۔ صفحہ ۳۵)۔

ان مثالوں میں بتایا ہوا صیغہ اس الگ کام کے معنوں کا اظہار کرتا ہے جسکے تعلق کا تعین بولنے کے وقت سے نہیں کیا جاتا ہے۔ ایسا کام باربار

ہوتا ہوا معلوم نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ مرکب ہوتا ہے۔ مرکب کام کے معنی اور منقطع کام کے معنی ایک ہوتے ہیں۔

مندرجۂبالا بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہوتے ہوئے کام کی ترقی پذیری کے اظہار کے لئے آج کل کی اردو میں دو صیغے ہیں۔ ترقی‌پذیر صورت کا حال اور ترقی‌پذیر صورت کا حال استمراری۔ دونوں میں محض یہ فرق ہے کہ ترقی پذیر صورت کے حال میں فاعل پر زور دیا جاتا ہے اور ترقی‌پذیر صورت کے حال استمراری میں تسلسل دکھایا جاتا ہے۔ گویا ترقی‌پذیر صورت کا حال صرف کام کو واقع ہوتے ہوئے بتاتا ہے جبکہ ترقی‌پذیر صورت کے حال استمراری میں کام کا تسلسل بھی شامل ہوتا ہے۔

کام کے وقوع کا طریقہ یعنی تسلسل میں ہونے والا اضافہ خود صیغے سے معلوم ہوتا ہے لیکن یہ بات کہ کام بولنے کے وقت میں ہورہا ہے یا اس کا تسلسل بولنے کے وقت سے وابستہ نہیں کیا جاتا ہے عام طور پر سیاق و سباق سے ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً ''جوان ہوتا چلا آ رہا ہے،، کام کبھی بولنے کے وقت میں واقع نہیں ہو سکتا ہے۔ جب کہ ''وہ قریب ہوتا چلا آرہا ہے،، کے یہ دو معنی ہو سکتے ہیں۔

ترقی‌پذیر صورت کے حال استمراری سے ظاہر کیا ہوا کام حال استمراری سے اس شرط پر دکھایا جا سکتا ہے کہ جملے میں ترقی پذیری دکھانے والے الفاظ موجود ہوں۔ مثلاً ''دن بہ دن،، وغیرہ۔ لیکن ترقی پذیر صورت کے حال سے جو کام دکھایا جاتا ہے وہ ہر موقع پر حال معمولی کے صیغے سے ظاہر نہیں ہو سکتا ہے۔ اس سے اس فرق کی تصدیق ہوتی ہے جو کام کے وقوع کا طریقہ دکھانے والے صیغوں اور کام کا طریقہ نہ دکھانے والے صیغوں کے استعمال میں پایا جاتا ہے۔

## استقلالی صورت کے حال کے صیغے

۱ - استقلالی صورت کا حال
۲ - استقلالی صورت کا حال استمراری

### استقلالی صورت کا حال

اصل فعل کے حالیہ تمام کے بعد ''جانا،، یا ''چلا جانا،، امدادی افعال کا حال معمولی بڑھانے سے بنتا ہے۔

استقلالی صورت کے حال کے صیغے میں افعال متعدی کا اور کبھی کبھی افعال لازم کا حالیہ تمام بھی اسم کی جنس و تعداد کے لحاظ کے بغیر یائے مجہول کے ساتھ آئے گا۔ مثلاً ''وہ کہے (چلا) جاتا ہے،، ''وہ روئے (چلا) جاتا ہے،،۔

افعال لازم اور ناقص کا حالیہ تمام جنس و تعداد میں اسم کے مطابق ہوگا، جیسے ''وہ بگڑا (چلا) جاتا ہے،، ''وہ نکلا (چلا) جاتا ہے،،۔

استقلالی صورت سے وہ نتیجہ معلوم ہوتا ہے جسے حاصل کرنے کےلئے کام ہو رہا ہے، جیسے

''دیکھتی کیا ہوں کہ سر سر زمین پاؤں کے تلے سے نکلی چلی جاتی ہے،، (نذیر احمد۔ بنات النعش۔ صفحہ ۱۳۱)۔

''میرا تو ابھی سے دم نکلا جاتا ہے،، (مرزا رسوا۔ ذات شریف۔ صفحہ ۵۷)۔

''اوئی۔ کیا ننھے بنے جاتے ہیں،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۱۵)۔

''نکلی چلی جاتی ہے،، ''نکلا جاتا ہے،، اور ''بنے جاتے ہیں،، صیغے اس بات پر توجہ مبذول کرتے ہیں کہ کام نتیجے تک پہنچ کر ختم ہوا چاہتا ہے جیسے زمین پاؤں کے تلے سے نکل رہی ہے گویا عنقریب نکل جانے والی ہے۔ دم نکل رہا ہے اور آدمی کو یہ ڈر ہے کہ کہیں وہ نہ مرجائے۔ جو ننھا بن رہا ہے وہ ننھا بننے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتا ہے۔

جو صیغے فعل کے حالیہ تمام اور ''چلا جانا،، سے مل کر بنتے ہیں ان سے کام کا زیادہ جلدی واقع ہونا معلوم ہوتا ہے، جیسے

''وہ بیچاری بھی کیا کرے بچوں پر بچے ہوئے چلے جاتے ہیں،، (مضامین فرحت۔ حصۂ دوم۔ صفحہ ۵۳)۔

استقلالی صورت کے صیغے میں فعل لازم کے استعمال میں امدادی افعال کے ذریعہ ''جانا،، کے عوض میں ''آنا،، اور ''چلا جانا،، کے عوض میں ''چلا آنا،، کام دے سکتا ہے۔

جن صیغوں میں ''آنا،، اور ''چلا آنا،، امدادی افعال کے ذریعہ مستعمل ہیں وہ ''جانا،، اور ''چلا جانا،، والے صیغوں سے اس طرح مختلف ہیں کہ ان سے کام کا بولنے والے کی طرف بڑھنا معلوم ہوتا ہے، جیسے

''منہہ اٹھائے گھسے چلے آتے ہیں جیسے ان کے باپ ہی کا گھر تو ہے،، (شوکت تھانوی۔ جلوس۔ صفحہ ۱۵)۔

''افسوس تو یہی ہے میں جسقدر طرح دیتا ہوں اسیقدر اور بڑھی آتی ہے،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۹۳۲)۔

استقلالی صورت کے حال کے صیغے میں جو یہ دکھاتا ہے کہ الگ کام نتیجہ تک پہنچنے والا ہے کام کے تعلق کا تعین بولنے کے وقت سے ہونا ضروری نہیں ہے۔ یہ بات عبارت پر منحصر ہے۔ مثلاً

''برسات کی چپچپی گرمی پڑ رہی ہے اور ہوا بند ہے کہ پتا تک نہیں ہلتا میں باہر صحن میں کھڑی برابر پنکھا اپنے تئیں ہلائے جاتی ہوں اور ندیوں پسینا نکلا چلا آتا ہے،، (نذیر احمد۔ بنات النعش۔ صفحہ ۴۴)۔

''۔۔بیگم صاحبہ کو آپ کا بڑا اعتبار تھا کیا وہ بھی خلاف ہو گئیں؟
۔ نہیں، خدا ان کو سلامت رکھے اب تک تنخواہ دئے جاتی ہیں،، (مرزا رسوا۔ ذات شریف۔ صفحہ ۱۱)۔

پہلی مثال میں الگ کام بولنے کے وقت میں ہو رہا ہے جبکہ دوسری میں نہیں ہو رہا ہے۔

جو صیغے فعل متعدی اور فعل لازم سے بنائے جاتے ہیں ان سے فاعل کا کام کرنے کا ارادہ بھی ظاہر ہوتا ہے، جیسے

''اس بحث سے کیا حاصل۔ میں تم سے بات بھی کرنی نہیں چاھتی۔ تم برابر بولے جاتی ہو،، (راشد الخیری۔ صبح زندگی۔ صفحہ ۴۴)۔

استقلالی صورت کے حال کے صیغے میں کام کے تسلسل کے بجائے صرف کام کے جاری رکھنے کی خبر ملتی ہے۔ ساری توجہ خود فاعل پر ہوتی ہے جو کچھ کر رہا ہوتا ہے۔

اردو زبان میں صرف استقلالی صورت کے صیغے ایسے ہیں جن سے ناتمام کام کے معنوں کے ساتھ ساتھ اس نتیجے کے معنی بھی ظاہر ہوتے ہیں جسے حاصل کرنا ہونے والے کام کا مقصد ہوتا ہے۔

''چلا آنا،، اور ''چلا جانا،، بناوٹ صرف اپنی شکل سے استقلالی صورت کے صیغے معلوم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ استقلالی صورت کے صیغے بناتے وقت ''چلا آنا،، اور ''چلا جانا،، خود امدادی افعال کے طور پر آتے ہیں۔ یہ بات اور ''وہ مارے ڈالتا ہے،، ''وہ کہے دیتا ہے،، ''وہ پھٹا پڑتا ہے،، جیسی ساخت یہ سوچنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ اردو میں استقلالی صورت کے صیغوں کے ساتھ ساتھ مرکب افعال بھی ہیں جو اصل فعل کے حالیہ تمام اور ''آنا،، ''پڑنا،، ''ڈالنا،، ''دینا،، وغیرہ کا مرکب ہیں۔ ایسی ساخت میں متعدی

افعال متعدی افعال کے حالیہ تمام سے (جو یائے مجہول کے ساتھ آتا ہے) اور امدادی فعل لازم فعل لازم اور ناقص کے حالیہ تمام سے (جو جنس و تعداد میں اسم کے مطابق ہوتا ہے) ملتے ہیں، جیسے

''میرا لڑکا ہے جی۔ تم نوکر بنائے دیتے ہو خیر،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۱۱)۔

''میرے سر میں وہ در ہے کہ سر پھٹا پڑتا ہے،، (سرشار۔ فسانۂآزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۳۶۲)۔

''نجمہ نے کہا 'ابھی معلوم ہوئی جاتی ہے'،...،، (شوکت تھانوی۔ انشا اللہ۔ صفحہ ۲۰۲)۔

''ایک چشم زدن میں کام تمام ہوا جاتا ہے،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۸۷)۔

''...پرسوں تک بخیر و خوبی چھوٹے آتے ہیں،، (سرشار۔ فسانۂآزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۸۰)۔

''...اور دل میں سوچنے لگے کہ حسن آرا سے جو اقرار کیا تھا وہ آج خاک میں ملا جاتا ہے۔ ہم تو قتل ہونگے،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۹۹)۔

''مگر حکیم صاحب خوش ہیں۔ آج تمام منصوبے پورے ہو گئے۔ اب کیا ہے۔ نکاح ہوا جاتا ہے،، (مرزا رسوا۔ ذات شریف۔ صفحہ ۱۲۵)۔

مندرجۂ بالا مثالوں میں ہونے والے نتیجے کے معنی کام کے واقع ہونے پر غالب ہوتے ہیں۔ ساری توجہ اس نتیجے پر مبذول ہو جاتی ہے جو کام کے ختم ہونے کے بعد عمل میں آئے گا۔

متعدی افعال کی ساخت میں نتیجے پر جو زور ہوتا ہے وہ ''جانا،، کے امدادی فعل کے طور پر استعمال سے باقی نہیں رہتا ہے۔ ''جانا،، اور اصل فعل متعدی کے حالیہ تمام کے مرکب سے صرف کام کا نتیجے کی طرف بڑھنا ظاہر ہوتا ہے۔

استقلالی صورت اس وقت وجود میں آئی جب امدادی فعل ''جانا،، اپنے لفظی معنی کھوکر متعدی افعال کی بناوٹ میں بھی داخل ہو گیا۔

کبھی کبھی کام کے نتیجے کی طرف بڑھنے اور کام میں اضافہ ہوتے رہنے کے مفہوم ایک دوسرے کے بہت قریب آجاتے ہیں۔ مثلاً

''جہاں تک دب رہا ہوں سر پر چڑھی چلی جاتی ہو،، (راشد الخیری۔ طوفان حیات۔ صفحہ ۵۸)۔

اس بات سے کہ یہاں کام کے واقع ہونے کا ترقی پذیر طریقہ ظاہر ہوتا ہے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا ہے کہ یہ ساخت ترقی پذیر صورت کا صیغہ ہے کیونکہ اس میں کام میں ہونے والے اضافے کے معنی اہم نہیں ہوتے ہیں۔ یہ معنی اصل فعل کے لفظی معنوں پر مبنی ہیں۔

## استقلالی صورت کا حال استمراری

یہ اصل فعل کے حالیہ تمام کے بعد ''جانا،،، ''آنا،، یا ''چلا جانا،،، ''چلا آنا،، کا حال استمراری بڑھانے سے بنتا ہے۔

جو صیغے متعدی اور کبھی فعل لازم سے بنائے جاتے ہیں ان میں حالیہ تمام یائے مجہول کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اسم کی جنس و تعداد اور شخصی خبریں صیغے کے دوسرے حصے سے ملتی ہیں۔

فعل ناقص اور لازم کے صیغوں میں دونوں حصے اشخاص، جنس اور تعداد میں اسم کے مطابق ہوتے ہیں۔

''چلا جانا،، کے مقابلے میں ''جانا،، میں کام کا جلدی سے ہونا اتنا ظاہر نہیں ہوتا ہے۔

''چلا آنا،، اور ''آنا،، امدادی افعال کم افعال کے حالیہ تمام سے ملتے ہیں۔ وہ لازم اور کبھی کبھی ناقص افعال سے ظاہر کیا ہوا کام بولنے والے کی طرف بڑھتے ظاہر کرتے ہیں۔

استقلالی صورت کے حال استمراری سے کام کا نتیجے کی طرف بڑھنا معلوم ہوتا ہے۔ ایسا کام بولنے کے وقت سے وابستہ اور ناوابستہ دونوں ہوتا ہے، جیسے

''کہاں گھسے چلے آرہے ہو،، (شوکت تھانوی۔ جلوس۔ صفحہ ۱۰)۔

''...مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میری شیروانی کی جیب میں سے روپیوں کا بٹوہ خودبخود اوپر کو اٹھا چلا آرہا ہے،، (مضامین فرحت۔ حصہ دوم۔ صفحہ ۱۰۶)۔

''دیکھتی کہ بچی ہاتھ سے نکلی چلی جا رہی ہے،، (راشد الخیری۔ منازل السائرہ۔ صفحات ۱۶ — ۱۷)۔

''گاڑی کا وقت نکلا جا رہا ہے،، (رضیہ سجاد ظہیر۔ سر شام۔ صفحہ ۱۹۲)۔

یہ بتانے کے لئے کہ استقلالی صورت کے حال اور حال استمراری کے صیغوں میں کیا فرق ہے اور کیا یکسانیت ہے ترقی پذیر صورت کے حال اور ترقی پذیر صورت کے حال استمراری کے صیغوں کو یاد کرنا چاھئے۔ استقلالی صورت کے حال اور حال استمراری کے صیغوں کا فرق اس طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ استقلالی صورت کے حال استمراری کے صیغے میں کام کا تسلسل دکھانا مقصود ہوتا ہے جبکہ استقلالی صورت کے حال کے صیغے میں صرف کام کے جاری رہنے کی خبر ملتی ہے۔

## طویل صورت کے حال کے صیغے

۱ - طویل صورت کا حال معمولی
۲ - طویل صورت کا حال استمراری
۳ - طویل صورت کا حال

طویل صورت کے صیغے کام کی طوالت کے معنی ظاہر کرتے ہیں۔

## طویل صورت کا حال معمولی

طویل صورت کا حال معمولی اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور فعل ''رہنا،، کے حال معمولی کا مرکب ہے، جیسے ''وہ پڑھتا رہتا ہے،،۔
طویل صورت کا حالیہ جو اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور ''رہنا،، امدادی فعل کے حالیہ ناتمام پر مشتمل ہے جنس (اور مذکر میں تعداد) میں تبدیل ہوتا ہے۔ ''ہونا،، کے مفرد صیغے اشخاص و تعداد میں تبدیل کئے جاتے ہیں۔

## صیغے کا استعمال

۱ - طویل صورت کا حال معمولی کام کا موجودہ زمانے میں برابر ہوتے رہنا دکھاتا ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کام کا تسلسل اس انداز سے جاری ہو کہ اس کو ایک اکائی کے طور پر پیش کیا جا سکے۔ بلکہ اہمیت اس احساس کے شامل ہونے کی ہوتی ہے کہ فاعل اکثر و بیشتر اس کام میں مشغول رہتا ہے۔ اس صیغے سے فاعل کے کردار پر روشنی پڑتی ہے۔ کام کو تقریباً ہر بار، ہمیشہ یا برابر ہوتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ کام کے اس تسلسل میں بولنے کا وقت بھی شامل ہو، جیسے

''حضور صاحب لوگوں سے ملتے رہتے ہیں بھلا کسی سے دریافت تو فرمائیے کہ...،، (سرشار - سیر کہسار - جلد اول - صفحہ ۱۲)۔

''بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ مناتی رھتی ہیں کہ میاں مرجائیں تو گلچھرے اڑائیں،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۱۱ ۵) -
''اکثر بیمار بھی رھتی ہیں مگر کبھی بیکار نہیں بیٹھتیں - کوئی نہ کوئی کام کرتی ہی رھتی ہیں،، (عباس - بھارت ماتا کے پانچ روپ - صفحہ ۱۶۷) -
''اس کو معلوم تھا کہ سیٹھ صاحب روپیہ کے معاملے میں سمندر ہیں ایسا سمندر جس میں بےشمار دریا آ آ کر گرتے رھتے ہیں،، (شوکت تھانوی - جلوس - صفحہ ۹) -
''...اور اس سے غالباً آپ کو بھی انکار نہ ہوگا کہ زمانہ کے ساتھ ساتھ سوسائٹی کی ضروریات بھی بدلتی رھتی ہیں،، (نیاز فتحپوری - بعد المشرقین - صفحہ ۱۹۹) -

ان جملوں میں طویل صورت کے حال معمولی سے وہ کام بتایا جاتا ہے جسکے کرنے میں فاعل کو اکثر دیکھا جا سکتا ہے -

روسی زبان میں جو مطلب ''ہمیشہ،، ''برابر،، ''ہر منٹ،، جیسے لفظوں سے ظاہر کیا جاتا ہے اردو اور ہندی میں وہ فعل کی طویل صورت سے ظاہر ہوتا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جملے میں ''ہر وقت،، ''ہمیشہ،، ''لگاتار،، وغیرہ استعمال نہیں ہو سکتے یا ان کی بالکل ضرورت نہیں ہے - ان لفظوں کے استعمال سے طویل صورت کی مذکورہ خصوصیت زیادہ واضح ہو جاتی ہے، جیسے

''سلیا بہن نہ جانے کیوں ہر دم روتی رھتی ہے،، (پریم چند - گئودان - صفحہ ۵۶۵) -
''وہ گرگٹ کی طرح برابر رنگ بدلتا رھتا ہے،، (حالی - مقالات حالی - حصۂ اول - صفحہ ۳۴) -
''کھانے پینے، نہانے دھونے کا کوئی ہوش نہیں رھتا - بس ہر وقت چارپائی پر کہنیوں کے بل اوندھی لیٹی اپنے ٹیڑھے میڑھے اعراب اور املا سے بےنیاز خط میں کاغذوں پر اپنے خیالات منتقل کرتی رھتی ہے،، (منٹو - عصمت چغتائی - صفحہ ۱۵) -
''کلکتہ میں بالی گنج کا علاقہ چونکہ کھلا اور درختوں سے بھرا ہے اس لئے وہاں بھی مکانوں کے برامدوں اور کارنسوں پر چڑیوں کے غول ہمیشہ حملہ کرتے رھتے ہیں،، (ابوالکلام آزاد - غبار خاطر - صفحہ ۲۳۱) -

۲ - به کثرت یا معمول کے مطابق ہونے والے کام کے اظہار کے لئے بھی طویل صورت کے حال معمولی کا استعمال ہوتا ہے - اس حالت میں طوالت کے معنی اس طرح سمجھنے چاہئیں کہ کام کے گزرنے میں ہر بار کچھ وقت لگ جاتا ہے اور اس کا سلسلہ کام کے اختتام پر ہی مکمل ہوتا ہے، جیسے

...''اور اپنے مسلمان پڑوسیوں کا ذکر اب بھی بڑی محبت سے کرتی ہیں اور اب بھی کبھی کبھی انہیں خط لکھواتی رہتی ہیں،، (عباس - بھارت ماتا کے پانچ روپ - صفحہ ۱٦۷) -

''اکثر ہنستی اور مذاق کرتی رہتی ہیں،، (عباس - بھارت ماتا کے پانچ روپ - صفحہ ۱٦۱) -

ان جملوں کے صیغے کسی خاص عرصے میں محدود ہونے والے کام کا دھرایا جانا ظاہر کرتے ہیں -

کام کتنی دیر تک ہوتا ہے اس کے اظہار کےلئے جملے میں خاص الفاظ موجود ہو سکتے ہیں - توجه کا مرکز (منقطع یا غیرمنقطع) کام کا عرصه ہوتا ہے، جیسے

''جب سے رما آ گیا ہے بڈھے کو انگریزی پڑھنے کا شوق چرایا ہے سویرے ہی پرائمر لےکر آ بیٹھتا ہے اور نو دس بجے تک حروف پڑھتا رہتا ہے،، (پریم چند - غبن - صفحه ۱۷۰) -

''لالٹین جلاتی ہے اور واپس جاکر رات بھر اپنے جھونپڑے کے سامنے بیٹھی کرشنا کا انتظار کرتی رہتی ہے،، (عباس - دیا جلے ساری رات - صفحه ۳۸) -

''دن بھر چارپائی پر پڑی ہوئی آسمان کی طرف تاکتی رہتی ہے،، (پریم چند - غبن - صفحه ۳۰) -

''اور یه سارے دن نہاتی اور ہوا کھاتی رہتی ہیں،، (فرحت الله بیگ - جزیره بورنیو کا سفرنامه - صفحه ۱۷۴) -

''مگر چکوے چکوی کی محبت یہی ہے کہ وہ جدائی کی بہار دیکھیں - وہ آپس میں مل نہیں سکتے - ساری عمر ترستے رہتے ہیں،، (حسن نظامی - پہلی منزل - صفحه ۱۹۸) -

ان مثالوں میں کام کے معمول کے مطابق ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی توجه دی جاتی ہے که یه کام کسی خاص وقت تک پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے - کام کے واقع ہونے کے پورے عرصے سے مطلب ہوتا ہے -

کام ایک خاص حالت کے تحت، اس حالت کی موجودگی میں ھی ھو سکتا ھے -

زور کام کے مسلسل جاری رھنے پر دیا جاتا ھے، جیسے

''مجھ بڑھیا کو معاف کرنا، بیٹا، میری آنکھیں دکھتی ھیں تو پانی نکلتا ھی رھتا ھے،، (عباس - آسمانی تلوار - صفحہ ۱۰۰) -

''جاڑوں میں انہیں دمہ کا دورہ ھو جاتا ھے - بےچارے جاڑوں بھر دوائیں کھاتے رھتے ھیں - مگر یہ مرض گلا نہیں چھوڑتا،، (پریم چند - غبن - صفحہ ۲۰۵) -

''یہ اس بچے کی خوشی نہ تھی جس نے ماں سے پیسے مانگ کر مٹھائی لی ھے - بلکہ اس بچے کی خوشی تھی جس نے پیسے چرا کر لی ھو - اسے مٹھائیاں میٹھی تو لگتی ھیں لیکن دل کانپتا رھتا ھے کہ کہیں گھر چلنے پر مار نہ پڑنے لگے،، (پریم چند - غبن - صفحہ ۶۳) -

ان مثالوں کے یہ معنی ھیں کہ کام کے واقع ھونے کا عرصہ اس کام کو دیکھ کر بتایا جا سکتا ھے جو اسکے ساتھ بیک وقت ھوتا رھا ھو -

طویل صورت کے حال معمولی کے معنی میں ''حال معمولی،، کا استعمال کیا جا سکتا ھے لیکن صیغے کی اس تبدیلی سے کام کی اندرونی خصوصیت ضرور متاثر ھوگی اور وہ یہ کہ کہنے والے کی توجہ کا مرکز کام کا تسلسل نہیں رھے گا -

''...دن اور رات کوشش کرتے ھیں کہ گھڑی دو گھڑی آرام سے سورھیں،، (نذیر احمد - بنات النعش - صفحہ ۹۳) -

'' 'یہ ھاتھ، میں نے سوچا جو صبح سے شام تک مسالہ پیستے ھیں، پانی بھرتے ھیں، پیاز کاٹتے ھیں، بستر بچھاتے ھیں، جوتے صاف کرتے ھیں، یہ بےکس غلام صبح سے شام تک جٹے ھی رھتے ھیں - ان کی بےگار کب ختم ھوگی،، (عصمت چغتائی - چوتھی کا جوڑا - صفحہ ۹۶) -

''...وھی خلدآباد ھے اور وھی اس کی ھری بھری کھیتیاں، جہاں صبح سے شام تک یوسف دھوپ میں کھڑے ھوکر کام کرتا ھے اور شام کو جب 'واپس آتا ھے تو گاؤں کی معصوم لڑکیوں کے گیتوں کو سن سن کر اس کی خستگی ایک خاص قسم کی روحانی لذت محسوس کرتی ھے،، (نیاز فتحپوری - چنگاری - صفحہ ۲۹۸) -

مندرجۂبالا مثالوں میں افعال کے صیغوں سے کام کے ہر بار کسی محدود عرصے میں واقع ہونے کی خبر دی جاتی ہے اور بس۔ یہ بات بالکل نظر انداز کر دی جاتی ہے کہ اس عرصے کے اندر کام کس طرح ہوتا ہے۔

یلوفکوف اپنے مضمون ''ہندوستانی زبان کے مرکب افعال کے بارے میں،، میں وہ فرق نہیں دیکھتے جو طویل صورت کے حال معمولی اور حال معمولی کے صیغوں میں اس وقت ہوتا ہے جب وہ دہرائے جانے والے کام کے معنوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ موصوف نے لکھا ہے کہ ''ایسے اوقات ملتے ہیں جب یہ صیغہ طوالت سے زیادہ کام کا دہرانا ظاہر کرتا ہے۔ اس حالت میں یہ ضروری نہیں ہوتا ہے کہ ایسے باربار ہونےوالے کام طویل بھی ہوں مثلاً ''ندی میں اکثر باڑھیں آتی رہتی ہیں،،۔*

## طویل صورت کا حال استمراری

طویل صورت کے حال استمراری کا صیغہ اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور فعل ''آنا،، یا ''چلا آنا،، کے حال استمراری سے بنایا جاتا ہے جیسے ''وہ کرتا آرہا ہے،، یا ''وہ کرتا چلا آ رہا ہے،،۔

استعمال کے وقت حالیہ ناتمام اور حالیہ استمراری جنس اور مذکر میں تعداد بھی تبدیل کرتا ہے۔ امدادی فعل ''ہونا،، اشخاص و تعداد میں بدلتا ہے۔

یہ صیغہ ماضی اور حال دونوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتا ہے یعنی اس سے کام کا ماضی میں بہت دیر تک ہوتے رہنا اور اس کا حال میں جاری رہنا دونوں ظاہر ہوتے ہیں۔

''آنا،، کے مقابلے میں ''چلا آنا،، کے استعمال میں کام کی زیادہ طوالت پر زور ہوتا ہے، جیسے

''...تب سے تقدیر سے لڑتا جھگڑتا چلا آرہا ہوں،، (پریم چند۔ حسن و شباب۔ صفحہ ۲۹)۔

''یہ کہہ کر وہ حقے کی نے لےکر مجھے مارنے ہی والا تھا کہ میں وہاں سے بھاگا اور اب تک بھاگتا ہی چلا آ رہا ہوں،، (عباس۔ کہتے ہیں جس کو عشق۔ صفحہ ۴۸)۔

---

* د۔ یلوفکوف۔ ہندوستانی زبان کے مرکب افعال کے بارے میں۔ صفحہ ۹۴۔

4-162

افعال کے ان صیغوں سے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ کام بہت عرصے سے ہو رہا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ جملے میں جاری کام کے آغاز کا وقت دیا جائے۔

جب جملے میں کام کا آغاز بتایا جاتا ہے تو اس صیغے کے معنی حال استمراری سے ظاہر ہو سکتے ہیں۔ مثلاً

''مرد دھرم اور روحانیت اور رشیوں کا سہارا لیکر اس معیار پر پہنچنے کے لئے صدیوں سے زور لگا رہا ہے مگر اب تک کامیاب نہیں ہو سکا،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۲٦۲)۔

''یہ رواج شروع ھی سے چلا آرھا ہے،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۳۰٥)۔

اس صورت میں ان دو صیغوں میں فرق محسوس کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اس لئے یہ اتفاق کی بات نہیں ہے کہ طویل صورت کے حال استمراری کی جگہ حال استمراری استعمال ہوتا جاتا ہے۔

## طویل صورت کا حال

یہ صیغہ اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور ''آنا،، یا ''چلا آنا،، کے حال معمولی کی ترکیب سے بن جاتا ہے جیسے ''وہ کرتا (چلا) آتا ہے،،۔

چونکہ امدادی فعل ''رہنا،، کی معنوی خصوصیت کی وجہ سے طویل صورت کے حال معمولی کے ذریعہ الگ کام کی طوالت ظاہر نہیں ہو سکتی ہے اس لئے طویل صورت کا حال وجود میں آگیا ہے۔

طویل صورت کا حال اس کام کا اظہار کرتا ہے جو بہت دن سے ہو رہا ہے، جیسے

''آغا۔ بس تو اب اس سے ظاہر ہے کہ لباس اور وضع میں تغیر و تبدل سلف سے ہوتا آتا ہے،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد دوم۔ صفحہ ١٧١)۔

''چاہے میری جان جاتی رہے مگر دل کو تو خوشی ہے کہ ایک نئی شے دیکھیں گے پہاڑ برسوں سے سنتے آتے ھیں،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد دوم۔ صفحہ ۳۲)۔

''کئی شہزادے اور کئی حکام انتظام کرتے آتے ھیں،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ١١۳۲)۔

''ہوتا آتا ہے،، ''سنتے آتے ہیں،، ''کرتے آتے ہیں،، خود صیغوں میں حال میں ہونے والے کام کے معنوں میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ آج کل جو ہو رہا ہے وہ ایک مدت سے ہو رہا ہے۔ طویل صورت کے حال استمراری کے مقابلے میں طویل صورت کے حال کا صیغہ کام کو واقع ہوتے ہوئے نہیں ظاہر کرتا ہے۔ اس سے صرف کام کے ہونے کی خبر دی جاتی ہے۔

چونکہ طویل صورت کے حال کے اجزائے ترکیبی میں امدادی فعل کے حال معمولی کا صیغہ شامل ہے اس لئے بعض قواعدنویس اس میں معمول کے ساتھ ہونے والے کام کے معنی دیکھتے ہیں۔*

## وقفہ پذیر صورت کے حال معمولی کا صیغہ

اصل فعل کے اسم (جو صورت سے ''جانا،، کا اسم چھوڑ کر حالیہ تمام معلوم ہوتا ہے اور جملے میں استعمال کے وقت اپنی شکل نہیں بدلتا ہے) اور ''کرنا،، کے حال معمولی کے صیغے کو ملا کر وقفہ پذیر صورت کا حال معمولی بنایا جاتا ہے جیسے ''وہ دیکھا کرتا ہے،، ''وہ جایا کرتا ہے،،۔

اس صیغے کے اجزائے ترکیبی میں جو فعل کا اسم شامل ہے وہ استعمال کے وقت ہمیشہ غائب شخصی (third person) ، واحد اور مذکر ہوتا ہے۔ ''کرنا،، کا حالیہ ناتمام جنس میں، اور مذکر میں تعداد میں بھی، تبدیلی کے ساتھ آتا ہے۔ ''ہونا،، فعل اشخاص و تعداد میں تبدیل ہوتا ہے۔

وقفہ پذیر صورت کا حال معمولی کام کا باربار عمل میں آنا ظاہر کرتا ہے، جیسے

''خوف سے لیتے نہیں نام کہ سن لے نہ کوئی
چپکے چپکے تمہیں ہم یاد کیا کرتے ہیں،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۳۱۶) -

''گھر بھر مجھ کو چھیڑا کرتا ہے،، (نذیر احمد - بنات النعش - صفحہ ۵۵) -

''شانتا کو اب کہیں تسکین نہیں - اس کا دل آگ کی طرح جلا کرتا ہے،، (پریم چند - بازار حسن - صفحہ ۵) -

''یہ جیسی لوں یہاں چلا کرتی ہے توبہ توبہ وہاں کہاں،، (سرشار - سیر کہسار - جلد اول - صفحہ ۱۶) -

---

H. C. Scholberg, Concise Grammar of the Hindi Language, p. 243. *

دئے ہوئے جملوں میں افعال کے صیغوں سے کام کے باربار دھرائے جانے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ کام کی کثرت ظاہر کرنے کے لئے جملے میں ''کبھی کبھی'' ''اکثر'' ''باربار'' ''اکثر و بیشتر'' جیسے الفاظ موجود ہوتے ہیں، جیسے

''مہراج - یہ شعر ہمارا داماد علیہ الرحمتہ اکثر پڑھا کرتا ہے'' (سرشار - سیر کہسار - جلد دوم - صفحہ ٦٥) -

''ہم اپنے لکھے ہوئے گانے کبھی کبھی گنگنا لیا کرتے ہیں'' (شوکت تھانوی - دو منٹ - صفحہ ٦٥) -

''عصمت اور میں بعض اوقات عجیب عجیب باتیں سوچا کرتے ہیں'' (منٹو - عصمت چغتائی - صفحہ ۲۲) -

''تو تو آئے دن فرمائش کیا کرتی ہے'' (مرزا رسوا - امراؤ جان ادا - صفحہ ۸۰) -

ان مثالوں سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حالانکہ خود صیغے میں کام کا باربار واقع ہونا پایا جاتا ہے پھر بھی جملے میں اسکےلئے مناسب الفاظ استعمال ہوں تو زیادہ واضح ہوگا۔

جملے میں استعمال کے وقت کام کا باربار واقع ہونا مندرجۂ ذیل حالات سے بھی معلوم ہوتا ہے :

۱ - کام عام صداقت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس بات کا واضح احساس ہوتا ہے کہ کام بہ کثرت ہونے کی وجہ سے معمول بن گیا ہے، جیسے

''دونوں ایک دوسرے کا ھاتھ پکڑے بالکل اسی طرح باتیں کر رہے تھے جیسے عاشق و معشوق کیا کرتے ہیں'' (پریم چند - ترسول - صفحہ ۹۴) -

''یہ کنجوس ہے جیسے بوڑھی عورتیں ہوا کرتی ہیں'' (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد دوم - صفحہ ۴۰) -

''میاں بات یہ ہے کہ باپ دادا تو سب ہی کے مرا کرتے ہیں'' (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد اول - صفحہ ۱۷۰) -

''مہراج - تمہارے کہنے سے نام نہیں ہے - یہ مٹی اوپر جم گئی ہے - مٹی کے بھی کہیں پہاڑ ہوا کرتے ہیں بھلا'' (سرشار - سیر کہسار - جلد دوم - صفحہ ۳۳) -

''اسکے علاوہ یہ دستور کی بات ہے کیسا ہی آسان کام ہو مبتدی اور نوآموز کو مشکل معلوم ہوا کرتا ہے'' (نذیر احمد - بنات النعش - صفحہ ۲۹) -

مندرجۂ بالا مثالوں میں کام کے کثرت سے ہونے کے معنی پس منظر میں جا کر عمومیت کا احساس پیدا کرتے ہیں۔

۲۔ بعض اوقات کثرت کے ساتھ ہونےوالے کام سے فاعل کی عادت ظاہر ہوتی ہے، جیسے

''نہیں میں تو باہر ہوا میں بھی نہیں پیستی دالان کے اندر پیسا کرتی ہوں جہاں ہوا کا گزر نہیں،، (نذیر احمد۔ بنات النعش۔ صفحہ ۴۶)۔

''میں نے استانی جی سے پوچھا کہ آپ اس قدر سویرے اٹھ کر کیوں ٹہلا کرتی ہیں،، (نذیر احمد۔ بنات النعش۔ صفحہ ۱۳۸)۔

''کیا ہر روز آپ پہردن چڑھے اٹھا کرتی ہیں،، (نذیر احمد۔ بنات النعش۔ صفحہ ۵۴)۔

ایسے حالات میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ فاعل کوئی کام کرتے کرتے اس کا عادی ہو گیا ہے۔

۳۔ بظاہر مسلسل یا پابندی کے ساتھ ہونے والے کام کے لئے بھی وقفہ پذیر صورت کے حال معمولی کا استعمال ہو سکتا ہے۔

الف۔ تسلسل کا احساس جملے میں استعمال شدہ دیگر لفظوں کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے۔ وقفہ پذیر صورت کے استعمال سے اس تسلسل کا انقطاع ظاہر ہوتا ہے، جیسے

''رنبیر سنگھ رن کے میدان میں ہیں اور وہاں ہر دم و ہر لحظہ اپنی چاہتی بی‌بی کو دل سے یاد کیا کرتے ہیں ،، (سرشار۔ کامنی۔ صفحہ ۳۳۹)۔

''میری آنکھیں ہر گھڑی تمہیں ڈھونڈھا کرتی ہیں،، (شرر۔ قیس و لبنی۔ صفحہ ۶۳)۔

''حسن آرا۔ لوگ تو بات بات میں واللہ باللہ کہا کرتے ہیں،، (نذیر احمد۔ بنات النعش۔ صفحہ ۱۰۸)۔

اس قسم کے جملوں میں وقفہ پذیر صورت کے حال معمولی کے استعمال سے غالب احساس یہ ہوتا ہے کہ کام عام طور پر ہر وقت جاری نہیں رہتا۔ جب اس موقع پر طویل صورت کا حال معمولی استعمال ہوتا ہے تو یہ محسوس

ہوتا ہے کہ کام کے باربار دھرانے میں وقفہ اتنا کم ہوتا ہے کہ کام کو ہوتے ہوئے کسی بھی وقت دیکھا جا سکتا ہے۔ مثلاً

''سلیا بہن نہ جانے کیوں ہر دم روتی رہتی ہے،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۵۶۰)۔

اس کے مقابلے میں وقفہ پذیر صورت کے صیغے میں وقفہ زیادہ بڑا ہوتا ہے۔

ب۔ اسی طرح جب وقفہ پذیر صورت کے حال معمولی کے ساتھ ''ہر روز،، جیسے لفظ استعمال ہوتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ کام سچ مچ روزانہ ہوتا ہو۔ وقفہ پذیر صورت کے استعمال سے کام کے کبھی کبھی نہ ہونے کا امکان باقی رہتا ہے، جیسے

''ہمارے محلے میں ایک آیا رہتی ہے۔ وہ ہر سال اپنے صاحب کے ہمراہ پہاڑ پر جایا کرتی ہے،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد اول۔ صفحہ ۱۵)۔

''دونوں وقت مفت میں چھ سات گھروں کا سودا لادیا کرتی ہوں،، (نذیر احمد۔ بنات النعش۔ صفحہ ۹۴)۔

''ہم تو ہمیشہ چاندنی رات میں چندا ماموں سے کھیلا کرتے ہیں،، (نذیر احمد۔ بنات النعش۔ صفحہ ۱۳۱)۔

''ہر روز،، جیسے لفظ ہونے پر بھی وقفہ پذیر صورت کے استعمال سے عمومیت کا احساس جملے میں باقی رہتا ہے۔

جب جملے میں ''ہر روز،، ''ہر سال،، وغیرہ لفظ فعل کی طویل صورت کے صیغے کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں تو یہ احساس کہ کام عمومیت کے ساتھ جاری رہتا ہے ختم ہوکر کام کے جاری رہنے کا اظہار شدید ہو جاتا ہے، جیسے

''کیا بتاؤں روز یہی سوچتی رہتی ہوں،، (راشد الخیری۔ منازل السائرہ۔ صفحہ ۱۰)۔

''تم ہر روز کل کل کرتے رہتے ہو،، (پریم چند۔ منتر۔ صفحہ ۲۹)۔

پ۔ وقفہ پذیر صورت کے حال معمولی سے ظاہر کیا ہوا کام بعض حالتوں کے تابع ہوتا ہے اور اسی حالت کے باربار پیدا ہونے پر باربار دھرایا جاتا

ہے - اس صورت میں کام کے باربار دھرائے جانے کی وجہ سے عمومیت یا عادت کا اظہار ہوتا ہے، جیسے

''میں جواب میں کچھ کہنے ہی‌والا تھا کہ مجھے عصمت کے چہرے پر وہی سمٹا ہوا حجاب نظر آیا جو عام گھریلو لڑکیوں کے چہرے پر نا گفتنی شئے کا نام سن کر نمودار ہوا کرتا ہے،، (منٹو - عصمت چغتائی - صفحہ ۱۲) -

''میں نے تو اپنا یہی قاعدہ رکھا ہے کہ لکھنے پڑھنے سے جتنا وقت بچتا ہے اس میں کچھ نہ کچھ کام کیا کرتی ہوں،، (نذیر احمد - بنات النعش - صفحہ ۵۳) -

''برسات میں جو ایک رنگین کمان آسمان میں نکلا کرتی ہے اس کی حقیقت بھی یہی ہے کہ...،، (نذیر احمد - بنات النعش - صفحہ ۱۲۹) -

''ہمسائی - کیا کہوں کچھ ایسی عادت ہو گئی ہے جس دن پیسنا نہیں ملتا تمام بدن دکھا کرتا ہے،، (نذیر احمد - بنات النعش - صفحہ ۴۵) -

۴ - کام ایک خاص عرصے میں محدود ہوتا ہے - جملے میں ''دن بھر،، ''رات بھر،، وغیرہ لفظ موجود ہوتے ہیں - اس سے یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ یہاں وقفہ پذیر صورت کا حال معمولی کام کے وقفے کے ساتھ ہونے کو ظاہر نہیں کرتا بلکہ کام کا تسلسل دکھاتا ہے لیکن دراصل ایسا نہیں ہے بلکہ ان لفظوں کا مفہوم صرف یہ ہوتا ہے کہ کام اکثر حصے میں ہوتا ہے یعنی ''دن بھر،، کا مطلب محض یہ ہوگا کہ دن کے اکثر حصے میں کام ہوتا ہے، جیسے

''روز صبح سے شام تک حاضر رہا کرتا ہوں،، (شرر - قیس و لبنی - صفحہ ۱۰۵) -

''اور میں تو حضور دن رات انہیں کی صورت دیکھا کرتی ہوں،، (سرشار - سیر کہسار - جلد اول - صفحہ ۱۷) -

''ان لوگوں سے ہندوستان کو ترقی کی امید نہ رکھنی چاہئے جو دنیا کو ترک کرکے پہاڑوں کی کھوہ میں جاکے بیٹھے ہیں یا جو رام رام کی گولیاں دن دن بھر لکھا کرتے ہیں تاکہ مچھلیوں کو نفع پہنچے،، (سرشار - سیر کہسار - جلد دوم - صفحہ ۱۶۵) -

''اس کو تین دن سے بخار آتا ھے اور چونک پڑتا ھے اور راتوں کو رویا کرتا ھے،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۴۵۴) -

اس صیغے کا طویل صورت کے حال معمولی کے صیغے سے موازنہ کرنے پر وقفے کی نوعیت کے معنی زیادہ واضح ہوں گے، جیسے

''دن بھر تمہاری اماں کچوکے دیتی رھتی ھیں،، (عباس - کچی کچی - صفحہ ۸۱) -

وقفہ پذیر صورت کا صیغہ کام کے تسلسل کے ساتھ ھونے کو ظاھر نہیں کرتا جب کہ طویل صورت کا استعمال کام کے جاری رھنے پر زور دیتا ھے -

طویل اور وقفہ پذیر صورت کے معنی طویل وقفہ پذیر صورت کے صیغے میں باھم مل جاتے ھیں، جیسے ''وہ پڑھتا رھا کرتا ھے،، - یہ صیغہ پیچیدہ ھونے کی وجہ سے بہت کم استعمال ھوتا ھے - اس سے یہ ظاھر ھوتا ھے کہ وقفے کے ساتھ ھونے والے کام میں ھر بار کچھ وقت لگ جاتا ھے -

## مختصر نتائج

حال کے تمام صیغوں کے نحوی استعمال پر غور کرکے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ھے کہ ان سے ظاھر کئے ھوئے کام تین حصوں میں تقسیم کئے جا سکتے ھیں -

۱ - وہ کام جو بولنے کے وقت میں ھوتا ھے -
۲ - وہ کام جو معمول یا کثرت کے ساتھ واقع ھوتا ھے -
۳ - وہ الگ کام جس کے وقت کا تعین بولنے کے وقت سے نہیں کیا جاتا ھے -

پہلے گروپ کے صیغوں میں حال معمولی، حال استمراری، ترقی پذیر صورت کا حال، ترقی پذیر صورت کا حال استمراری اور استقلالی صورت کا حال اور استقلالی صورت کا حال استمراری شامل ھوتے ھیں - حال معمولی، ترقی پذیر صورت کے حال اور استقلالی صورت کے حال کے صیغوں میں اور حال استمراری، ترقی پذیر صورت کے حال استمراری اور استقلالی صورت کے حال استمراری کے صیغوں میں جو فرق ھے وہ کام کی اندرونی خصوصیت میں چھپا ھے -

حال معمولی، ترقی پذیر صورت کے حال اور استقلالی صورت کے حال

کے صیغوں میں کسی اندرونی کیفیت کا اظہار کئے بغیر کام کا ہونا دکھایا جاتا ہے۔ توجہ خود فاعل پر منعطف ہوتی ہے۔

حال استمراری، ترقی پذیر صورت کے حال استمراری اور استقلالی صورت کے حال استمراری کے صیغوں میں توجہ کا مرکز کام کا تسلسل ہوتا ہے۔

حال معمولی اور حال استمراری کے صیغوں سے باقی صیغے اس بنا پر مختلف ھیں کہ ان میں کام کا طریقہ پایا جاتا ہے۔ کام کے وقوع کا طریقہ ظاہر کرنے کی وجہ سے ترقی پذیر اور استقلالی صورت کے حال کے صیغوں کا استعمال حال معمولی کے استعمال سے کچھ مختلف ہے۔ ترقی پذیر اور استقلالی صورت کے حال کے صیغے اس الگ کام کے بھی معنی دے سکتے ھیں جسکا بولنے کے وقت جاری ہونا ضروری نہیں ہے۔

دوسرے گروپ کے صیغوں میں حال معمولی، ترقی پذیر صورت کا حال اور وقفہ پذیر اور طویل صورت کا حال معمولی شامل کیا جا سکتا ہے۔

ترقی پذیر صورت کے حال کا صیغہ اور وقفہ پذیر اور طویل صورت کے حال معمولی کے صیغے اس کام کے وقوع کا طریقہ بتاتے ھیں جو حال معمولی کے صیغے سے ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

تیسرے گروپ کے صیغوں میں حال استمراری، ترقی پذیر، طویل اور استقلالی صورت کے حال کے صیغے اور ترقی پذیر، طویل اور استقلالی صورت کے حال استمراری کے صیغے آتے ھیں۔

ترقی پذیر، استقلالی اور طویل صورت کے صیغوں سے الگ کام کے وقوع کا وہ طریقہ ظاہر ہوتا ہے جو حال استمراری کے صیغے میں نہیں پایا جاتا ہے۔

ترقی پذیر، طویل اور استقلالی صورت کے حال کے صیغے ترقی پذیر، طویل اور استقلالی صورت کے حال استمراری کے صیغوں کی طرح کام کو ہوتے ہوئے نہیں دکھاتے۔ ان کے ذریعہ صرف کام کے واقع ہونے کی خبر ملتی ہے۔

# زمانۂ ماضی

## زمانۂ ماضی تمام کے صیغے

اردو اور ہندی میں خبری صورت کے معروف طور میں اختتام کام کے اظہار کےلئے تین صیغے ہیں — ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی۔ یہ افعال کی شکلوں کا وہ گروہ ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ کام ختم ہو چکا ہے۔ لسانیات میں کام کا ختم ہونا ''صورت،، کہلاتا ہے۔ اس لحاظ سے تینوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ان میں جو فرق پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ہر صیغے کے ذریعہ ظاہر کئے ہوئے کام کا اپنا زمانی تعین ہوتا ہے۔ ماضی تمام کا صیغہ یہ دکھاتا ہے کہ کام اس وقت میں ہوا جسکے تعلق کا تعین حال یا ماضی میں کسی مقررہ لمحے سے نہ کیا جائے۔ حال تمام کے صیغے کے ذریعہ گزرا ہوا کام بولنے کے وقت سے ملایا جاتا ہے۔ ماضی قبل ماضی زیادہ تر یہ ظاہر کرتا ہے کہ کام ماضی میں کسی مقررہ وقت سے پہلے ہو چکا تھا۔ مگر استعمال کے لحاظ سے ان میں بعض باریک فرق موجود ہیں۔ ہر صیغے کا استعمال مختلف حالتوں اور کیفیتوں کو ظاہر کرتا ہے۔

ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کا استعمال اردو اور ہندی قواعد کا ایک اہم مگر پیچیدہ اور غیر متعین مسئلہ ہے۔ ان تین صیغوں کو سمجھ لینے کے بعد اردو اور ہندی کے کچھ دوسرے صیغوں کی خصوصیت سمجھنا آسان ہو جائے گی مثلاً ''وہ کرتا رہا، کرتارھا ہے، کرتا رہا تھا، کرتا گیا، کیا کیا،، وغیرہ وغیرہ۔

ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے بارے میں بحث کرتے وقت زوردار (کردیا) اور کمزور (کیا) فعل کا بھی سوال آتا ہے جس سے یہ مسئلہ اور مشکل ہو جاتا ہے۔

سوویت یونین میں شائع شدہ بارانیکوف کی ''ھندوستانی،، اور بعد کی دوسری مختصر گرامروں میں ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کو زیادہ جگہ نہیں دی گئی ھے۔ دمشیتس کی ''اردو زبان،، اور لیپیروفسکی کی ''آج کل کی ادبی ھندی میں موڈ کی صنف،، میں ان صیغوں کے نحوی استعمال کی طرف زیادہ توجہ دی گئی ھے۔*

ماضی تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغوں کا استعمال بتاتے وقت جملہ تمیزی کو الگ جگہ دینا ٹھیک معلوم ھوتا ھے کیونکہ اس قسم کے جملوں میں ماضی تمام اور ماضی قبل ماضی کا فرق اپنی الگ خصوصیت رکھتا ھے۔

## ماضی تمام

ماضی تمام کا صیغہ اور حالیہ تمام کا صیغہ ایک ھوتا ھے۔ مثلاً ''لڑکا آیا،،۔

فعل لازم اور فعال ناقص** کی جنس اور تعداد اسم کے مطابق ھوتی ھے، جیسے ''لڑکا رویا،، ''لڑکی روئی،، ''لڑکے روئے،، ''لڑکیاں روئیں،، ''دودھ خراب ھوا،،۔

فعل متعدی کے استعمال میں اسم کے ساتھ ''نے،، علامت لگائی جاتی ھے اور فعل کی جنس اور تعداد بلحاظ مفعول کے رکھی جاتی ھے۔ مثلاً ''اس نے چٹھی لکھی،،۔ جن جملوں میں مفعول نہیں ھوتا یا مفعول ''کو،، علامت

---

*دمشیتس۔ اردو زبان۔ صفحات ۶۸ — ۶۹ ؛ لیپیروفسکی۔ آج کل کی ادبی ھندی میں موڈ کی صنف۔ صفحات ۹ — ۱۴۔

** ڈاکٹر عبد الحق نے ''قواعد اردو،، کے ۱۱۹ صفحے پر فعل کی تین قسمیں بتائی ھیں:

''فعل لازم وہ ھے جس میں کسی کام کا کرنا پایا جائے، مگر اس کا اثر صرف کام کرنےوالے یعنی فاعل تک رھے اور بس، جیسے ''احمد آیا،،...

فعل متعدی وہ ھے جس کا اثر فاعل سے گزر کر مفعول تک پہنچے (مفعول یعنی جس پر فعل واقع ھو) جیسے ''احمد نے خط لکھا،،۔ یہاں ''لکھا،، فعل ھے، ''احمد،، اس کا فاعل اور ''خط،، (جس پر لکھنے کا فعل ھوا ھے) مفعول ھے۔

فعل ناقص وہ ھے جو کسی پر اثر نہ ڈالے بلکہ کسی اثر کو ثابت کرے جیسے ''احمد بیمار ھے،،۔ اس جملے میں فعل کا کرنا نہیں بلکہ ھونا پایا جاتا ھے۔ ''احمد،، جو یہاں فاعل ھے کام کرنےوالا نہیں بلکہ فعل کا سہنے والا ھے اور ''بیمار،، اس کی حالت کی خبر دیتا ھے۔،،

کے ساتھ آتا ہے ان میں فعل غائب شخصی (third person) ، واحد اور مذکر ہوتا ہے - مثلاً ''اس نے لکھا،، ''میں نے اس کو دیکھا،، -

ماضی تمام کے صیغے میں صورت اور زمانہ دونوں کو دکھایا جاتا ہے - بلحاظ صورت کے یہ صیغہ کام کو ختم ہوا دکھاتا ہے اور زمانے کے لحاظ سے یہ صیغہ ماضی کا ہوتا ہے -

ماضی تمام کے بنیادی صرفی معنی یہ ہیں کہ اس کا استعمال تب ہوتا ہے جب اس کام کو ظاہر کرنا مقصود ہو جسکے تعلق کا تعین حال یا ماضی کے کسی مقررہ وقت سے نہیں ہے - اس سے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ کام گذشتہ زمانے میں ہوا ہے-

## عبارت میں ماضی تمام کا حسب ذیل استعمال ہے

۱ - جب ماضی میں گزرے ہوئے کاموں کا ایک سلسلہ ہو تو ماضی تمام کا استعمال کیا جاتا ہے - یہ صورت بیانیہ قصوں میں پیدا ہوتی ہے، جیسے

''ایک دن حسب معمول احباب کا جلسہ تھا - کوئی غزل پڑھ رہا تھا - احباب داد دے رہے تھے اتنے میں میں نے ایک شعر پڑھا، اس کھڑکی کی طرف سے واہ کی آواز آئی - میں چپ ہوگیا اور احباب بھی اس طرف متوجہہ ہوگئے - منشی احمد حسین نے پکار کر کہا 'غائبانہ تعریف ٹھیک نہیں اگر شوق شعر و سخن ہے تو جلسے میں تشریف لائیے، -

''اس کا کوئی جواب نہ ملا - میں پھر غزل پڑھنے لگا، بات رفت گزشت ہوئی - تھوڑی دیر کے بعد ایک 'مہری، آئی - اس نے سب کو سلام کیا پھر یہ کہا 'مرزا رسوا کون صاحب ہیں، احباب نے مجھے بتا دیا، مہری نے کہا 'بیوی نے ذرا آپ کو بلایا ہے، '' (مرزا رسوا - امراؤجان ادا - صفحہ ۳) -

''پڑھا،، ''(آواز) آئی،، ''چپ ہوگیا،، ''متوجہہ ہوگئے،، ''کہا،، ''نہ ملا،، ''پڑھنے لگا،، ''رفت گزشت ہوئی،، ''آئی،، ''(سلام) کیا،، ''کہا،، ''بتادیا،، ''کہا،، صیغے وہ کام ظاہر کرتے ہیں جو ایک دوسرے کے بعد ہوئے ہیں -

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ زوردار اور کمزور افعال کے ماضی تمام کے صیغوں میں کیا فرق ہوتا ہے - جب مفرد اور مرکب افعال کا ذکر کرتے

وقت کمزور اور زوردار فعل کا حوالہ دیا جاتا ہے اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ ان کی مادہ کے بعد ''لینا،، ''دینا،، ''جانا،، وغیرہ جیسے امدادی افعال بڑھا دئیے گئے ہیں یا نہیں۔ زوردار افعال توجہ کام کے نتیجے پر مبذول کرتے ہیں۔
اوپر دی ہوئی مثال میں ''چپ ہو گیا،، اور ''متوجہہ ہوگئے،، صیغے یہ دکھاتے ہیں کہ فاعل ماضی میں کچھ وقت تک خاموشی اور توجہ کی حالت میں رہے۔ ''بتا دیا،، صیغے کا نتیجہ یہ ہے کہ مہری کو اب معلوم ہوگیا کہ مرزا رسوا کون ہیں اور وہ انہیں سے مخاطب ہوئی۔
اس قسم کے دوسرے جملے دیکھئیے:

''دوسرے دن سے گوبر نے مالتی کے یہاں کام کرنا شروع کردیا۔ اسے رہنے کو ایک کوٹھی بھی مل گئی۔ جھنیا بھی آگئی،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۲۷۹)۔

اس مثال میں زوردار افعال سے بنے ہوئے صیغے نتیجہ دکھانے کی وجہ سے ماضی ناتمام کے صیغوں کے قریب ہوجاتے ہیں، جیسے

اب گوبر مالتی کے یہاں کام کرتا تھا۔ اس کے پاس رہنے کو ایک کوٹھی بھی تھی۔ جھنیا بھی اسکے ساتھ تھی۔
''زرینہ نے نوجوان کی ٹانگ کا معائنہ کیا۔ 'شکر ہے گولی نہیں لگی۔ چوٹ کسی اور وجہ سے آئی ہے، زرینہ نے کہا۔ پھر اس نے لڑکی کو مخاطب کیا 'لو اپنے آدمی کو ادھر لٹا دو،۔ شاگرد پیشے کی طرف سے دو تین ملازم دوڑتے ہوئے آن پہنچے۔ لڑکی نے گھبرا کر چہرہ اچھی طرح چھپالیا۔ 'اگر تم اس طرح منہ چھپائے رکھوگی تو کیسے کام چلےگا۔ لو ادھر سے اس کی ٹانگ پکڑ لو۔ ذرا شاباش،۔،، (قرۃ العین حیدر۔ چائے کے باغ۔ صفحہ ۸۸)۔

یہاں ''آن پہنچے،، کا نتیجہ ان لوگوں کے موجود ہونے کی صورت میں سامنے آتا ہے جن کی وجہ سے دوسرا کام عمل میں آیا یعنی ''چھپا لیا،،۔ اسی طرح ''چھپا لیا،، میں کام کے ختم ہونے کے وقت پر اتنا زور نہیں ہے جتنا اسکے نتیجے پر یعنی لڑکی کے چھپے ہوئے چہرے پر جو ڈاکٹر زرینہ کو کام نہیں کرنے دیتا تھا۔
جہاں تک ''کیا،، ''کہا،، اور ''مخاطب کیا،، صیغوں کا تعلق ہے تو ان میں کام کا نتیجہ زیرتوجہ نہیں ہے۔ ساری توجہ فاعل کی اس حالت

سے گزر کر کام کے عمل میں آنے تک پہنچتی ہے جو اسی کے کام کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے۔

قواعد کی کچھ کتابوں میں* اس طرح کی غلطیاں ملتی ہیں کہ ماضی تمام کا صیغہ ایسا کام دکھاتا ہے جو الگ ہو اور دوسرے کاموں سے وابستہ نہ ہو۔ اس طرح کہنے میں انگریزی کے Past Indefinite Tense کا استعمال جھلکتا ہے۔ ہمیں کوئی جملہ ایسا نہیں ملا جہاں ماضی تمام کا صیغہ ماضی کے کسی ایسے کام کو دکھاتا ہو جو کاموں کے سلسلے میں شامل نہ ہو۔

مندرجۂ ذیل جملے یہ دکھاتے ہیں کہ ماضی تمام کے صیغے سے ظاہر کام دوسرے کاموں کے سلسلے سے لئے گئے ہیں۔ مثلاً

''انیل!، اس کے دماغ میں یہ انجانا نام بم کے گولے کی طرح پھٹا،، (عباس۔ ڈیڈ لیٹر۔ صفحہ ۱۰۶)۔

''اور ایک مرتبہ جہاز پر سے کود کر ڈوبتے کو نکالا یوں انعام پائے اور فلاں فلاں اخبار میں میری تعریف چھپی،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد دوم۔ صفحہ ۶۷)۔

جب ہم کسی ایسے گزرے ہوئے کام کے اظہار کےلئے ماضی تمام کا استعمال کرتے ہیں جو بولنے کے وقت سے پہلے عمل میں نہیں آیا ہے تو اہل زبان یہ کبھی نہیں سمجھےگا کہ ہماری بات پوری ہوئی ہے اور ان دوسرے کاموں کی خبر سننے کےلئے تیار ہوجائےگا جو بتائے ہوئے کام کے بعد ہوئے۔

ماضی میں گزرے کسی ایک الگ کام کےلئے ماضی قبل ماضی کا صیغہ مستعمل ہوتا ہے، جیسے

''ہم بھی آپ کی شکایت کردں گے کہ آپ نے مجیب بھائی کے کتے کے ڈھیلا مارا تھا،، (عصمت چغتائی۔ تین اناڑی۔ صفحہ ۱۴)۔

''مارا تھا،، صیغہ کام کو ایک امر کے طور پر پیش کرتا ہے۔

---

* ا۔ بارانیکوف۔ ہندی کی مختصر قواعد۔ صفحہ ۱۱۸۷؛ ت۔ کتینینا۔ ہندی زبان۔ صفحہ ۶۳؛ ز۔ دمشیتس۔ اردو زبان۔ صفحہ ۶۸۔

۲ - ماضی تمام یہ ظاہر کر سکتا ہے کہ کام بولنے کے وقت سے پہلے عمل میں آیا اور بس۔

اگرچہ گزرے ہوئے کام کے نتیجے کا بولتے وقت موجود ہونا صاف ظاہر ہوتا ہے تاہم کہنےوالے کا مطلب کام کے ختم ہونے سے ہے۔ عمل میں آیا ہوا کام بولنے کے وقت کے لئے کتنا اہم ہے یہ بات نظرانداز کردی جاتی ہے۔ مثلاً

''مہتا کو ایسا معلوم ہوا گویا ان نرم و نازک ھاتھوں نے سارا درد کھینچ لیا،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۵۰۷)۔

''کھینچ لیا،، صیغہ نتیجہ یعنی کھنچے ہوئے درد کی طرف توجہ دلاتا ہے جسکے تعلق کا تعین خاص بولنے کے وقت سے نہیں کیا جاتا۔ بولنے والے کے خیال میں سر کا درد کسی بھی وقت ختم ہو سکتا تھا۔ اسکےلئے صرف ان نرم و نازک ھاتھوں کا چھونا ضروری تھا۔

''اسے تو میں نہ لےجاؤں گا سرکار! آپ اتنی دور سے آئے، اس کڑی دھوپ میں شکار کیا، میں کیسے اٹھا لے جاؤں؟،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۱۰۶)۔

''آئے،، اور ''(شکار) کیا،، کاموں کا تعلق بولنے کے وقت سے اتنا نہیں جتنا کسی بھی وقت سے ہے یعنی بولنے والا ہرن لینے سے صرف اسلئے انکار کرتا ہے کہ اس کے شکار کرنے کا کام کسی اور نے کیا۔

اسی طرح کے یہ مندرجۂ ذیل جملے بھی ھیں:

''اب میں بالکل اچھا ھوں میرا علاج تم نے کردیا۔ میرے مرض کو تم نے پہچان لیا۔ اور مجھ کو میرے مرض کی دوا تم نے اسی بیاض سے نکال کردی،، (شوکت تھانوی۔ انشاءالله۔ صفحہ ۲۰۶)۔

''پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر حلیمہ نے یہ طبیعت کہاں سے پائی؟ یہ ذھانت اور سنجیدگی اس کو ملی کہاں سے؟،، (رضیہ سجاد ظہیر۔ سرشام۔ صفحہ ۱۰)۔

ان تمام جملوں میں ماضی تمام کا صیغہ یہ بتلاتا ہے کہ کام بولنے کے وقت سے پہلے ھوگیا ہے اور بس۔ بولنے والے کا مطلب کام کی اس اھمیت سے نہیں ھوتا جو وہ بولنے کے وقت میں رکھتا ہے بلکہ اس کی توجہ اکثر فاعل

یا مفعول کی طرف ہوتی ہے -

جب توجہ کا مرکز وہ اہمیت ہوتی ہے جو گزرا ہوا کام بولنے کے وقت کے لئے رکھتا ہے تو حال تمام استعمال کیا جاتا ہے، جیسے

''کچھ اور کہنے والے تھے کہ ایک چپراسی نے آکر کہا 'سرکار' بیگاروں نے کام کرنے سے انکار کردیا ہے ،'' (پریم چند - گئودان - صفحہ ۲۲)-

''ڈاکٹر صاحب نے کہا 'ردی حالت ہے - بڑا صدمہ پہونچا ہے علاج مشکل ہے،'' (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد دوم - صفحہ ۲۶۱)-

''(انکار) کردیا ہے'' اور ''پہونچا ہے'' کام فاعل کی وہ حالت بتاتے ہیں جو بولنے کے وقت میں ہے یعنی بیگار کام نہیں کر رہے ہیں اور دل کو صدمہ پہونچنے سے کسی کی ردی حالت ہے-

۳ - اگر جملے میں مناسب الفاظ موجود ہیں تو ماضی تمام کا صیغہ ماضی میں کچھ عرصے تک یا کئی بار ہونے والے کاموں کو ظاہر کرنے کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے - مثلاً

''رات کو کراہ کر کئی بار جاگے،، (عصمت چغتائی - تین اناڑی - صفحہ ۶۴) -

''میں نے تم سے کہہ دیا - اور کتنی دفعہ کہہ دیا،، (عصمت چغتائی - ضدی - صفحہ ۱۷) -

''کامل تین دن اور متواتر تین رات مسلمان جمع ہوئے،، (راشد الخیری - آفتاب دمشق - صفحہ ۳۳) -

''بچہ تمام دن دودھ کو پھڑکا،، (نذیر احمد - توبتہ النصوح - صفحہ ۱۹۱) -

''ہم نے تو برسوں اندھے فقیر کی غلامی کی،، (پریم چند - پردۂ مجاز - صفحہ ۲۰) -

لیکن اگر ان مخصوص الفاظ کو جملے میں سے نکال دیا جائے تو کام کی تکرار یا تسلسل کا احساس باقی نہیں رہتا -

جن تمیزی لفظوں سے بار کی بڑی تعداد ظاہر ہوتی ہے جیسے ''باربار،، ''ہمیشہ،، ''اکثر،، انکے ساتھ گزرے ہوئے کام کے اظہار کےلئے ماضی تمام کے علاوہ ماضی معمولی کا صیغہ بھی آتا ہے جب کہ ''دو بار،، ''تین بار،، ''کئی مرتبہ،، جیسے تمیزی الفاظ کی موجودگی صرف ماضی تمام کا صیغہ عمل میں لاتی ہے -

باربار ہونےوالے کاموں کے لئے ماضی معمولی کا استعمال اس صیغے کے خلاف نہیں ہے۔ اس صیغے سے ظاہر کیا ہوا کام چونکہ معمول کے مطابق عمل میں آتا ہے اس لئے وہ ایک یا کئی بار نہیں بلکہ باربار واقع ہوتا ہے۔

ماضی تمام سے باربار یا کئی بار ہونےوالے کاموں کی خبر اسلئے مل سکتی ہے کہ ماضی تمام کے صیغے میں خود کام کا صرف ایک بار عمل میں آنا نہیں پایا جاتا ہے۔ مثلاً جب ہم کہتے ہیں کہ ہم نے یہ کتاب پڑھی تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہم نے اسے صرف ایک بار پڑھا۔ ہوسکتا ہے کہ ہم نے یہ کتاب کئی بار پڑھی ہو۔ ایک الگ ختم شدہ کام کے معنوں میں اس کا صرف ایک بار ہونا شامل نہیں ہوتا ہے۔

جب ماضی معمولی اور ماضی تمام کے صیغے باربار ہونے والے کام کے لئے مستعمل ہوتے ہیں تو ان میں صورت کے لحاظ سے فرق پایا جاتا ہے۔ ماضی معمولی کے صیغے سے کام کے ختم ہونے کا احساس نہیں ہوتا ہے یعنی وہ عرصہ جسکے اندر کام بہت بار ہوا ہے اور بولنے کے وقت تک کا عرصہ ایک نہیں ہوتا ہے۔ بولنے کے وقت تک کا عرصہ کام کے واقع ہونے کے عرصے سے زیادہ طویل ہوتا ہے۔ ماضی تمام کے صیغے سے ظاہر کیا ہوا کام اس تمام عرصے پر پھیل جاتا ہے جو بولنے کے وقت سے پہلے گزرا ہے۔ ''وہ اکثر آتا تھا،، میں کام کے واقع ہونے کا عرصہ اس عرصے سے کم ہے جو بولنے کے وقت سے پہلے گزر گیا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب کام کسی ختم ہوئے عرصے سے تعلق رکھتا ہے تو اسکے یہ معنی نہیں ہوتے کہ وہ خود ختم ہو گیا ہے۔ کام ختم تب تصور کیا جاتا ہے جب اسکے عمل میں آنے کا عرصہ اور بولنے کے وقت تک کا گزرا عرصہ ایک ہوتا ہے، جو صرف ماضی تمام کے صیغوں میں پایا جاتا ہے۔

۴۔ ماضی تمام کا صیغہ کئی یا کم سے کم دو ایسے کاموں کے معنی دیتا ہے جو گذشتہ زمانے میں باربار ہوئے ہوں لیکن ضروری ہے کہ عبارت کے سیاق وسباق سے کام کے اکثر عمل میں آنے کا مفہوم واضح طور پر ظاہر ہوتا ہو۔

اس صورت میں باربار یا روزمرہ ہونےوالے واقعے کو اس طرح بیان کیا جاتا ہے گویا یہ محض ایک بار ہوا ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ سننے والے کی توجہ اس واقعے پر مرکوز ہو جاتی ہے اور واقعہ زیادہ واضح طور پر اسکے ذہن نشین ہو جاتا ہے، جیسے

''کسی مقام پر کامنی کو چین نہیں آتا تھا۔ کسی سے بولتی

تھی نہ چالتی تھی۔ کبھی اس کمرے میں گئی اور کھڑی ہوکے واپس آئی کبھی اس کمرے میں جاکے مونڈھے پر بیٹھی کچھ سوچنے لگی کبھی باھر آئی کبھی پھر تلسا اور زینب کی ماں کے پاس ذرا بیٹھی،،
(سرشار ۔ کامنی ۔ صفحات ۲۱٦ — ۲۱۷) ۔

یہاں ماضی تمام کے صیغوں سے ان باربار ہونےوالے کاموں کی خبر ملتی ہے جو کسی حالت کے لئے مخصوص تھے۔
اسی طرح کی یہ بھی مثال دیکھئے:

''واللہ ایسے ایسے بزرگ جن کے قدم دھو دھو کر پینا ہمارے لئے باسعادت ہوتا، خود ہماری خدمت کو اپنے لئے وسیلہ بخشش سمجھے ہوئے تھے... ذرا سی ہم نے جنبش کی اور دو چار حضرات دوڑے ہماری طرف۔ کسی نے تکیہ سلیقہ سے رکھ دیا تو کسی نے چادر کی شکن درست کی، کسی نے پیر سہلانا شروع کردئے، تو کسی نے ہمارے قریب آکر نہایت ادب سے پوچھا کہ 'کیا حکم ہے'۔ اور ہم نے ان تمام باتوں کا جواب صرف ایک شکن چین سے دے دیا، اور اسی کو بہت کافی سمجھا،، (شوکت تھانوی ۔ میں مدقوق تھا ۔ صفحہ ۱۳۰) ۔

''ابا جب شام کو نوکری پر سے آتے تھے اس وقت کی خوشی ہم بھائی بہنوں کی کچھ نہ پوچھئے ۔ میں کمر سے لپٹ گئی ۔ بھائی ابا ابا کرکے دوڑا، دامن سے چمٹ گیا ۔ ابا کی باچھیں مارے خوشی کے کھلی جاتی ھیں ۔ مجھ کو چمکارا پیٹھ پر ھاتھ پھیرا ۔ بھیا کو گود میں اٹھا لیا ۔ پیار کرنے لگے،، (مرزا رسوا ۔ امراؤ جان ادا ۔ صفحات ۲۰ — ۲۱) ۔

عبارت کے اس سیاق و سباق میں ان کاموں کا اظہار ہے جو معمول کے مطابق واقع ہوتے تھے۔
مندرجہ ذیل جملوں میں ماضی تمام کے صیغے سے ظاھر کیا ھوا کام علامت فاعل ہے:

''آنکھوں میں وہ جادو بھرا تھا کہ جس کو نظر بھر کر دیکھ لیا وہ ان کا کلمہ پڑھنے لگا،، (فرحت اللہ بیگ ۔ نانی چندو ۔ صفحہ ۸۵) ۔

''اور رنبیر سنگھ لاکھ دو لاکھ میں ایک جوان تھا ۔ جہاں کھڑا ہوگیا سب کا سردار معلوم ہونے لگا،، (سرشار ۔ کامنی ۔ صفحہ ۱۴) ۔

''اور ان کا مزاج بھی اس قسم کا تھا جو منہ سے کہا وہی کیا،، (مرزا رسوا ۔ ذات شریف ۔ صفحہ ۱۸) ۔

دی ہوئی مثالوں سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ ماضی تمام کے صیغے مناسب سیاق وسباق میں ان باربار ہونے والے کئی کام دکھا سکتے ہیں جو کسی حالت کےلئے مخصوص ہوں۔

یاد رکھنے کی بات ہے کہ ایسی حالت میں کاموں کی تعداد دو سے کم نہیں ہو سکتی۔

۵۔ ماضی تمام کا صیغہ زمانۂ حال کے معنی دیتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ عبارت کے سیاق و سباق سے حال کا مفہوم واضح طور پر ظاہر ہوتا ہو۔

اس صورت میں باربار یا روزمرہ ہونےوالے کاموں کا ایک ایسا سلسلہ دکھایا جاتا ہے جن کے مختلف حصوں کا درمیانی وقفہ بہت کم ہوتا ہے۔ اس سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ بات زیادہ واضح طور پر سننے والے کے ذہن نشین ہو جاتی ہے، جیسے

''بھئی ان ماسٹروں کے خوب ٹھاٹ ہیں۔ مزے سے سائیکلوں پر دندناتے پھر رہے ہیں۔ جسے جب جی چاہا ٹھوک دیا۔ مرغا بنا کر کرسی رکھ دی اور غصہ آیا تو کونے میں منہ دے کر چھٹی کے گھنٹے میں کھڑا کردیا۔ کوئی جملہ پانچ سو دفعہ لکھنے کو دےدیا۔ نظمیں رٹوا لیں،، (عصمت چغتائی۔ تین اناڑی۔ صفحہ ۷۷)۔

''اس کی یہ کیفیت کہ ادھر محمد عسکری دروازے پر آئے اور وہ کودتی ہوئی دوڑی کہ 'عسکری میاں آئے'،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد دوم۔ صفحہ ۲۰۳)۔

''محفل بھر میں سب کی نگاہ ان کی طرف ہے یہ آنکھ اٹھا کے بھی نہیں دیکھتیں۔ پھر جدھر دیکھ لیا، ادھر سب دیکھنے لگے،، (مرزا رسوا۔ امراؤ جان ادا۔ صفحہ ۵۰)۔

''لڑکی ذہین ایسی کہ جو بات ایک دفعہ سن لی ایسی ذہن نشین ہوئی کہ پھر نہ بھولی،، (راشد الخیری۔ صبح زندگی۔ صفحہ ۳۰)۔

''کیا بری عادت ہے ان لوگوں کی کہ سونگھی انہوں نے کھانے کی خوشبو اور آموجود ہوئے سنی کسی سے خبر دعوت۔ شادی بیاہ یا کسی کام کی اور آدھمکے،، (شوکت تھانوی۔ جلوس۔ صفحہ ۱۵)۔

ان مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بیانیہ قصوں میں جب عبارت کے سیاق و سباق سے زمانۂ حال کا مفہوم واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے، ماضی تمام

کا صیغہ زمانۂ حال میں معمول کے مطابق ہونے والے کاموں کے معنی دے سکتا ہے۔ اگر کاموں کا سلسلہ نہ ہوتا یا ایک دوسرے سے لازمی طور پر تعلق رکھنے والے کم سے کم دو کام نہ ہوتے تو زمانۂ حال میں ہونے والے کاموں کے اظہار کے لئے ماضی تمام کا استعمال نہیں ہو سکتا۔

۶۔ عبارت کے ایسے سیاق و سباق میں، جہاں مستقبل کا مفہوم واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے، ماضی تمام کا صیغہ مستقبل کے معنی دیتا ہے، جیسے

''یہاں تک کہ راستہ کی تمام چہل پہل انکےلئے قابل توجہ نہ ہوگی۔ اگر کسی نے سلام کیا تو بغیر دیکھے ہوئے جواب دے دیا،، (شوکت تھانوی۔ بابو۔ صفحہ ۴۳)۔

ہونے والے کام کو اکثر اوقات یوں دکھایا جاتا ہے گویا وہ بولنے کے فوراً بعد ہی عمل میں آجائےگا۔ اسکے مختلف استعمال مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ قریب ترین مستقبل کے معنی میں، جیسے

''پہلے تو بات نہیں کی جاتی تھی۔ سمجھتی تھی کہ بس اب مری اور اب مری۔ اب دم نکلا اور اب دم نکلا،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد دوم۔ صفحہ ۶۹۰)۔

''دل ہی دل میں سوچنے لگے کہ آج ہڈی پسلی ٹوٹی۔ یہ تو کچا ہی کھا جائےگا،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد دوم۔ صفحہ ۲۸۳)۔

اکثر کہنے اور کام کرنے کے درمیان کم وقفہ دکھانا مقصود ہوتا ہے، جیسے

''میں ابھی آئی۔ ذرا لکشمی بائی سے تھوڑے سے پاپڑ لے آؤں'' (عصمت چغتائی۔ معصومہ۔ صفحہ ۲۸)۔

'' 'ابھی چلی، یہ کہہ کے اس نے کنگھی کرکے کپڑے بدلے،، (شرر۔ قیس و لبنی۔ صفحہ ۱۰۶)۔

''اچھا آپ ذرا ٹھہرئے میں ابھی حاضر ہوا،، (شوکت تھانوی۔ جھوٹ کا سچ۔ صفحہ ۱۰۴)۔

''اگر اپنے باپ کا ہے تو ٹھہرجا میں آیا،، (سرشار۔ کامنی۔ صفحہ ۳۹۴)۔

یہ تمام جملے اس بات کو سامنے لاتے ہیں کہ جب مستقبل کے معنی ظاہر کرنے کےلئے کمزور افعال کے ماضی تمام کا صیغہ استعمال ہوتا ہے تو

کام کے جلد ھی عمل میں آنے کا احساس ھوتا ھے۔ وہ کام جو آنے والے زمانے میں ھوگا ایسا دکھایا جاتا ھے گویا وہ عمل میں آچکا۔

ب۔ کسی تصور کی نفی کرنے کےلئے۔ کہنےوالے کو کام کے کبھی عمل میں نہ آنے کا پورا یقین ھوتا ھے، جیسے

''چھوٹے بھیا! اگر آپ یونہی ھمارے سر پر سوار رھے تو ھم سے کام ھو چکا،، (عصمت چغتائی۔ ضدی۔ صفحہ ۲۰)۔
'''ھم اسے اپنے گھر میں رکھ لیں گے'۔
'جی ھاں بہت رکھا اپنے گھر میں، خالہ اماں گولی ماردیں گی'،،
(عصمت چغتائی۔ تین اناڑی۔ صفحہ ۹۴)۔
''بھلا مہاجن یوں کیوں دینے لگا،، (مرزا رسوا۔ امراؤ جان ادا۔ صفحہ ۷۷)۔
''واہ میں اس نیک کام میں کیوں خلل ڈالنے لگی، میں اسی ھفتے میں آپ کے کپڑے دے دوں گی،، (پریم چند۔ سہاگ کا جنازہ۔ صفحہ ۲۷۹)۔

مذکورۂ بالا مثالوں میں بولنے والے کے کام پر یقین دلانے میں نفی کی جھلک پائی جاتی ھے۔

پ۔ مفرد اور مرکب جملوں میں جہاں ایسے دو کام دئے جاتے ھیں جو ایک دوسرے سے لازمی تعلق رکھتے ھیں۔ ایک کام کا عمل میں آنا دوسرے کام کے عمل میں آنے کا پیش خیمہ ھوتا ھے، جیسے

''اب تو ان کی لاج اس طرح بچ گئی کہ اس لونڈے کی خوشامد کرتے ھیں۔ وہ ذرا بھی خلل انداز ھوئے اور عزت خاک میں مل گئی،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۵۲۴)۔
''چلتے ھوئے ایک عرق دیتا گیا کہ پاؤ گھنٹے بعد پلا کر مریض کو علیحدہ مکان میں اکیلا لٹا دینا، کوئی آدمی اس کے پاس نہ رھے تاکہ اس کو نیند آجائے، اگر سوگیا تو جاننا کہ بچ گیا،، (نذیر احمد۔ توبتہ النصوح۔ صفحہ ۱۸)۔
''میں بہت جلد چلی آؤں گی تم گئے اور میں آئی،، (پریم چند۔ غبن۔ صفحہ ۳۰)۔

''اوہ تو ابھی عرصہ ہے۔ میں گھوڑے پر سوار ہوا اور چلا،،
(سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد دوم۔ صفحہ ۱۲)۔
''اور یہ تو مجھ کو پورا پورا یقین ہے کہ ادھر مجھے دیکھا
اور ادھر ریجھ گئی،، (سرشار۔ کامنی۔ صفحہ ۳۲۹)۔
''جس دن یہ کنجی ہاتھ آ گئی بس فتح ہے،، (پریم‌چند۔ گئودان۔
صفحہ ۱۴۵)۔

اوپر دئے ہوئے جملے اس بات کو سامنے لاتے ہیں کہ ماضی تمام مستقبل میں ایک دوسرے سے لازمی تعلق رکھنے والے کاموں کو ظاہر کرتا ہے۔
ایسے جملوں میں ''جیسے ہی،، ''جس وقت،، کی قسم کے الفاظ پنہاں ہوتے ہیں۔

ت۔ شرطیہ جملوں میں۔
شرطیہ فقرے میں ماضی تمام کا صیغہ اور جزائیہ فقرے میں مستقبل مطلق کا صیغہ ہوتا ہے، جیسے

''آپا جی، خدا گواہ ہے میری جان سن سے نکل جائے گی جو آپ
پہلو سے چلی گئیں،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد دوم۔ صفحہ ۵۰۳)۔
''اگر دوا پہنچ گئی تو دل چلنے لگنا کچھ بڑی بات نہیں
ہے،، (فرحت اللہ بیگ۔ خان بہادر۔ صفحہ ۵۶)۔
''دھنیا نے سب کو سنا سنا کر کہہ دیا کہ کسی نے اسے پانی
بھرنے سے روکا تو اس کا اور اپنا خون ایک کر دوں گی،، (پریم چند۔
گئودان۔ صفحہ ۲۰۲)۔
''ایک لفظ بھی اگر تمہاری زبان سے اب نکلا تو میں
اٹھ کے چلا جاؤں گا بس،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد دوم۔
صفحہ ۶۹۳)۔
''اگر اس سمندر کے چند قطرے مجھ کو بھی مل گئے تو میرا
کام بن جائے گا،، (شوکت تھانوی۔ جلوس۔ صفحہ ۹)۔

شرطیہ جملوں میں ماضی تمام کے استعمال سے یہ دکھایا جاتا ہے کہ جزا شرط کے پورا ہونے کے فوراً بعد عمل میں آئے گی۔

## ماضی تمام کا استعمال

ماضی میں ختم ہونے کاموں کا
سلسلہ ظاہر کرنے کے لئے جیسے
"اور باتوں ہی باتوں میں میں نے
اس فقیر کا ذکر چھیڑا نام
سنتے ہی کھل گئی ..."

کام بولنے کے وقت
سے پہلے عمل میں
آگیا اور بس، جیسے
"اس نے یہ کیوں
کہا ؟"

حال یا ماضی میں
بار بار ہونے والے کاموں
کے معنوں میں ، جیسے
"ان کا مزاج اس قسم کا ہے
جو منہ سے کہا وہی کیا"۔

مستقبل کے معنوں
میں، جیسے "ابھی آیا"۔

## حال تمام

حال تمام کا صیغه اصل فعل کے حالیه تمام اور فعل ''هونا،، کے حال کے مفرد صیغوں سے بنایا جاتا هے، جیسے ''لڑکا آیا هے،،۔

حال تمام کے صیغے میں فعل لازم اور فعل ناقص کے حالیه تمام کی جنس اور تعداد (مذکر میں) اسم کے مطابق هوتی هے۔ ''هونا،، کے حال کے مفرد صیغوں کی تبدیلی اسم کی تعداد کے مطابق هوتی هے۔ فعل متعدی کے استعمال میں اسم کے ساتھ ''نے،، لگایا جاتا هے اور فعل کی جنس اور تعداد بلحاظ مفعول کے رکھی جاتی هے۔ جب مفعول نہیں هوتا یا وہ ''کو،، کے ساتھ آتا هے تو فعل متعدی غائب شخصی (third person)، واحد اور مذکر هوتا هے۔

حال تمام کے معنی دو چیزوں پر منحصر هیں صورت اور زمانه۔ بلحاظ زمانے کے یه صیغه کام کو بولنے کے وقت سے جوڑتا هے۔

اردو قواعد کی کچھ کتابوں میں یه صیغه حال کے صیغوں میں شامل کیا جاتا هے۔* مگر همارے خیال میں یه ٹھیک نہیں هے کیونکه اس سے ظاهر کیا هوا کام گزر چکا هوتا هے۔

حال تمام کا استعمال یه دیکھ کر بتایا جا سکتا هے که گزرے هوئے کام کا بولنے کے وقت سے کیا تعلق هے۔ اس لحاظ سے حال تمام کے استعمال کے حسب ذیل تین اوقات هیں:

۱۔ کام بولنے کے وقت سے ذرا پہلے یا بہت پہلے هوا هے لیکن اس کا نتیجه بولنے کے وقت ظاهر هونا ضروری هے۔

یہاں یه بتانا چاهئے که ایسے موقعوں پر بولنےوالا همیشه صرف کام کے نتیجے پر توجه نہیں دیتا هے۔ اس کی توجه کا مرکز خود فاعل بھی هو سکتا هے جسکے ذریعه کام عمل میں آ گیا هے، جیسے

''ابھی ابھی رودرپال نے لڑکی کے نام ایک خط بھیجا هے...،،
(پریم‌چند۔ گئودان۔ صفحه ۵۳۰)۔

''بھیجا هے،، صیغه کیا ظاهر کرتا هے؟ یه که خط هے یا یه که رودرپال نے کیا کیا هے۔ دوسرے معنی زیاده صحیح معلوم هوتے هیں۔ همارا یه خیال

---

* مولوی عبدالحق۔ قواعد اردو۔ صفحه ۲۶۲۔

که اس جملے سے خود فاعل کی خبر ملتی ہے جس نے وہ کیا جو بولنے کے وقت میں زیر توجہ ہے عبارت کے دوسرے جملے سے درست ثابت ہوتا ہے ''آج کل کے لڑکوں میں اور تو کوئی خوبی نظر نہیں آتی، بس آزادی کی سنک سوار ہے''۔ یہاں فاعل کو اسکے کئے ہوئے کام کی روشنی میں دیکھا جاتا ہے۔

''اپنی ہی برادری کے ہیں۔ تمہارے بابوجی انہیں کاشی سے اپنے ساتھ لائے ہیں'' (پریم چند۔ پردۂ مجاز۔ صفحہ ۳۰)۔

''لائے ہیں'' کام ہو چکا ہے مگر بولنےوالے کے لئے وہ بولنے کے وقت میں بھی اہمیت رکھتا ہے۔ جس آدمی کو بابوجی لائے ہیں وہ موجود ہے پھر بھی بولنے والے کی توجہ کام کے نتیجے کی طرف اتنی نہیں لگی ہے جتنی کہ خود فاعل کی طرف یعنی بابوجی کی طرف جنہوں نے وہ کیا جو بولنے کے وقت میں مدنظر ہے۔

''لوگ سمجھے کہ ان کے گھر سے خط آیا ہے'' (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد دوم۔ صفحہ ۱۰۲)۔

اس جملے میں خط کا ملنا اتنا اہم نہیں ہے جتنی اہم یہ بات ہے کہ وہ گھر سے آیا ہے۔

حال تمام کے صیغے سے ظاہر کام گزرے ہوئے زمانے کے کسی تجربے یا واقفیت کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسے کام کو بولنے کے وقت سے ملانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ فاعل کے لئے اب بھی اپنی اہمیت رکھتا ہے — غرض یہ کہ فاعل کی خصوصیت اسکے گزرے ہوئے کام کو دیکھ کر بتائی جاتی ہے، جیسے

''ذرا بتائیے تو کتنے گاؤں دیکھے ہیں جا کر لسی پی ہے اور چنے کا ساگ کھا کر آگ کے ڈوڈے سونگھے ہیں؟ کتنی معصوم دیہاتنوں کی عزت لوٹی اور حرام کے بچے پیدا کروائے ہیں؟'' (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحہ ۴۰۸)۔

''محمودہ۔ خیر کبھی حوض میں نہائی ہو؟'' (نذیر احمد۔ بنات النعش۔ صفحہ ۱۱۸)۔

''تم نے اورنٹیل (مشرقی) زبانوں کی کتابیں اس کثرت سے پڑھی ہیں کہ اکثر جملے بھی انہیں کے خیالات کی طرح بولتے ہو'' (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد دوم۔ صفحہ ۳)۔

''...تم نے تو مارنا ہی سیکھا ہے، دلار کرنا سیکھا ہی نہیں''
(پریم چند - گئودان - صفحہ ۵۰) -

دی ہوئی مثالوں میں حال تمام کا صیغہ ماضی میں ہوئے ایسے کاموں کو ظاہر کرتا ہے جنکے ذریعہ فاعل کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے - اب وہ جملے دیکھئے جن میں حال تمام کے استعمال سے نتیجے پر زور ہوتا ہے، جیسے

''ثبوت کیا ہے کہ ابھی لگان ادا کردیا ہے؟'' (پریم چند - گئودان - صفحہ ۲۰۹) -

''ادا کر دیا ہے'' اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ اس کا کوئی کاغذ یا ثبوت موجود ہونا چاہئے -

''وہ بات یہ ہے کہ سرکس کا ایک نہایت ہی بدمعاش شیر چھوٹ گیا ہے'' (عصمت چغتائی - تین اناڑی - صفحہ ۳) -

''چھوٹ گیا ہے'' فعل کا نتیجہ وہ شیر ہے جو بولنے کے وقت چھوٹا ہوا ہے اور یہ حال تمام کے صیغے میں ایک ایسا عنصر ہے جسکے ذریعہ گزرا ہوا کام موجودہ وقت سے جڑ جاتا ہے -

''رانی منورما اب نئے محل میں رہتی ہیں - انہوں نے کتنی ہی چڑیاں پال رکھی ہیں'' (پریم چند - پردۂ مجاز - صفحہ ۴۰۰) -

''پال رکھی ہیں'' کا مطلب یہ ہے کہ رانی منورما کے پاس بہت سی چڑیاں ہیں -

کچھ جملوں میں گزرے ہوئے کام کے نتیجے کے ذریعہ فاعل کی شکل و صورت یا حالت بتائی جاتی ہے، جیسے

''مہراج - لڑکی کا چہرہ کیوں اتر گیا ہے'' (سرشار - سیر کہسار - جلد دوم - صفحہ ۴۳۶) -

''کوئی ۴۰ — ۴۵ برس کا ہوگا - مگر آنکھوں کے نیچے جھریاں بتا رہی تھیں کہ زمانہ کے تفکرات نے اسکی یہ حالت کردی ہے'' (فرحت اللہ بیگ - جینے سے بہتر مرنا - صفحہ ۱۰۱) -

ان جملوں میں ''اتر گیا ہے،، ''کردی ہے،، آدمی کی وہ حالت دکھلاتے ہیں جو گزرے ہوئے کام کے نتیجے کے طور پر نکلی ہے۔

مذکورۂ بالا استعمال میں جب کہ گزرا ہوا کام اپنے نتیجے یا فاعل کے ذریعہ بولنے کے وقت سے وابستہ ہوتا ہے کبھی کمزور اور زوردار دونوں فعل کے صیغے استعمال ہوتے ہیں اور کبھی صرف زوردار فعل کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔

کتابوں سے لئے ہوئے جملوں کو دیکھ کر ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ حال تمام کے صیغے میں فعل ناقص عموماً زوردار مستعمل ہوتا ہے، جیسے

''دیکھتا ہوں کہ اس کی ساڑی پھٹ گئی ہے،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۱۹۳)۔

''آرائشوں سے بےنیاز ہوکر اس کا حسن چاند کے سادہ حسن کی طرح چمک اٹھا ہے،، (پریم چند۔ پردۂ مجاز۔ صفحہ ۳۹۰)۔

''بھلے آدمیوں کے ساتھ رہنے سے اس کی عقل جاگ اٹھی ہے،، (پریم‌چند۔ گئودان۔ صفحہ ۵۸۳)۔

ان جملوں میں فعل ناقص زوردار استعمال ہوا ہے۔ امدادی افعال اصل افعال کو کام دکھانے والے افعال کے معنی دیتے ہیں۔ اگر اصل افعال کے ساتھ امدادی افعال نہ جوڑے جاتے تو وہ آدمیوں اور چیزوں کی وہ حالت دکھلاتے جس میں ان کو دیکھا گیا ہے اور صرف صورت میں حال تمام کے صیغے معلوم ہوتے۔ مثلاً

''ھجور شہر بھر میں دھوم مچی ہے کہ...،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد دوم۔ صفحہ ۵۷۴)۔

''وھاں تو آج‌کل جنگ چھڑی ہے،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد دوم۔ صفحہ ۲۰)۔

''مچی ہے،، اور ''چھڑی ہے،، حال تمام کے صیغے نہیں ہیں۔ یہ حالیہ معطوفہ اور ''ہونا،، کے حال کے مفرد صیغوں کا مرکب ہیں اور اس حالت کا اظہار کرتے ہیں جو اسی فاعل کے کام کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اردو میں کام اور حالت دکھانےوالے افعال کی بناوٹ میں فرق ہے۔

فعل ''ملنا،، اور ''ہونا،، کمزور اور زوردار دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے، جیسے

''اور ادھر مہراج بلی بھی ہزار غنیمت سمجھتے تھے کہ ایسی جوان حسینہ نازک بدن خوش قسمتی سے ملی ھے،، (سرشار - سیر کہسار - جلد دوم - صفحہ ٣٤٦) -
''کچھ پاگل ھوا ھے/ کیا،، (سرشار - سیر کہسار - جلد دوم - صفحہ ٣٤٣) -
''...مجھ کو سارا پتہ مل گیا ھے...،، (پریم چند - گئودان - صفحہ ١٧٣) -
''ان کا امتحان تو ھوگیا ھے،، (پریم چند - پردۂ مجاز - صفحہ ٣٦) -
''آج صبح صبح پندرہ سو کا سودا ھوا ھے...،، (پریم چند - گئودان - صفحہ ٢٨٧) -

''(اچھا، برا) لگنا،، ''نظر آنا،، ''دکھائی دینا،، ''(ایسا، اچھا) معلوم ھونا،، جیسے افعال ناقص زوردار نہیں ھوتے -
فعل لازم زوردار اور کمزور دونوں صورتوں میں استعمال ھو سکتا ھے، جیسے

''اس گپ کے قربان کہنے لگے پانچ ہزار برس کا پیڑ ھے اور آسمان تک اس کی شاخیں پہونچ گئی ھیں،، (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد دوم - صفحہ ٨٦) -
''اس وقت ھوا خوب ٹھنڈی ھے - شاید کہیں مینہ برسا ھے،، (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد دوم - صفحہ ٣) -
''اس طرف سے دھواں اٹھا ھے،، (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد دوم - صفحہ ١٠٧) -
''آفتاب بلند ھوکر کوہ اولمپس کی چوٹی کو زرکار بنا رھا ھے، چڑیاں اپنے اپنے آشیانوں سے نکل کر باھر آ گئی ھیں، کسان ھل لے کر کھیتوں میں پہونچ گئے ھیں، لکڑھارے کلھاڑیاں لئے ھوئے خشک درختوں کی تلاش میں نکل گئے ھیں، پھول کھل چکے ھیں، سبزہ شبنم سے لہک اٹھا ھے، چشموں کی روانی میں تیزی پیدا ھو چلی ھے - الغرض ساری کائنات بیدار ھوچلی ھے،، (نیاز فتحپوری - ایک شاعر کا انجام - صفحہ ٢٣٢) -
''میاں آزاد نے جگایا کہ خواجہ صاحب اٹھئے طوفان آیا ھے،، (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد دوم - صفحہ ٥٥) -

''ہرچند اس کو ہزاروں سال کا زمانہ گزرچکا لیکن اس کے چہرے کی تازگی کا یہ عالم تھا گویا وہ ابھی سوئی ہے،، (نیاز فتحپوری - ایک شاعر کی محبت - صفحہ ۲۸) -

مذکورۂ بالا جملے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ حال تمام کے صیغے میں فعل لازم کمزور اور زوردار دونوں ہو سکتا ہے - دونوں فعل گزرے ہوئے کام کو موجودہ وقت سے جوڑتے ہیں - ان میں فرق یہ ہے کہ کمزور فعل لازم کا صیغہ فاعل کے ذریعہ بولنے کے وقت سے تعلق قائم کرتا ہے جبکہ زوردار فعل لازم کا صیغہ یہ تعلق نتیجے کے ذریعہ قائم کرتا ہے - پہلی صورت میں توجہ فاعل پر ہوتی ہے جس نے کوئی کام کیا ہے - گزرے ہوئے کام کے ذریعہ فاعل کا کردار سامنے آتا ہے جبکہ دوسری میں نتیجہ فاعل سے الگ دیکھا جاتا ہے - اہم بات یہ ہوتی ہے کہ بولنے کے وقت میں کیا ہے اور نہ یہ کہ جو کچھ ہے اسے کس نے کیا ہے -

حال تمام کے صیغے میں فعل متعدی بھی زوردار اور کمزور دونوں ہو سکتا ہے - کمزور فعل متعدی کے حال تمام کے صیغے میں بھی کام کے نتیجے کی بہ نسبت خود فاعل پر زیادہ زور ہوتا ہے، جیسے

''کندن - ہمارے میاں نے ہم کو چھوڑ دیا ہے...،، (سرشار - سیر کہسار - جلد دوم - صفحہ ۴۹۹) -

''ہنسیا - تمہارے لئے میں نے گھر چھوڑا ہے...،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۳۶۹) -

پہلے جملے میں بولنے والی یہ کہنا چاہتی ہے کہ اس کا شوہر نہیں ہے - دوسرے جملے میں ''چھوڑا ہے،، کہنے کا یا مطلب ہے کہ میں نے تمہارے لئے کیا کیا ہے -

''مہتا نے ضد سے کہا - تم نے مجھے اتنا سبک سمجھ رکھا ہے،، (پریم چند - گئودان - صفحات ۵۵۴ — ۵۵۵) -

''سمجھ رکھا ہے،، کا مطلب ہے ''سمجھتے ہو،، -

''تم نے اپنے کو سمجھا کیا ہے؟،، (پریم چند - گئودان - صفحہ ۴۷) -

''اپنے کو سمجھا کیا ہے،، کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے کو بہت بڑا سمجھتا ہے - اس کی پہچان اس کا رویہ اور ردعمل ہے -

''...سینکڑوں غریبوں اور مظلوموں کا خون چوس کر اس نے الغاروں دولت جمع کی ہے،، (قرۃ العین حیدر۔ یاد کی اک دھنک جلے۔ صفحہ ۱۰۲)۔

''انہوں نے چھوٹے نواب کو گودیوں میں کھلایا ہے،، (مرزا رسوا۔ ذات شریف۔ صفحہ ۱۴)۔

''توبہ کرکے کہتی ہوں کہ سرکاری وظیفوں پر تو صاحب زادے نے تعلیم حاصل کی ہے،، (شوکت تھانوی۔ انشاءاللہ۔ صفحہ ۴۳)۔

و

''جمع کی ہے،، ''کھلایا ہے،، اور ''حاصل کی ہے،، صیغوں میں زیرتوجہ خود فاعل ہے۔

''نہیں،، اور ''نہ،، کے ساتھ حال تمام کا صیغہ ایسی حالت ظاہر کرتا ہے جو کام کا نتیجہ بن کر وجود میں نہ آئی ہو۔

کمزور فعل کے صیغے میں نتیجہ نہ ہونے کا الزام فاعل پر لگایا جاتا ہے جبکہ زوردار فعل کے صیغے میں سارا زور صرف اس بات پر ہوتا ہے کہ بولنے کے وقت میں کام کا نتیجہ موجود نہیں ہے، جیسے

''میں تو پہلے ہی سمجھا تھا کہ آپ نے اتحادیوں کی چال کو ابتدا ہی سے نہیں سمجھا ہے،، (فرحت اللہ بیگ۔ جینے سے بہتر مرنا۔ صفحہ ۱۰۹)۔

''نہیں سمجھا ہے،، کا مطلب یہ ہے کہ نہیں سمجھتے ہیں۔

''ذرا عقل نہیں چھو گئی ہے،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد اول۔ صفحہ ۷۵)۔

''نہیں چھو گئی ہے،، کا مطلب ہے ''بےوقوف ہے،،۔

اسی طرح کی اور مثالیں دیکھئے:

''تحصیلدار کے لڑکے کی طرح اس قدر جنون نہیں ہو گیا ہے کہ جان دے ڈالے،، (سرشار۔ کامنی۔ صفحہ ۳۲۰)۔

''یہ آپ ہی کے بڑے گہرے دوست اور عزیز ہیں جنہوں نے آپ کے تباہ کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا ہے،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد دوم۔ صفحہ ۳۳۴)۔

'' آپ نے یہاں کے مشاعرے نہیں دیکھے ہیں؟،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد اول۔ صفحہ ۶۴)۔

''مجھے وقت تو نہیں دیا ہے مگر مجھے اسی وقت ملنا ہے،،
(شوکت تھانوی - جلوس - صفحہ ۲۹) -
''دو گھڑی ہنسنے بولنے کو آئے ہیں، جلی کٹی سنانے کو نہیں
آئے ہیں،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۳۶۵) -

''نہیں دیکھے ہیں،، ''نہیں دیا ہے،، ''نہیں آئے ہیں،، میں فاعل کی خصوصیت کی جھلک پائی جاتی ہے -

ان جملوں کا ان جملوں سے مقابلہ کیجئے جن میں نفی کے ساتھ ماضی تمام کا استعمال ہوا ہے - مثلاً

''آنکھوں میں دھول مت جھونکو! تم نے کچھ کہا نہیں تو
بہو جھوٹ موٹ روتی ہے؟،، (پریم چند - گئودان - صفحہ ۴۷) -
''ادھر جھنگری سے کہہ دیں گے کہ ابھی روپے نہیں ملے،،
(پریم چند - گئودان - صفحہ ۲۹۸) -
''معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے شریفوں کی صحبت نہیں اٹھائی،،
(مرزا رسوا - امراؤ جان ادا - صفحہ ۶۷) -
''میں افسانہ نہ لکھوں تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ
میں نے کپڑے نہیں پہنے یا میں نے غسل نہیں کیا یا میں نے شراب
نہیں پی،، (منٹو - اوپر نیچے اور درمیان - صفحہ ۲۰۷) -

نفی کے ساتھ استعمال کئے ہوئے ماضی تمام کے صیغے سے کام کے بولنے کے وقت کےلئے اہم ہونے کی بہ نسبت کام کا عمل میں نہ آنا زیادہ واضح ہوتا ہے -

حال تمام کا صیغہ یہ نہیں ظاہر کرتا کہ کام کو ہوئے کم وقت گزرا ہے - وقت کی قلت کا اندازہ جملے میں مناسب الفاظ کے ذریعہ ظاہر ہوتا ہے -

قواعد کی کتابوں میں* حال تمام کو ماضی قریب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے - یہ ٹھیک نہیں معلوم ہوتا ہے کیونکہ جملوں کا جائزہ لیتے ہوئے یہ بات چھپی نہیں رہ سکتی کہ ان صورتوں میں ماضی قریب کے کام کے معنی خود صیغے سے نہیں بلکہ جملے کے اور الفاظ سے نکلتے ہیں، جیسے ''ابھی،، ''تھوڑی دیر ہوئی،، وغیرہ -

---

* مولوی عبدالحق - قواعد اردو - صفحہ ۲۶۲؛
किशोरीदास वाजपेयी, राष्ट्रभाषा का प्रथम व्याकरण, पृ० १०; कामताप्रसाद गुरु, हिन्दी व्याकरण, पृ० २६५।

''دیکھا آپ بھی دھوکا کھاگئے نا۔ میری عمر صرف چوبیس سال ہے۔ پچھلے سال ہی تو بی۔ اے کا امتحان دیا ہے،، (عباس۔ اودھ کی شام۔ صفحہ ۷۰)۔

''ایسا لگتا تھا کہ نہ اسے مریض کی صحت کی فکر ہے اور نہ اس کا احساس ہے کہ ابھی ابھی اس نے اپنے نشتر سے کسی کی زندگی اور موت کا فیصلہ کیا ہے،، (عباس۔ تین تصویریں۔ صفحہ ۹۰)۔

''شیام۔ راجا بھیا کون ہیں؟
شاردا۔ وھی تو ہیں جو ابھی ادھر سے گئے ہیں،، (پریم چند۔ الزام۔ صفحہ ۲۱۱)۔

''روح افزا نے کہا کہ باجی جان ابھی ابھی کہہ گئی ہیں کہ...،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد دوم۔ صفحات ۲۰۶ — ۲۰۷)۔

''ابھی تھوڑی دیر ہوئی حمیدہ نے مجھ کو رلا رلا دیا ہے،، (نذیر احمد۔ توبتہ النصوح۔ صفحہ ۶۷)۔

''آپ کے والد کا انتقال پچھلے جاڑوں ہی میں تو ہوا ہے،، (رضیہ سجاد ظہیر۔ سرشام۔ صفحہ ۲۶)۔

مندرجۂ بالا جملوں میں وقت کی قلت کا اندازہ مناسب الفاظ سے لگایا جاتا ہے۔

جب کام کا اثر یا نتیجہ بولنے کے وقت میں باقی نہیں رہتا تو کام کو گزرے کتنا ہی کم وقت کیوں نہ ہوا ہو۔ ماضی قبل ماضی کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے

''...آج نہ جاؤگے تو کون ہرج ہو جائے گا؟ ابھی تو پرسوں گئے تھے،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۵)۔

''ابھی پرسوں ہی ایک مقدمہ ہوا تھا،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد دوم۔ صفحہ ۱۰۸)۔

۲۔ حال تمام سے کبھی کبھی یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ کام بولنے کے وقت سے پہلے کسی وقت ہوچکا ہے۔ کہنے والا اسے حال سے ملا کر جملے میں ''اب تک،، یا ''آج تک،، کا مفہوم پوشیدہ کر دیتا ہے۔

اس صورت میں کمزور فعل کے استعمال سے بولنے کے وقت سے پہلے عمل میں آیا کام اور زوردار فعل کے استعمال سے نتیجے کی اہمیت سامنے آتی ہے، جیسے

''کبھی کبھی ایسا ہوا ہے کہ آلو کے کھیت سے آلو توڑ کے اسی دم بھنوائے اور گھوڑے ہی کی پیٹھ پر کھائے،، (سرشار۔ کامنی۔ صفحہ ۱۲)۔

''آج مدت کے بعد ان بوڑھوں کو کبڈی کھیلنا نصیب ہوا۔ بیشتر تو ایسے تھے جنہیں یاد بھی نہ آتا تھا کہ کبھی کھیلی ہے یا نہیں،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۲۳۰)۔

''لاکھ برا ہو مگر اس کے ساتھ زندگی کے پچیس سال کٹے ہیں۔ آرام ملا ہے تو اسی کے ساتھ اور تکلیف جھیلی ہے تو اسی کے ساتھ،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۱۹۲)۔

''بہو تمہارے ہاں تو سب پیغمبر ہی پیدا ہوئے ہیں،، (راشد الخیری۔ منازل السائرہ۔ صفحہ ۱۰۴)۔

''ہم نے بہت کم ریل کے ہم سفروں کو دوسری مرتبہ دیکھا ہے،، (شوکت تھانوی۔ جھوٹ کا سچ۔ صفحہ ۱۰۶)۔

ان مثالوں میں گزرا ہوا کام بولنے کے وقت سے وابستہ ہوکر فاعل کی خصوصیت بتاتا ہے۔

''مگر یاد آگیا کہ حضرت صاحب اب نہ سہی مگر کبھی آدمی رہ چکے ہیں اور اس وقت خود ادیب نہ سہی مگر ادب سے ذوق ضرور رکھتے تھے،، (شوکت تھانوی۔ لحاف اندر لحاف۔ صفحہ ۱۰۳)۔

''رہ چکے ہیں،، صیغہ ان کاموں کے نتائج کی طرف اشارہ کرتا ہے جو حضرت صاحب کے کسی زمانے میں آدمی ہونے کا ثبوت ہیں۔

''جتنے بزرگان دین ہو گزرے ہیں... اور جتنے نیک بندے اب موجود ہیں... کوئی اس جنون سے خالی نہیں،، (نذیر احمد۔ توبتہ النصوح۔ صفحہ ۲۴۵)۔

''ہو گزرے ہیں،، میں اس بات پر توجہ دی جاتی ہے کہ بولنے والا تقریباً تمام بزرگان دین کے ناموں اور کاموں سے واقف ہے۔ اسے معلوم ہے کہ جو تھے وہ کیا چھوڑ گئے ہیں۔

''...جب کبھی ہم نے اس مسئلہ پر غور کیا ہے تو غور کرتے کرتے الجھ گئے ہیں،، (شوکت تھانوی۔ اگر میں لڑکی ہوتا۔ صفحہ ۱۷)۔

6-162

''الجھ گئے ھیں،، صیغۂ میں الجھی ھوئی باتوں سے مطلب ھے -

''...ھم ایک مرتبہ سے زیادہ اس بات پر غور کر چکے ھیں
کہ اگر ھم بادشاہ ھوتے تو کیا ھوتا،، (شوکت تھانوی - اگر میں
بادشاہ ھوتا - صفحہ ۳۳) -

''(غور) کر چکے ھیں،، کے یہ معنی ھیں کہ اس بات پر کافی غور
کیا گیا ھے اور اسکے متعلق خیالات ذھن میں محفوظ ھیں -

بولنے کے وقت سے پہلے عمل میں آئے ھوئے کام کے اظہار کےلئے جب
ماضی تمام کا صیغہ مستعمل ھوتا ھے تو اس سے صرف کام کے کسی وقت میں
ھونے کے بارے میں بتایا جاتا ھے، جیسے

''عالم اسباب میں رہ کر اسباب پرست ھوگیا - پھر ھم جو دیکھتے
ھیں تو ھمارے احکام بھی کچھ سخت نہ تھے - کھانے کو ھم نے
نہیں روکا ، سونے کو ھم نے منع نہیں کیا،، (نذیر احمد - توبتہ النصوح -
صفحہ ۳۷) -

''مجھ سے زیادہ بدنصیب کون ھوگا - ماں باپ کو میں نے تکلیف
پہنچائی - سسرال والوں کو میں نے اذیت دی،، (راشد الخیری - منازل
السائرہ - صفحہ ۲۱۵) -

اس صورت میں جب فعل کے ساتھ ''نہیں،، یا ''نہ،، استعمال ھوتا
ھے تو بھی ماضی تمام اور حال تمام دونوں کا استعمال ھو سکتا ھے
مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ دونوں صیغے معنوں کے لحاظ سے
ایک جیسے ھیں -

ماضی تمام کے ساتھ ''نہ،، ''نہیں،، کا استعمال اکثر یہ ظاھر کرتا ھے
کہ کام ھوا ھی نہیں - اور کبھی کبھی یہ بھی کہ اس کام کے مستقبل میں
ھونے کا بھی امکان نہیں ھے جب کہ حال تمام زمانۂ ماضی کی نفی کرتا ھے
مگر مستقبل میں اس کام کے ھونے کا امکان باقی رھتا ھے - مثلاً

''میں نے کبھی رشوت نہیں لی،، (پریم چند - گئودان - صفحہ ۲۸۲) -

''پلائی آج جو رنگین لبوں کے ساغر سے
کسی نے ایسی مے تند و تیز پی ھی نہیں
یہ کہکشاں، یہ ستارے گواہ ھیں اے دوست
تیرے علاوہ محبت کسی سے کی ھی نہیں،،
(تاباں - ایک رومان - صفحہ ۱۴) -

''کامنی - تعجب یہ ہے کہ تم نے آج تک اس کا ذکر بھی نہیں کیا کہ رجب کی نوچندی کیا چیز ہے،، (سرشار- کامنی - صفحہ ۲۳۸) -

حال تمام کے استعمال سے نفی کی شدت ''اب تک،، کے معنوں میں ہوتی ہے، جیسے

''اگر انصاف سے دیکھا جائے تو بنی نوع انسان کی دو خصلتیں نہ کبھی بدلی ہیں نہ آئندہ بدلنے کی امید ہے،، (حالی- مقالات حالی- حصۂ اول - صفحہ ۵۵) -

''گوبر نے دھیرج دلایا - اماں کی عادت ایسی نہیں ہے - ہم لوگوں تک کو تو کبھی ایک تھپڑ مارا نہیں ہے، تمہیں کیا ماریں گی؟،، (پریم چند - گئودان - صفحہ ۲۱۶) -

۳ - حال تمام ماضی کو حال بنا کر پیش کرتا ہے (حال حکائی) - گزرے ہوئے کام کے وقت کا تعین بولنے کے وقت سے نہیں بلکہ اس وقت سے کیا جاتا ہے جسمیں وہ کام ہوا ہے - کسی زمانے میں گزرا کام اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ سننے والا اسے گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے، جیسے

''کاغذ رجسٹرار صاحب کے ھاتھ میں پہونچا ہے، چند ھی منٹ کے بعد پکار ہوئی،، (مرزا رسوا - ذات شریف - صفحہ ۱۰۳) -

''جب میری آنکھ کھلی ہے مجھے خوب یاد ہے کہ خورشید پہلو میں نہ تھی،، (مرزا رسوا - ذات شریف - صفحہ ۸۱) -

''داروغہ - جب مجھ سے حضور نے خود ھی رائے طلب کی ہے تو جو کچھ میری رائے تھی وہ میں نے عرض کردی،، (مرزا رسوا - ذات شریف - صفحات ۱۲۰ — ۱۲۱) -

''جس وقت تک وہ بازار میں پہونچی ہیں سوا خاص محل کی اہتمام کرنےوالی عورتوں کے اور کوئی عورت سیر یا خریداری کےلئے اندر نہ جانے پائی،، (شرر- مینا بازار- صفحہ ۴۶) -

''میں جس وقت گئی ہوں بازار پوری طرح آراستہ و پیراستہ ہو گیا تھا،، (شرر- مینا بازار- صفحہ ۵۴) -

''میں اس وقت موجود تھی جب تمہاری ساس اللہ بخشے جنت کو سدھاری ہیں،، (راشد الخیری - شام زندگی - صفحہ ۲۳) -

''...چنانچہ جب ہندوستان کی مشہور لڑائی مہابھارت ہوئی

ہے جس میں کرشن جی نے اپنے چیلے ارجن کو اپدیش دئے، انہیں لیکچروں کے مجموعہ کا نام گیتا ہے،، (حسن نظامی - پہلی منزل - صفحہ ۳۳۴) -

’’جس وقت میں نے حضور سے رخصت لی ہے خلیفہ جی بھی تو بیٹھے تھے،، (مرزا رسوا - ذات شریف - صفحہ ۸۰) -

’’جب حولدار آئے ہیں جب ہی تو مظہر نے آپ کو چھوڑا ہے نہیں تو دبائے ہوئے بیٹھا تھا اور اوپر سے گھونسے مار رہا تھا،، (مرزا رسوا - ذات شریف - صفحہ ۱۸۰) -

’’میں شاید تمہارے بچپن کا ساتھی ہوں، تمہارے لاپروا اور لاابالی بھائی کا دوست تمہارے گیتوں کا لاجو - میں نے ندی کے نیلے پانی میں تمہارے ساتھ تیرتے ہوئے تمہارے سنہرے بالوں کی چوٹی کو پکڑ کر یوں گھسیٹا ہے کہ تم بےاختیار چلا اٹھی ہو - تمہارے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دئے میں کئی بار بٹنگ کے درخت کے گرد ناچا ہوں اور آم لوک توڑکر کھائے ہیں - ترناری کے پھولوں کا ہار بنا کر ایک دوسرے کی گردن میں حمائل کئے ہیں - کئی بار جب چاند اخروٹوں کے جھنڈ کے پیچھے سے نمودار ہوا ہے میں نے چاندنی اور اندھیارے کی کانپتی ہوئی شطرنج پر تمہارا انتظار کیا ہے - تمہاری لچکتی ہوئی کمر میں ہات ڈال کر تمہارے کسمساتے ہوئے بدن کو اپنے سینے سے لگایا ہے،، (کرشن چندر - حسن اور حیوان - صفحہ ۲۰) -

’’اور اس گھڑی کو کیوں کر بھولوں جب کہ میکہ سے ڈولا چلا ہے - اور میں نے بچپن کے گھربار کو چھوڑکر پردیس کی راہ لی ہے - اپنے بیگانے روتے تھے - باواجان آپ بھی غمگین و افسردہ تھے،، (حسن نظامی - پہلی منزل - صفحہ ۳۳) -

ان مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت اکثر تمیزی جملوں میں ملتی ہے - کام دو سے کم نہیں ہو سکتے ہیں - ان کاموں میں جو کام اہم دکھانا مقصود ہوتا ہے اس پر زور حال تمام کے صیغے سے اسلئے دیا جاتا ہے کہ حال تمام کا صیغہ سامع کو ماضی میں لے جاکر پرانے واقعے میں جان ڈالنے کی قابلیت رکھتا ہے -

یہاں اکثر کمزور فعل کا آنا اتفاق کی بات نہیں ہے - کام کا نتیجہ نہیں بلکہ خود کام کو ایک امر کے طور پر سامنے لانا ضروری ہوتا ہے -

جو کام دیر تک یا باربار ہوتا رہا ہے اس کا اظہار بھی حال تمام کے صیغے سے ہو سکتا ہے مگر یہ مطلب خود حال تمام کے صیغے سے ظاہر نہیں ہوتا - جملے میں تمیز کے ان لفظوں کو ملا کر یہ مفہوم نکلتا ہے

جو کام کا باربار ہونا یا دیر تک ہوتے رہنا دکھاتے ہیں۔ اس سے خود حال تمام کے معنوں میں کوئی فرق نہیں پڑتا یعنی حال تمام کے وہی تین استعمال ہوتے ہیں۔

اس صورت میں طویل کام کے اظہار کےلئے حالت دکھانے والے افعال اور افعال ناقص استعمال نہیں ہوتے، جیسے

''میں نے بھی ہمیشہ آپ کو اپنا بڑا بھائی سمجھا ہے اور اب بھی سمجھتا ہوں،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۳۸۵)۔

''ان کئی مہینوں میں کتنا پچھتایا ہوں، کتنا نادم اور ملول ہوا ہوں، اس کا اندازہ شاید تم نہ کر سکوگی،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۵۵۵)۔

''یہ تو ہزاروں دفعہ آزمایا ہے،، (سرشار۔ کامنی۔ صفحہ ۵۲۴)۔

''میں نے اکثر لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ...،، (مرزا رسوا۔ امراؤ جان ادا۔ صفحہ ۲۴)۔

''یا اللہ جو اس طرح عمر کٹ جاتی جس طرح اب تک کٹی ہے تو کیا بات ہے،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد دوم۔ صفحہ ۳۶۹)۔

''دو مرتبہ غور کیا ہے،، (شوکت تھانوی۔ قوم۔ صفحہ ۱۱۶)۔

''مجھے خیال پڑتا ہے کہ تم کچھ دنوں سبھا میں بھی ناچ چکی ہو،، (مرزا رسوا۔ ذات شریف۔ صفحہ ۱۷۰)۔

## ماضی قبل ماضی

ماضی قبل ماضی اصل فعل کے حالیہ تمام اور فعل ''ہونا،، کے ماضی کے مفرد صیغوں کا مرکب ہے۔ مثلاً ''وہ آیا تھا،،۔

افعال ناقص، لازم اور متعدی کے ماضی قبل ماضی کے صیغے ماضی تمام اور حال تمام کے صیغوں کی طرح ہی بنائے جاتے ہیں۔

صورت کے لحاظ سے ماضی قبل ماضی کام کو ختم دکھاتا ہے اور بلحاظ زمانہ اس کے دو حسب ذیل استعمال ہیں۔

۱۔ ماضی قبل ماضی کا صیغہ ایسے کام کو ظاہر کرتا ہے جو ماضی میں کسی مقررہ وقت یا کسی دوسرے کام سے پہلے ہوچکا ہو۔

اس مقررہ وقت کو ہم مرکزِزمانی سے تعبیر کر سکتے ہیں جو جملے یا پورے بیان سے کسی نہ کسی طرح ظاہر ہوتا ہے۔ ماضی قبل ماضی کا کام کاموں کا سلسلہ توڑ کر ماضی کی یاد دلاتا ہے۔ جب ماضی کے کام اس ترتیب

## حال تمام

(یہ صیغہ کام کو بولنے کے وقت سے جوڑتا ہے)

کام کا نتیجہ بولتے وقت موجود
ہوتا ہے، جیسے
" میں نے کھانا پکایا ہے "۔
فعل ناقص اور فعل لازم
اور متعدی کمزور اور زوردار
دونوں صورتوں میں استعمال
ہوتے ہیں۔

کام کو حال سے ملا کر
جملے میں " اب تک "
کا مفہوم پوشیدہ کیا
جاتا ہے، جیسے "کبھی
ایسا ہوا ہے کہ ... "
فعل کمزور اور زوردار
دونوں ہو سکتا ہے ۔

ماضی کو حال بنا کر پیش
کیا جاتا ہے، جیسے
" تیمور لنگ آٹھ سو برس
پہلے آیا ہے "۔
عموماً فعل کی کمزور
شکل استعمال ہوتی ہے ۔

سے بتائے جاتے ھیں جس میں وہ ہوئے ھیں تو ماضی تمام مستعمل ھوتا ھے۔

کوئی کام مرکززمانی سے کس قدر پہلے ھو چکا ھے اس کا اظہار مختلف طور پر ھو سکتا ھے۔

مرکززمانی سے پہلے عمل میں آئے ہوئے کام اور مرکز زمانی (مقررہ وقت) پر عمل میں آئے ہوئے کام کے درمیان تعلق کی نوعیت مختلف ھو سکتی ھے، جیسے

الف۔ ماضی قبل ماضی اپنی اس مخصوص معنوی حیثیت میں کہ کام مرکززمانی سے پہلے عمل میں آچکا ھو۔

ان معنوں میں فعل لازم اور فعل متعدی صرف کمزور استعمال ھو سکتے ھیں، جیسے

''ایک بات سنی تھی' کہہ دی،، (مرزا رسوا۔ ذات شریف۔ صفحہ ۱۲۷)۔

''رائے صاحب کانپ اٹھے۔ ان کے دل میں بھی اس طرح کی بات آئی تھی، مگر انہوں نے اسے کوئی صورت نہ پکڑنے دی تھی،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۱۳۵)۔

''ھوری کو اس ڈھلی ہوئی عورت میں بھی وھی نرم و نازک دل والی لڑکی نظر آئی جو پچیس سال پہلے اسکی زندگی میں شامل ہوئی تھی،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۱۹۹)۔

''ھیرا کبھی کبھی اس کی مرمت کردیتا تھا۔ ابھی حال میں اتنا مارا تھا کہ وہ کئی دن تک کھاٹ سے نہ اٹھ سکی تھی،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۴۶)۔

''اس نے جھنیا سے محبت اور وفا کی جو باتیں کہی تھیں وہ سب یاد آنے لگیں،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۲۱۸)۔

دی ہوئی مثالوں میں کمزور افعال لازم اور متعدی کے ماضی قبل ماضی کے ذریعہ اس کام کا اظہار ھوا ھے جو ماضی میں کسی مقررہ وقت سے پہلے ھی عمل میں آچکا تھا۔ ایسے گزرے ہوئے کام کا مقررہ وقت سے اسکے علاوہ اور کوئی تعلق نہیں ھے کہ وہ اس سے پہلے ھو چکا ھے۔

''ملنا،، ''ھونا،، اور ''بننا،، کے علاوہ دوسرے افعال ناقص زوردار استعمال ھوتے ھیں، جیسے

''ٹیلر نے بتایا کہ اس کی منگیتر جسے چھوڑتے وقت اس کا دل ٹوٹ گیا تھا اسے یک لخت بھول گئی،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحہ ۵۰۹)۔

''جامنیں کھانے میں تینوں ایسے جٹے کہ یہ بھی یاد نہ رہا کہ جھگڑا کس بات پر ہوا تھا،، (عصمت چغتائی - تین اناڑی - صفحہ ۱۰) -

''کوئی ایک گھنٹے بیٹھ کر دونوں رخصت ہوگئے! کیونکہ اب ذرا ذرا اندھیرا بھی ہو چلا تھا،، (رضیہ سجاد ظہیر - سرشام - صفحہ ۸۲) -

''...اور پھر بشیر سے وہی گفتگو کرنے لگی جو چائے پر شروع ہوئی تھی!'' (رضیہ سجاد ظہیر - سرشام - صفحہ ۲۴) -

مندرجہ بالا جملوں سے پتہ چلتا ہے کہ ماضی قبل ماضی کے اس استعمال میں افعال ناقص کے علاوہ تمام فعل کمزور ہوتے ہیں -

ماضی قبل ماضی کے صیغے میں خود کوئی ایسا مفہوم پوشیدہ نہیں ہوتا جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ کام کئی بار ہوا یا دیر تک ہوتا رہا - اس کے لئے جملے میں تمیز کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں - ماضی قبل ماضی تمیز کے ساتھ مل کر یہ بھی ظاہر کر سکتا ہے کہ کام کسی مقررہ وقت سے پہلے کئی بار یا کچھ وقت تک ہوا تھا، جیسے

''یہی گیت تھا جو رام پریا نے کتنی ہی بار دیو پریا کو گاتے سنا تھا،، (پریم چند - پردۂ مجاز - صفحہ ۳۷۲) -

''ایک رات رشید زیادہ دیر کرکے گھر آیا، چونکہ ایک خاص تجارتی مسئلہ میں اس نے دن بھر اپنا دماغ صرف کیا تھا، اس لئے اس کی طبیعت کچھ مضمحل تھی اور وہ بہت تھک گیا تھا،، (نیاز فتحپوری - شہید آزادی - صفحہ ۵۳) -

''...میں نے چند سال تک سرکاری کالج میں پڑھا تھا،، (نذیر احمد - ابن الوقت - صفحہ ۵۱) -

کچھ عرصے پر پھیلے ہوئے کام کو دکھانے کےلئے فعل ناقص کا ماضی قبل ماضی استعمال نہیں ہو سکتا ہے - مثلاً ''تین دن دروازہ کھلا تھا،، ''تین دن دروازہ کھلتا رہا تھا،، کے معنی نہیں دیتا ہے -

ب - گزرے ہوئے کام کا نتیجہ ماضی کے اس وقت میں ظاہر ہوتا ہے جس سے اسے معنوی اعتبار سے ملا دیا گیا ہو -

اس صورت میں فعل ناقص عام طور پر زوردار اور فعل لازم اور متعدی کمزور اور زوردار دونوں استعمال ہو سکتے ہیں - کمزور فعل گزرے ہوئے کام کو فاعل کے ذریعہ مقررہ وقت سے جوڑتے ہیں جبکہ زوردار فعل کام کا مقررہ وقت سے تعلق نتیجہ کے ذریعہ دکھاتے ہیں - پہلی صورت میں توجہ خود فاعل پر ہوتی ہے اور دوسری میں زور نتیجہ پر ہوتا ہے - مثلاً

''ابھی اسکی عمر بھی کیا تھی؟ چھتیسواں سال ہی تو تھا مگر سر کے سارے بال پک گئے تھے - چہرے پر جھریاں تھیں - جسم ڈھل گیا تھا - خوبصورت گندمی رنگ سانولا پڑ گیا تھا،، (پریم چند - گئودان - صفحہ ٦) -

''وہ صرف ایک پیلے رنگ کا ریشمی کرتا پہنے ہوئے تھے اور گلے میں ایک سفید چادر ڈال لی تھی،، (پریم چند - پردۂ مجاز - صفحہ ٥٦) -

''ایک شخص کو پہلے ہی سے سکھا پڑھا رکھا تھا اس نے آگے بڑھکر آوازا کسا کہ...،، (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد اول - صفحہ ١٠٩) -

''مگر اس نے اس بری طرح اپنے آپ کو ڈھیلا چھوڑ دیا تھا کہ خمیری آٹے کی طرح بہہ گئی تھی،، (عصمت چغتائی - چٹان - صفحہ ١٣٠) -

''اس عرصے میں وہ مجسم بھوک بن کر رہ گیا تھا - ساری زمین اس کے تخیل میں ایک عظیم الشان گول روٹی بن گئی تھی - کمزوری اب اتنی ہو گئی تھی کہ وہ گھسٹ گھسٹ کر ہی چل سکتا تھا،، (عباس - کہتے ہیں جس کو عشق - صفحہ ٤٢) -

''دوسرا فرقہ بالکل ان کے برعکس تھا - زندگی کے غرور نے ان کے مزاج آسمان پر چڑھا دئے تھے - شرم و حیا کا پانی ان کی آنکھوں سے ڈھل گیا تھا - غیرت حمیت کوسوں دور بھاگ گئی تھی،، (راشد الخیری - منازل السائرہ - صفحہ ٣٠) -

مذکورہ جملوں میں ساری توجہ کام کے نتیجے پر مرکوز ہو جاتی ہے اور ماضی قبل ماضی کے معنی پس منظر میں چلے جاتے ہیں - ایسے جملوں کا مقابلہ مندرجۂ ذیل جملوں سے ہو سکتا ہے جن میں یہ بات اس کے برخلاف پائی جاتی ہے -

اس صورت میں فعل متعدی اور لازم کمزور استعمال ہوں گے - مثلاً

''ہر بلڈنگ نیچے سے اوپر تک روشنیوں سے جگمگا رہی تھی... روشنیاں جو اس نے یا اس جیسے دوسرے مزدوروں نے لگائی تھیں،، (عباس - چراغ تلے اندھیرا - صفحہ ٥٣) -

''لگائی تھیں،، کام کا نتیجہ مقررہ وقت میں جلتی روشنیوں سے معلوم ہوتا ہے مگر فعل کمزور ہونے کی وجہ سے گرامر کے اعتبار سے یہ نتیجہ چھپا ہے یعنی خود صیغے سے معلوم نہیں ہوتا - ''لگائی تھیں،، فعل کی وہ شکل ہے جسکے ذریعہ بولنے والا فاعل کے کام پر زور دیتا ہے - کام کا نتیجہ موجود ہے یا نہیں اس بات کو وہ نظر انداز کر دیتا ہے -

''بیدارا جس نے نعیمه کو پالا تھا اور ہر طرح کا دعوی رکھتی تھی۔ لڑکے کو لئے دودھ پلوانے کے بہانے سے پاس جاکر بیٹھی،، (نذیر احمد۔ توبتہ النصوح۔ صفحات ۱۴۵ — ۱۴۶)۔

''پالا تھا،، کا نتیجہ مقررہ وقت میں موجود ہے۔ بیدارا اس نعیمه کے پاس آکر بیٹھی جس کو اس نے پالا تھا مگر یہ بات ہمیں خود فعل سے نہیں بلکہ اس سیاق و سباق سے معلوم ہوتی ہے جسمیں یہ استعمال ہوا ہے۔ خود صیغہ تو کام کو صرف ختم ہوا دکھاتا ہے۔

''اس پر وہی بدذات چور دغاباز سوار تھا جس کو میں نے اور میرے آقا نے بچایا تھا،، (سرشار۔ خدائی فوجدار۔ صفحہ ۸۵)۔

اگرچہ ''بچایا تھا،، کا نتیجہ موجود ہے پھر بھی فعل کمزور استعمال ہوا ہے کیونکہ فاعل کو اس کام کی روشنی میں دیکھا گیا ہے جو اس نے کبھی کیا تھا۔ بولنے والے کے لئے کام کا نتیجہ زیادہ اہمیت نہیں رکھتا ہے۔

''مالتی بچے کو گود میں لئے بیٹھی تھی اور بچہ یوں ہی رو رہا تھا۔ شاید اس نے خواب دیکھا تھا، یا کسی اور وجہ سے ڈر گیا تھا،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۳۰۵)۔

''دیکھا تھا،، سے خواب میں دیکھی ہوئی باتیں سامنے نہیں لائی جاتی ہیں بلکہ خود کام کا عمل میں آنا زیر توجہ ہو جاتا ہے جو بچے کے رونے کی وجہ ہوئی۔

''نواب کے تیور اس وقت بہت برے تھے۔ خانم کی باتوں نے نواب کے دل پر سخت اثر کیا تھا،، (مرزا رسوا۔ امراؤ جان ادا۔ صفحہ ۸۲)۔

''(اثر) کیا تھا،، صیغہ اس پر زور نہیں دیتا کہ جس پر باتوں کا اثر ہوا وہ غصے میں ہے۔ یہ معنی پہلے جملے سے نکلتے ہیں یعنی ''نواب کے تیور اس وقت بہت برے تھے،،۔ یہاں خاص توجہ خانم کی باتوں پر ہے جو اتنی زوردار نکلیں۔

اس قسم کی اور مثالیں دیکھئے:

''نواب چھٹن صاحب کو ان کے ایک دوست نواب بڈھن صاحب جو اسٹیشن تک استقبال کے لئے آئے تھے اس وقت ہوٹل میں لے گئے،، (سرشار۔ سیرکہسار۔ جلد دوم۔ صفحہ ۱۳۳)۔

''جو شرط میں نے باہر پیش کی تھی، اس پر میں قائم ہوں،،
(فرحت اللہ بیگ - جینے سے بہتر مرنا - صفحہ ۱۰۹) -

۲ - اب تک ہم نے ماضی قبل ماضی کے ایسے استعمال پر غور کیا ہے جس میں کام ماضی کے کسی مقررہ وقت سے پہلے ہو چکا ہو۔ اسلئے اسے ماضی قبل ماضی کا نام دیا گیا لیکن بعض صورتوں میں ماضی قبل ماضی کے صیغے سے ظاہر کئے ہوئے کام کی نسبت ماضی کے کسی مقررہ وقت سے نہیں ہوتی بلکہ اس کا تعین حال سے (یا اس لمحے سے جسے حال سمجھا گیا ہو) ہوتا ہے - اس کے ذریعہ کئی کیفیتیں ظاہر کی جا سکتی ہیں، جیسے

الف - ماضی قبل ماضی کے صیغے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کام کو ختم ہوئے بہت عرصہ گزر چکا ہے -

اس استعمال کی وجہ سے ماضی قبل ماضی کو ماضی بعید کے نام سے یاد کیا جاتا ہے* -

فعل ناقص عام طور پر زوردار استعمال ہوگا۔ فعل لازم اور متعدی کے کمزور ہونے سے خود فاعل پر خاص توجہ دی جاتی ہے جس نے کچھ کیا ہو۔ زوردار فعل کے استعمال سے کیا ہوا کام بخوبی ظاہر ہوتا ہے، جیسے

''اور کچھ خاص کر یہی سبب نہیں مدتوں سے میرا دل گھر میں بیٹھے بیٹھے اکتا گیا تھا،، (نذیر احمد - توبتہ النصوح - صفحہ ۱۶۱) -

''ایک وہ بھی زمانہ تھا کہ اس ہندوستان نے فن تعمیر میں بھی علم وحدت اٹھایا اور کوس لمن الملکی بجایا تھا،، (سرشار - سیر کہسار - جلد دوم - صفحہ ۳۱۷) -

''ایک وہ زمانہ تھا کہ اس ملک کے صناعان ہنر پرور نے ایسی عدیم السہیم عمارتیں بنوائی تھیں کہ آج تمام روئے زمین پر ممتاز محل یعنی تاج بی بی کا روضہ اپنی نظیر نہیں رکھتا،، (سرشار - سیر کہسار - جلد دوم - صفحہ ۳۲۳) -

''اکتا گیا تھا،، ''اٹھایا اور بجایا تھا،، اور ''بنوائی تھیں،، ان کاموں نے ماضی بعید ہوکر بولنے کے وقت سے اپنا تعلق توڑا ہے - کاموں کا نتیجہ بولتے وقت تھوڑا بہت موجود ہے - اسکا ثبوت مثلاً ممتاز محل ہے مگر یہ بات اہم نہیں ہے - اگر کسی وقت گزرے ہوئے کام کا نتیجہ دکھانا ضروری ہوتا

---

* ۱ - بارانیکوف - ہندی کی مختصر قواعد - ہندی — روسی لغت کا ضمیمہ - صفحہ ۱۱۸۷ - M. C. Saihgal, Saihgal's Hindustani Grammar, p. 30.

تو بولنے والا حال تمام کا صیغہ استعمال کرتا ۔ ان صورتوں میں ماضی قبل ماضی کا صیغہ ایسا کام دکھاتا ہے جو بولنے کے وقت سے کافی دور ہے اور اس سے کوئی تعلق نہیں رکھتا ۔ ماضی قبل ماضی کا یہ استعمال کیلوگ نے بھی اپنی گرامر میں بتایا تھا ۔ *

ماضی بعید کی بحث میں ہم جب وقت کے زیادہ گزرنے کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے مراد صرف گھنٹے یا منٹ یا سال نہیں ہوتی بلکہ ہمارے وقت کے احساس کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے، جیسے

''آزاد ۔ (رستم جی سے) آپ نے افریقہ کی بھی کبھی سیر کی ہے ۔
رستم ۔ مرتے مرتے بچا ۔
خوجی ۔ وہ تو ہم سمجھے ہی تھے...'' (سرشار ۔ فسانۂ آزاد ۔ جلد دوم ۔ صفحہ ۸۶) ۔

''اخاہ آپ تو بہت بڑے شخص ہیں ۔ میں نے جس وقت آپ کو دیکھا تھا اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ ذکی الطبع اور جری آدمی ہیں'' (سرشار ۔ فسانۂ آزاد ۔ جلد دوم ۔ صفحہ ۸۷) ۔

''پنچو ! آج تین سال ہوئے ۔ میں نے سب جائداد اپنے بھانجے جمن کے نام لکھ دی تھی'' (پریم چند ۔ پنچایت ۔ صفحہ ۲۳۴) ۔

''اس موقع پر سیٹھ سوائی مل خود اپنی زندگی کے نشیب و فراز بیان کرتے چلے جاتے ہیں کہ میں نے پندرہ روپے سے بیوپار شروع کیا تھا'' (شوکت تھانوی ۔ جلوس ۔ صفحہ ۲۰۸) ۔

''بھلا ایسے تنگ ظرف کو میں دل دیتی! کیا مجال ۔ میں اس کی چتون ہی سے تاڑ گئی تھی کہ کھوٹا آدمی ہے'' (سرشار ۔ فسانۂ آزاد ۔ جلد دوم ۔ صفحہ ۲۲۸) ۔

دی ہوئی مثالوں میں یہ بات نظر انداز کرکے کہ گزرے ہوئے کام کا نتیجہ بولنے کے وقت میں موجود ہے ماضی قبل ماضی ماضی بعید کے معنوں میں استعمال ہوا ہے ۔

ب ۔ کبھی ماضی قبل ماضی سے محض یہ معلوم ہوتا ہے کہ کام ختم ہو چکا ہے ۔ اور اس کا بولنے کے وقت سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

فعل ناقص عام طور پر زوردار اور فعل لازم اور متعدی کمزور اور زوردار دونوں صورتوں میں استعمال ہو سکتے ہیں ۔ زوردار فعل کی شکل سے گزرے ہوئے کام کے اس نتیجے پر زور دیا جاتا ہے جو ماضی میں کچھ وقت

S. H. Kellogg, A Grammar of the Hindi Language, p. 475. *

تک موجود تھا ۔ کمزور فعل کا صیغہ فاعل کے اس کام کو دکھاتا ہے جو اس نے بہ ذات خود کیا تھا، جیسے

''پوچھا ۔ کون ہے وہاں کھڑا؟
ہیرا بولا ۔ میں ہوں دادا، تمہارے الاؤ میں آگ لینے آیا تھا،،
(پریم چند ۔ گئودان ۔ صفحہ ۱۷۱) ۔

''آیا ہوں،، کے بجائے ''آیا تھا،، کا اس لئے استعمال ہوا کہ کہنے والا اپنا مقصد پورا کرکے چلا جانا چاہتا ہے ۔

''میں نے تم کو صرف ایک بات پوچھنے بلایا تھا ۔ اس بات کو چھپانے کی نہ مجھے ضرورت ہے اور نہ تم کو،، (فرحت اللہ بیگ ۔ جزیرہ بورنیو کا سفرنامہ ۔ صفحہ ۱۳۹) ۔

''بلایا تھا،، صیغہ یہ دکھاتا ہے کہ فاعل بلائے ہوئے آدمی کے ساتھ زیادہ دیر تک بات نہیں کریگا ۔

''بیٹا! اسی دن کےلئے تم کو پال پوس کر جوان کیا تھا کہ ہم کو دشمن سمجھو!،، (راشد الخیری ۔ منازل السائرہ ۔ صفحہ ۱۸۷) ۔

اس جملے سے پتہ چلتا ہے کہ ''(جوان) کیا تھا،، کا نتیجہ بولنے کے وقت میں موجود ہے ۔ بیٹا موجود ہے، ماں اس سے مخاطب ہوکر بات کہتی ہے مگر بولنے والی یعنی خود ماں کا مقصد ماضی قبل ماضی کا صیغہ استعمال کرکے یہ دکھانا ہے کہ اسکے لئے بیٹے کو جوان کرنے کا کام ختم ہو چکا ہے ۔

''کیا اسی دن کےلئے میں نے تجھے دوست بنایا تھا ۔ کیا اسی کام کےلئے میں نے تجھے ھرات بھیجا تھا اور کیا اسی واسطے تو میرا خیر خواہ بنا تھا کہ میری منگیتر سے عشق بازی کرے،، (فرحت اللہ بیگ ۔ دو دیوانے ۔ صفحہ ۱۹۰) ۔

''نواب ۔ ابی اس وقت بڑی کھل بلی مچ گئی تھی،، (سرشار ۔ سیر کہسار ۔ جلد دوم ۔ صفحہ ۵۱۶) ۔

''مجھے تو بھائی صاحب پورا پورا یقین ہوگیا تھا کہ پولیس والے کلے پر آن موجود ہوئے،، (سرشار ۔ سیر کہسار ۔ جلد دوم ۔ صفحہ ۵۱۴) ۔

''بنایا تھا،،، ''بھیجا تھا،،، ''بنا تھا،،، ''مچ گئی تھی،، اور ''(یقین) ہو گیا تھا،، کا اثر یا نتیجہ بولتے وقت ختم ہوچکا معلوم ہوتا ہے ۔

"نازو- هم تو سمجھے تھے منہ دیکھے ہی کی محبت ہے،، (سرشار- سیر کہسار- جلد دوم- صفحہ ۵۰۷)-

"سمجھے تھے،، کے معنی یہ ہیں کہ اب نہیں سمجھتے ہیں-

یہ معنی زیادہ واضح طور پر اس وقت ظاہر ہوتے ہیں جب ماضی قبل ماضی کے صیغے سے ظاہر کئے ہوئے کام کا اس کام سے مقابلہ کیا جاتا ہے جو بعد میں عمل میں آیا ہو، جیسے

"یار کیا بتائیں ایک سونے کی چڑیا پھنس گئی تھی مگر نکل گئی ہاتھ سے ،، (سرشار- سیر کہسار- جلد دوم- صفحہ ۳۰۰)-

"اس کی حالت بہت خراب ہوگئی تھی، مگر اب کچھ سنبھل گئی ہے،، (پریم چند- گئودان- صفحہ ۵۵۸)-

"یہ وہی نازو ہیں جو اس وقت بیرسٹر کے قدموں پر گر پڑی تھیں اور حضور اور سرکار کہتی تھیں اور وہی نازو اب اسی بیرسٹر کو لونڈا بناتی ہیں،، (سرشار- سیر کہسار- جلد دوم- صفحہ ۳۷۱)-

"جس سرور کو اس نے نایاب سمجھ رکھا تھا وہ اتنا قابل حصول اور اتنا قریب ہے!،، (پریم چند- گئودان- صفحہ ۵۵۶)-

"تخنا کھسیا کر بولے- جائیے! سوچا تھا کہ خوب کباب اڑائیں گے سو آپ نے سارا مزا کر کرا کردیا...،، (پریم چند- گئودان- صفحہ ۱۵۷)-

"انہوں نے کہا کہ رپورٹ کی نقل میں لایا تھا مگر اس بدحواسی میں مجھ سے گر گئی،، (سرشار- سیر کہسار- جلد دوم- صفحہ ۵۱۴)-

"ہم لوگوں نے تو ٹھان لی تھی کہ ہرگز ہرگز تمام شب ایک بوند بھی نہ چھوئیں گے مگر انہوں نے جو للچایا تو بس پھر تاب کہاں چلنے لگا دور،، (سرشار- سیر کہسار- جلد دوم- صفحہ ۴۴۵)-

"تب سے میں نے اس کتاب کو طاق میں ڈال دیا تھا- آج مجھ کو یاد آگئی تو میں نے کہا یہ بھی اپنی مراد کو پہنچ جائے-،، (نذیر احمد- توبتہ النصوح- صفحہ ۲۲۰)-

پ- ماضی قبل ماضی اس کام کو ظاہر کرتا ہے جو ماضی میں کسی وقت ہوا تھا اور جس کا ذکر بعد میں اسی وقت کیا جاتا ہے-

ایسے کام کا بولنے کے وقت سے کوئی تعلق باقی نہیں رہتا اس لئے فعل لازم اور متعدی کمزور استعمال ہوتے ہیں- فعل ناقص عام طور پر زوردار ہوتا ہے، جیسے

''امجد نے دھیمی آواز میں کہا - آج کے دن میری شادی ہوئی تھی - اس بات کو دس سال گزر چکے ھیں،، (کرشن چندر - اس کی خوشی - صفحہ ۱۲۲) -

''ھوئی تھی،، صیغہ اس بات کو کہ بولنے کے وقت کام کا نتیجہ ہے یا نہیں یعنی بولنے کے وقت امجد شادی شدہ ہے یا نہیں نظر انداز کرکے کام کو گزرا دکھا رہا ہے -

''آج پھر ایسو مرا تھا مگر اس کا شنکر کو اتنا غم نہیں تھا - ایسو تو باربار مرتا ہے،، (کرشن چندر - سب سے بڑا گناہ - صفحہ ۴۴) -

''مرا ہے،، صیغہ یہ دکھاتا کہ ایسو کی موت آج ھوئی -

ت - ماضی قبل ماضی کا صیغہ اکثر اس حقیقت کو دکھانے کےلئے استعمال کیا جاتا ہے کہ کوئی کام عمل میں آیا اور اس کا تسلسل ختم ھوگیا -

فعل لازم اور متعدی عموماً کمزور اور فعل ناقص عام طور پر زوردار استعمال ھوتا ہے، جیسے

''میں تو خود ایک مدت سے بالوں کے منڈا دینے کی فکر میں تھا بلکہ شاید آپ کو یاد ھوگا کہ ایک مرتبہ سر کھول کر حجام کے روبرو بیٹھ بھی گیا تھا،، (نذیر احمد - توبتہ النصوح - صفحہ ۱۳۰) -

''اس کو سمجھا دو کہ عدالت میں یہ نہ کہے کہ میرے گالوں پر ھاتھ پھیرا تھا،، (سرشار - سیر کہسار - جلد دوم - صفحہ ۴۹۷) -

''اور یہ تو روزانہ کا اصول بنا لیا ہے جہاں ابا کے پیٹ پر بیٹھے اور شکایتوں کا دفتر کھل گیا -

فلاں نے منہ چڑایا تھا، ککو نے گھونسا دکھایا تھا - عذرا پروین نے گلاب کا پھول توڑا تھا - ٹیٹو نے مرغی کی دم کھینچی تھی،، (عصمت چغتائی - تین اناڑی - صفحہ ۶۷) -

''خوجی اس وقت زمین پر قدم نہیں رکھتے تھے - عمر بھر میں انھوں نے آج پہلے ھی مرتبہ ایک آدمی کو نیچا دکھایا تھا،، (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد دوم - صفحہ ۱۵۱) -

''بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ جس شخص نے مصیبت میں میری مدد کی تھی، اس کو چھوڑ کر چلا جاؤں،، (فرحت اللہ بیگ - انجمن اصلاح حال بدمعاشان - صفحہ ۲۱۱) -

ان مثالوں میں ماضی قبل ماضی کا صیغہ ایک ایسا کام ظاہر کرتا ہے جو دوسرے کاموں کے سلسلے سے نہیں لیا جاتا اور جس کا کسی مقررہ وقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

جن جملوں یا فقروں میں ماضی تمام کا صیغہ استعمال ہوتا ہے انکے سننے کے بعد ہم دوسرے جملے یا فقرے کو سننے کے منتظر رہتے ہیں یعنی گفتگو یا خبر کا تسلسل پہلے ہی جملے پر ختم نہیں ہوتا، جیسے

''تب تو میاں آزاد جھلائے اور کس کر ایک لات لگائی خوجی کلبلا کر اٹھ بیٹھے تو تلاطم کا عالم دیکھا ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے''

(سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد دوم۔ صفحہ ۵۵)۔

''ہم بھی آپ کی شکایت کردیں گے کہ آپ نے مجیب بھائی کے کتے کے ڈھیلا مارا تھا'' (عصمت چغتائی۔ تین اناڑی۔ صفحہ ۴۱)۔

''آپ نے مجیب بھائی کے کتے کے ڈھیلا مارا'' سے بات ختم ہونے کا احساس نہیں ہوتا بلکہ ہم اسکے بعد کچھ اور بھی سننے کے منتظر ہوتے ہیں۔

## تمیزی جملوں میں ماضی قبل ماضی کا استعمال

تمیزی جملوں کے اصل اور تابع فقروں میں ماضی قبل ماضی اور ماضی تمام کے استعمال کی پہچان ہمیشہ کاموں کی ترتیب پر منحصر نہیں ہوتی۔

تمیزی جملے میں کاموں کی ترتیب کی تین شکلیں ہو سکتی ہیں۔

الف۔ ایک کام دوسرے سے پیشتر ہوچکا ہو۔

ب۔ دونوں کام بیک وقت ہوئے ہوں۔

پ۔ دونوں کام یکے بعد دیگرے ہوئے ہوں۔

یہ ترتیب نظر انداز کرکے پہلے جملے کو سیاق و سباق کے پیش نظر سمجھنا چاہئے یعنی توجہ اس بات پر مرکوز ہونی چاہئے کہ تمیزی جملے کے کاموں کے وقت اور سیاق و سباق کے دوسرے کاموں کے وقت کے درمیان کیا تعلق ہے۔

اگر تمیزی جملے کے کام سیاق و سباق کے دوسرے کاموں سے پہلے ہوچکے ہیں تو وہ ماضی قبل ماضی کے صیغے سے ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً

''ادھر گوبر کھانا کھاکر اهیرن ٹوله جا پہنچا - آج جھنیا سے اس کی بہت باتیں ہوئی تھیں - جب وہ گائے لے کر چلا تھا تو جھنیا آدھے راستے تک اس کے ساتھ آئی تھی،، (پریم چند - گئودان - صفحه ۷۳)-

تمیزی جملے کے اصل فقرے کا کام ''آئی تھی،، اور تابع فقرے کا کام ''چلا تھا،، ماضی قبل ماضی کے صیغے سے اس لئے ظاہر کئے گئے ھیں کہ یہ دونوں ماضی کے مرکز زمانی سے پہلے ہو چکے تھے یعنی ان کاموں سے پہلے ہو چکے تھے جن کا بیان سیاق و سباق میں ہو رہا ہے - مندرجۂ بالا مثال میں تمیزی جملے کے کاموں کا تعین گوبر کے اهیرن ٹوله جا پہنچنے کے وقت سے کیا گیا ہے -

تمیزی جملوں کے اصل اور تابع فقروں میں ماضی قبل ماضی کا صیغه اس وقت بھی استعمال کیا جاتا ہے جب که ان کاموں کا ذکر ہو جن کو ہوئے بہت عرصه گزرچکا ہو یا جن کو گزرے ہوئے واقعه کے طور پر پیش کیا جائے - ایسے کام کا تعین بولنے کے وقت سے ہوتا ہے، جیسے

''کہا جاتا ہے که جب سری رام جی نے لنکا پر فوج کشی کی تھی تو اسی راستے سے گزرے تھے اور یہاں ایک رات دن قیام کیا تھا،، (نیاز فتحپوری - بیراگ کا بروگ - صفحه ۴۴۵)-

''یاد ہے ان کی بھینس نے ذرا اشعر کے ابا کے پھول چر لئے تھے تو اسے کانجی ہاؤس بھجوا دیا تھا،، (عصمت چغتائی - تین اناڑی - صفحه ۴۹)-

''...میں اگر اس وقت گھوڑے پر سے اترتا تو گھوڑا مجھے بہت دق کرتا - پھاٹک کے پاس میں ذرا اتر پڑا تھا تو اس نے نہایت پریشان کردیا تھا،، (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد دوم - صفحه ۷)-

''جب ہم نے وہ پہلا خط لکھا تھا - ہم دونوں آٹھ آٹھ برس کے تھے،، (عباس - بچوں کا خط مہاتما گاندھی کے نام - صفحه ۶۵)-

اس صورت میں ماضی قبل ماضی کا صیغه صرف اصل فقرے میں استعمال کیا جا سکتا ہے - اس سے بھی اصل اور تابع فقروں کے کاموں کی ترتیب نظرانداز ہو جاتی ہے اور کام کا ماضی قبل ماضی میں ہونا یا بعد یا صرف گزرے ہوئے واقعه کی اهمیت سامنے آجاتی ہے - مثلاً

''جب نصوح کا نیا نیا بیاہ ہوا تو ان ہی دنوں تعلیم نسواں کا چرچا شروع ہوا تھا،، (نذیر احمد - توبته النصوح - صفحه ۴۶)-

''جب وہ مرجھا گیا تو میں نے اسے اٹھا کر اپنے بکس میں رکھدیا تھا،، (پریم چند۔ ابھلاشا۔ صفحہ ۹۵)۔

جب اصل اور تابع فقروں کے گزرے ہوئے کاموں کو ماضی کے کسی مقررہ وقت یا بولنے کے وقت سے وابستہ نہیں کیا جاتا تو ماضی قبل ماضی اور ماضی تمام کا استعمال اس طرح ہوتا ہے۔

۱۔ ماضی تمام کا صیغہ تمیزی جملے کے فقروں میں اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کام ایک دوسرے کے بعد یا بیک وقت عمل میں آئے ہوں۔ اصل اور تابع فقروں کے کام یکے بعد دیگرے ہوئے ہیں۔ اس کا اظہار حسب ذیل جملوں سے ہوتا ہے۔

''اور جب وہ چلا گیا تو اپنے ایک دوست سے مخاطب ہوکر بولا...،، (عباس۔ کہتے ہیں جس کو عشق۔ صفحہ ۲۰)۔

''جب بچوں کا شور کسی قدر کم ہوا تب جاکر بڑھیا نے کنڈی کھٹکھٹانے کی آواز سنی،، (عباس۔ کہتے ہیں جس کو عشق۔ صفحہ۲۷)۔

''جب ہر قسم کی سبزی سوکھ گئی تو سب نے گاؤں چھوڑ کر شہر جانے کا فیصلہ کرلیا،، (عباس۔ کہتے ہیں جس کو عشق۔ صفحہ ۲۲)۔

مندرجۂبالا مثالیں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ تمیزی جملے کے کام ماضی کے کسی مقررہ وقت یا بولنے کے وقت سے تعلق نہیں رکھتے۔ ہر جملے میں اصل فقرے کا کام تابع فقرے کے کام کے بعد ہوا ہے اس لئے ان کے اظہار کےلئے ماضی تمام آتا ہے۔

تمیزی جملوں کے اصل اور تابع فقروں کے کام کا بیک وقت اظہار مندرجۂ ذیل جملوں سے ہوتا ہے۔

''جب آگ لگی، تو وہ سب دوڑے آئے کہ شہزادے کو اٹھائیں،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد دوم۔ صفحہ ۹۵)۔

''اور اس رات جب میرے نرمل کی بانسری کی تان فضا میں گونجی اور آشا اس کے جادو بھرے ان دیکھے تاروں سے کھنچی ہوئی اپنے گھر سے باہر نکل آئی تو مجھے ایسا لگا کہ میرے فن کا تخلیقی مقصد پورا ہو چکا ہے،، (عباس۔ کہتے ہیں جس کو عشق۔ صفحہ ۱۰)۔

''...جب میں نے اس کالے کالے سنڈے کو دیکھا تو سن سے جان نکل گئی،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد دوم۔ صفحہ ۳۱)۔

اصل اور تابع فقروں کے دو گزرے ہوئے کام صحیح معنوں میں بہ یک وقت نہیں ہو سکتے ہیں۔ یہاں ہمارا مطلب یہ ہے کہ اصل فقرے کا کام تابع فقرے کے کام کے شروع ہونے کے بعد عمل میں آتا ہے۔

۲ - یہ دکھانے کےلئے کہ اصل فقرے کا کام تابع فقرے کے کام سے پہلے عمل میں آچکا ہو۔ ماضی قبل ماضی کا صیغہ صرف اس شرط پر استعمال کیا جا سکتا ہے جب فعل زوردار ہو۔ مثلاً

''وہ جھونپڑی میں گئی، بجھی ہوئی آگ پھر جلائی، دیکھا تو گوشت ابل گیا تھا، کچھ جل بھی گیا تھا،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۱۴۰) -

''میں جس وقت گئی ہوں بازار پوری طرح آراستہ و پیراستہ ہو گیا تھا،، (شرر۔ مینا بازار۔ صفحہ ۴۵) -

دئے ہوئے جملوں سے پتہ چلتا ہے کہ اصل فقرے کا کام جو تابع فقرے کے کام سے پہلے عمل میں آچکا ہوتا ہے زوردار فعل کے ماضی قبل ماضی سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

جو تمیزی جملے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اصل فقرے کا کام تابع فقرے کے کام کے بعد ہی عمل میں آیا ان میں تابع فقرے کا فعل ماضی قبل ماضی اور اصل فقرے کا فعل ماضی تمام کے صیغے میں مستعمل ہوتا ہے - دونوں کاموں کے درمیان بہت کم وقفہ ہوتا ہے - ایسے تمیزی جملوں میں تابع فقرہ اصل فقرے سے حرف وصل ''کہ،، کے ذریعہ وابستہ ہوتا ہے - مثلاً

''میر صاحب نے ذرا دم لیا تھا کہ سلام علیک کرکے اٹھ کھڑا ہوا،، (راشد الخیری - منازل السائرہ - صفحہ ۱۹۴) -

''بنسی ابھی کچھ دور ہی گیا تھا کہ زمیندار صاحب کی حویلی میں اس کو خاص چہل پہل نظر آئی،، (شوکت تھانوی - جلوس - صفحہ ۱۴) -

''سویرے گجر دم تڑکے ذری آنکھ لگی تھی کہ مجھے جگایا،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۲۳۱) -

''کامنی نے یہ فقرہ آدھا کہا تھا کہ چپ ہو رہی،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۳۱۸) -

''آنکھ لگی ہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی،، (عصمت چغتائی - تین اناڑی - صفحہ ۷۸) -

''لیکن جوں ہی بیچارے نے دروازے کے اندر قدم رکھا تھا کہ کلیم نے آواز دی،، (نذیر احمد - توبتہ النصوح - صفحہ ۱۲۹) -

''اگلے دن چھوٹا بیٹا سلیم ابھی سوکر نہیں اٹھا تھا کہ بیدارا نے آجگایا،، (نذیر احمد - توبتہ النصوح - صفحہ ۷۷) -

ایسے جملوں کے دو حصوں کے درمیان جو تعلق ہے اسے دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ مندرجۂ ذیل جملے بھی ان سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہیں، جیسے

''میں اس بات کا کچھ جواب نہ دینے پائی تھی کہ بوا حسینی جلدی سے اٹھ کے چل دیں،، (مرزا رسوا - امراؤ جان ادا - صفحہ ۱۰۴) -

''یہ جواب دینے بھی نہ پائے تھے کہ مہری اندر سے نکلی،، (سرشار - سیر کہسار - جلد دوم - صفحات ۲۳۰ — ۲۳۱) -

''دھنیا ابھی کچھ کہنے نہ پائی تھی کہ وہ پھر چل دی،، (پریم چند - گئودان - صفحہ ۲۴۵) -

''ابھی منہہ سے بات بھی نہیں کہنے پائی تھی کہ نعیمہ نے ایک ایسی دولتی چلائی کہ...،، (نذیر احمد - توبتہ النصوح - صفحہ ۱۴۶) -

''تصویر ابھی مکمل نہ ہونے پائی تھی کہ ان حضرت نے کہا...،، (شوکت تھانوی - اقبالیات - صفحہ ۱۳۷) -

اس مرکب جملے کے وقتی تعلق کی خاص کیفیت یہ ہے کہ وہ کام جس کے متعلق جملے کے دوسرے حصے میں ذکر کیا جاتا ہے اس کام سے پہلے ختم ہو جاتا ہے جو جملے کے پہلے حصے میں مصدر کے ذریعہ ظاہر ہوتا ہے -

## مختصر نتائج

قواعد کی کتابوں میں ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کا استعمال بتاتے وقت کمزور اور زوردار افعال کے فرق کی طرف توجہ نہیں دی گئی ہے - جملوں کا جائزہ لینے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ زوردار فعل کے ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے گزرے ہوئے کام کے نتیجے پر زور دیتے ہیں جبکہ کمزور فعل کے صیغے نتیجہ کا ہونا نہیں بتاتے - کمزور اور زوردار فعل لازم اور متعدی کے حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے گزرے ہوئے کام کا کسی خاص وقت سے تعلق دکھلاتے ہیں - ان میں فرق یہ ہے کہ

## ماضی قبل ماضی

(فعل ناقص زوردار ہوتا ہے)

تمام شدہ کام کی نسبت ماضی کے کسی مقررہ وقت سے کی جاتی ہے۔ (ماضی قبل ماضی)

فعل لازم اور فعل متعدی زوردار تب استعمال ہوتے ہیں جب کام کے اس نتیجہ پر زور دینا مقصود ہوتا ہے جو کسی خاص زمانہ گذشتہ میں اپنی ظاہری صورت میں موجود ہو۔

عمل میں آیا ہوا کام بولنے کے وقت سے وابستہ کیا جاتا ہے

کام کو ختم ہوئے بہت عرصہ گزرا ہے۔ مثلاً کئی سال ہوئے کہ آپ نے ایک وعدہ کیا تھا۔

کام کا اثر یا نتیجہ ختم ہو چکا ہے۔ جیسے "ابھی تم نے مجھے ڈرا دیا تھا"

فعل لازم اور متعدی کمزور اور زوردار دونوں استعمال ہوتا ہے۔ زوردار نقل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گزرے ہوئے کام کے نتیجے پر زور دیا جا رہا ہے۔

کام ماضی کے کسی خاص وقت میں ہوا تھا۔ اور اس کا ذکر بعد میں اسی وقت کیا جاتا ہے، جیسے "دسمبر کے انہیں دنوں میں میری بیوی بیمار ہوئی تھی"۔

کام عمل میں آیا اور اس کا تسلسل ختم ہو گیا، جیسے "کل روئی کیوں تھی؟"

فعل لازم اور فعل متعدی عموماً کمزور استعمال ہوتے ہیں۔ "بننا" "ملنا" "ہونا" جیسے افعال ناقص بھی کمزور ہوتے ہیں۔

کمزور فعل کے صیغے یہ تعلق فاعل کے ذریعے قائم کرتے ہیں جبکہ زوردار فعل کے صیغے نتیجے کے ذریعہ -

کمزور اور زوردار فعل کی طرف توجہ دینے سے حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے استعمال پر زیادہ روشنی پڑتی ہے - جہاں پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ حال تمام کی خصوصیت ختم شدہ کام کا تعلق بولنے کے وقت سے نتیجہ کے ذریعہ قائم کرنا ہے اب ہر موقع پر نتیجہ کا ہونا ضروری نہیں ہوتا - سب سے اہم بات یہ ہے کہ ختم شدہ کام کا بولنے کے وقت سے معنوی اعتبار سے تعلق ہو - حال تمام کا یہ استعمال جسمیں وہ کام کو حال سے ملاکر جملے میں ''اب تک،، کا مفہوم پوشیدہ کرتا ہے یا ماضی کو حال بناکر پیش کرتا ہے مندرجۂبالا خیال کو تقویت پہنچاتا ہے -

عبدالحق، گرو اور بارانیکوف جیسے ماہر لسانیات کا یہ خیال ہے کہ حال تمام کا صیغہ ابھی یا کچھ دیر پہلے ختم ہوئے کام کےلئے استعمال ہوتا ہے - ہماری رائے میں ان صورتوں میں ماضی قریب کے معنی سیاق و سباق سے نکلتے ہیں - خود صیغہ کام کے گزرنے کا وقت نہیں بتاتا -

ماضی قبل ماضی کا وہ استعمال جسمیں وہ ماضی بعید کے معنوں میں آتا ہے کیلوگ، بارانیکوف اور لیپیروفسکی نے بتایا تھا - مگر یہ ان استعمالوں کے سلسلے میں شامل ہوتا ہے جن میں کام کا تعین بولنے کے وقت سے کیا جاتا ہے - اسی بنیاد پر ماضی قبل ماضی اور انگریزی کے Past Perfect میں فرق پایا جاتا ہے - اس صورت میں یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ کام کی اہمیت بولنے کے وقت کےلئے باقی نہیں رہی ہے - جب گزرا ہوا کام بولنے کے وقت میں اپنی اہمیت رکھتا ہے تو حال تمام کا استعمال ہوتا ہے - ماضی قبل ماضی کے بہت سے استعمالوں میں یہ صورت کہ کام کسی مقررہ وقت سے پہلے ہو چکا ہے بنیادی درجہ رکھتی ہے اور کافی پرانی معلوم ہوتی ہے -

ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے باربار یا دیر تک ہونے والے کاموں کے معنی صرف اس وقت دے سکتے ہیں جب جملے میں اسکے لئے مخصوص الفاظ ہوں یا عبارت کے سیاق و سباق سے کام کی تکرار صاف ظاہر ہو - اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ معنی خود ان صیغوں کے معنی نہیں ہیں - خود ان صیغوں کے صرفی معنی ہمیشہ یہ ہوتے ہیں کہ کام کے واقع ہونے کا وقت جسے کام کا ختم ہونا کہا جاتا ہے گزر چکا ہے -

فعل ناقص حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغوں میں عام طور پر زوردار اس لئے ہوتا ہے کہ تنہا استعمال ہونے سے اسکی شکل حالیہ معطوفہ اور ''ہونا،، کے مفرد صیغوں کی ملاوٹ سے ملتی جلتی ہے جس سے معنی سمجھنے میں مشکل پڑ سکتی -

# زمانۂ ماضی ناتمام کے صیغے

زمانۂماضی ناتمام میں افعال کے وہ صیغے شامل ہوتے ہیں جن سے یہ معلوم ہو کہ کام بولنے کے وقت سے پہلے ہوتا تھا۔

آج کل کی اردو میں خبری صورت کے معروف طور میں ماضی ناتمام کے اظہار کےلئے کام دکھانےوالے افعال کے دو صیغے ہیں:

۱ - ماضی معمولی (وہ کھاتا تھا)
۲ - ماضی استمراری (وہ کھا رہا تھا)

ناتمام کام کے وقوع کے طریقوں کو نمایاں کرنے کےلئے ماضی میں ۸ صیغے ہیں:

۱ - ترقی‌پذیر صورت کا ماضی (وہ کھاتا (چلا) جاتا تھا)
۲ - ترقی پذیر صورت کا ماضی استمراری (وہ کھاتا (چلا) جا رہا تھا)
۳ - استقلالی صورت کا ماضی (وہ کھائے (چلا) جاتا تھا)
۴ - استقلالی صورت کا ماضی استمراری (وہ کھائے (چلا) جا رہا تھا)
۵ - طویل صورت کا ماضی معمولی (وہ کھاتا رہتا تھا)
۶ - طویل صورت کا ماضی (وہ کھاتا (چلا) آتا تھا)
۷ - طویل صورت کا ماضی استمراری (وہ کھاتا (چلا) آرہا تھا)
۸ - وقفہ پذیر صورت کا ماضی معمولی (وہ کھایا کرتا تھا)

ان صیغوں میں سے ہر ایک اس کام کی کیفیت بتاتا ہے جو ماضی معمولی یا ماضی استمراری کے صیغوں سے ظاہر ہوتا ہے مگر یاد رہے کہ کام کے وقوع کا طریقہ دکھانے والے صیغوں اور ماضی معمولی اور ماضی استمراری کے صیغوں میں صرف یہ فرق نہیں ہے کہ پہلے کام کے تسلسل کی کیفیت بتاتے ہیں جبکہ دوسروں سے یہ بات نہیں ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی کبھی ان کا استعمال دوسری طرح ہوتا ہے۔

وقفہ‌پذیر ، ترقی‌پذیر ، استقلالی اور طویل صورت کے ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے مندرجۂ ذیل صیغے اس تمام کام کے وقوع کا طریقہ بتاتے ہیں جو ماضی میں کچھ وقت تک ہوتا رہا:

۱ - وقفہ پذیر صورت کا ماضی تمام (وہ کھایا کیا)
۲ - وقفہ پذیر صورت کا حال تمام (وہ کھایا کیا ہے)

۳ - وقفه پذیر صورت کا ماضی قبل ماضی (وہ کھایا کیا تھا)
۴ - ترقی پذیر صورت کا ماضی تمام (وہ کھاتا (چلا) گیا)
۵ - ترقی پذیر صورت کا حال تمام (وہ کھاتا (چلا) گیا ہے)
۶ - ترقی پذیر صورت کا ماضی قبل ماضی (وہ کھاتا (چلا) گیا تھا)
۷ - استقلالی صورت کا ماضی تمام (وہ کھائے (چلا) گیا)
۸ - استقلالی صورت کا حال تمام (وہ کھائے (چلا) گیا ہے)
۹ - استقلالی صورت کا ماضی قبل ماضی (وہ کھائے (چلا) گیا تھا)
۱۰ - طویل صورت کا ماضی تمام (وہ کھاتا رہا)
۱۱ - طویل صورت کا حال تمام (وہ کھاتا رہا ہے، وہ کھاتا (چلا) آیا ہے)
۱۲ - طویل صورت کا ماضی قبل ماضی (وہ کھاتا رہا تھا، وہ کھاتا (چلا) آیا تھا)

ان صیغوں میں کام کے مکمل طور پر ختم ہونے کا احساس ہوتا ہے لیکن یہ کام کے طریقے کے لحاظ سے کام کے جاری رہنے کا اظہار کرتے ہیں۔ اس لئے اس مقالے میں ان کو ماضی ناتمام کے صیغوں میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ اس لئے بھی کیا گیا ہے کہ ہر صورت کے صیغے ایک ہی جگہ زیر بحث لانے کا ارادہ ہے۔

آج کل کی اردو میں وقفہ پذیر، ترقی پذیر اور استقلالی صورت کے حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔ طویل صورت کے حال تمام اور ماضی قبل ماضی انکے معنوں کلہ اظہار کرتے جاتے ہیں۔

حال معمولی اور ماضی تمام کبھی کبھی ماضی ناتمام کے معنی پیدا کر دیتے ہیں۔ ان صیغوں کے متعلق تفصیلات حال معمولی اور ماضی تمام کی بحث میں بیان ہو چکی ہیں۔

## ماضی معمولی کا صیغہ

ماضی معمولی کا صیغہ اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور ''ہونا'' کے ماضی کے مفرد صیغوں کو ملا کر بنایا جاتا ہے، جیسے ''وہ کرتا تھا''۔

اس کا استعمال مندرجۂ ذیل مفہوم ادا کرنے کےلئے کیا جاتا ہے۔

۱ - معمول کے مطابق عمل میں آنے والے کام کےلئے، جیسے

''ابا پہردن چڑھنے سے پہلے ہی نوکری پر چلے جاتے تھے۔ اماں سینے پرونے بیٹھ جاتی تھیں،، (مرزا رسوا۔ امراؤ جان ادا ۔ صفحہ ۲۱)۔

''ان مشاعروں میں نہ کوئی طرح مقرر کی جاتی تھی اور نہ بہت سے لوگوں سے وعدے لئے جاتے تھے، صرف بے تکلف احباب جمع ہو جاتے تھے اور اپنی اپنی تازہ تصنیف غزلیں پڑھتے تھے،، (مرزا رسوا۔ امراؤ جان ادا۔ صفحہ ۵)۔

''ھائے بابل وہ دن یاد آتا ھے جب میں آپ کی دل کی انگنائی میں کھیلتی پھرتی تھی اور آپ مجھ کو میٹھی میٹھی محبت بھری نظروں سے دیکھتے تھے۔ میں بگاڑتی تھی۔ آپ سنوارتے تھے۔ میں روتی تھی۔ آپ رومال سے آنسو پونچھتے تھے۔ میں ضد کرتی تھی۔ آپ نازبرداری کرتے تھے میری فکر میں آپ نے راتوں کو سونا چھوڑ دیا تھا۔ سات سات دن کے فاقے جس کےلئے ھوتے تھے، وہ یہی پھوٹی قسمت کی کنیز ھے،، (حسن نظامی۔ پہلی منزل۔ صفحہ ۴۳)۔

''صبح پوجا کرکے کھیت پر چلا جاتا تھا، وہاں ھل چلاتا تھا، غلہ بوتا تھا، کاٹتا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ محنت کرکے پالتا تھا،، (نیاز فتحپوری۔ خدا کا انصاف۔ صفحہ ۴۸۵)۔

ان مثالوں سے یہ معلوم ھوتا ھے کہ ماضی معمولی ایسے کام کے اظہار کےلئے استعمال ھوتا ھے جو گزشتہ زمانے میں بہ‌تکرار واقع ھوتا تھا۔

یہ متعین کرنے کےلئے کہ کام کتنی کثرت سے ھوتا تھا جملے میں مناسب تمیزی الفاظ (اکثر، کبھی کبھی وغیرہ) استعمال ھو سکتے ھیں، جیسے

''یہاں اکثر احباب سرشام آبیٹھتے تھے،، (مرزا رسوا۔ امراؤ جان ادا۔ صفحہ ۳)۔

''راجہ کو آئے دن کسی نہ کسی سے سابقہ پڑجاتا تھا،، (پریم چند۔ رانی سارندھا۔ صفحہ ۹۰)۔

''منشی صاحب کا مذاق شعر فہمی اعلی درجہ کا تھا خود بھی کبھی کبھی کچھ کہہ لیتے تھے اور اچھا کہتے تھے،، (مرزا رسوا۔ امراؤ جان ادا۔ صفحہ ۳)۔

ان جملوں میں کاموں کی کثرت کے معنی ''اکثر،، ''آئے دن،، ''کبھی کبھی،، الفاظ سے مل کر واضح ھوتے ھیں۔

ماضی معمولی کے صیغے سے ظاہر کیا ہوا کام کسی مناسب حالت کے دھرائے جانے کے ساتھ ساتھ بھی عمل میں آسکتا ہے، جیسے

''ہمارے ابا جب گھر سے وردی پہن کر نکلتے تھے تو لوگ انہیں جھک جھک کر سلام کرتے تھے،، (مرزا رسوا - امراؤ جان ادا - صفحہ ۲۲) -

''جب ٹیکا لگانے والے گاؤں میں جاتے تھے تو اس کا میاں بچوں کو چھپا رکھتا تھا،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۵۲۰) -

''ہیرا غصے میں اسے مارتا تھا...،، (پریم چند - گئودان - صفحہ ۳۶) -

یہاں ماضی معمولی ایسے کام کو ظاہر کرتا ہے جو زمانہ گزشتہ میں اس وقت ہوتا تھا جس وقت دوسرا کام عمل میں آتا تھا -

۲ - ماضی کے کسی خاص وقت میں ہونے والے کام کے لئے -

''کسی خاص وقت،، سے ہماری مراد یہ ہے کہ اس صیغے سے ظاہر کئے ہوئے کام کے ہوتے وقت کوئی دوسرا کام بھی ہوا یا جاری تھا یا فاعل کو ماضی کے کسی وقت میں کام کرتے بتایا جاتا ہے -

کام کا ماضی کے کسی خاص (مقررہ) وقت میں ہونا جملے یا عبارت کے سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے، جیسے

''جب غش کی حالت گئی تو اٹھ کر بہت روئی اور بڑا ماتم کیا - اٹھتی تھی اور گر پڑتی تھی،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۳۳۹) -

''عین اس وقت جب کہ کامنی اور سمرنا اور دھنو بی‌بی اور زینب کی ماں اور تلسا اور کبڑن انتہا سے زیادہ خوش تھیں کوئی کوے کو دودھ بالائی بتا سا کھلاتا تھا کوئی سونے سے چونچ مڑھتا تھا کوئی فتح کی صدا بلند کرتا تھا کسی کی بائیں آنکھ پھڑکی تھی کوئی گھنٹے کی آواز سن کر حال نیک بتاتا تھا کوئی کبڑن کے ہری بھری ڈالی لانے کو اچھا شگون سمجھتا تھا - عین اس خوشی کے وقت رونے کی آواز آئی،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۴۰۱) -

''عورت توصیف کے ساتھ چلی مگر راستہ بھر اس کی حالت عجیب رہی - وہ توصیف کا منہ دیکھتی تھی بلبلاتی تھی، گڑگڑاتی تھی، ہاتھ

جوڑتی اور کہتی تھی...،، (راشد الخیری - توصیف کا خواب - صفحہ ۷۵) -

ماضی معمولی کے مندرجۂ بالا صیغوں سے کام کا کسی خاص زمانہ گزشتہ میں جاری ہونا دکھایا جاتا ہے -

کام کا زمانہ گزشتہ میں بہ تعین وقت ہونا ماضی استمراری سے بھی ظاہر کیا جاتا ہے - مثلاً ''وہ کر رہا تھا''- مگر ماضی استمراری اس وقت استعمال ہوتا ہے جب ہم کام کے جاری رہنے پر زور دیتے ہیں - ماضی معمولی ایسی حالت میں کام آتا ہے جب کہ فعل کے ہونے کی خبر دینا مقصود ہو یا جب فاعل کو کسی کام میں مصروف دکھایا جائے، جیسے

''اندھیری رات تھی - ساری دنیا سوتی تھی - مگر تارے آسمان پر گھورتے تھے - سیتلا دیوی پلنگ پر پڑی ہوئی کروٹیں بدل رہی تھی - اور اس کی نند سارندھا فرش پر بیٹھی ہوئی دل کش لہجے میں گاتی تھی،، (پریم‌چند - رانی سارندھا - صفحہ ۷٦) -

''سوتی تھی،، ''گھورتے تھے،، ''گاتی تھی،، صیغے کام کو ہوتے ہوئے نہیں دکھاتے بلکہ صرف کام کے ہونے کے بارے میں بتاتے ہیں - ''بدل رہی تھی،، صیغہ خود کام کو اسکے تسلسل کے کسی ایک لمحے میں ہوتا ظاہر کرتا ہے - اگر اس جملے میں ''بدل رہی تھی،، کے بجائے ''بدلتی تھی،، لکھا ہوتا تو اس کا یہ مطلب نکلتا کہ بولنے والا اس کام کا وقوع بتاکر اس سے توجہ جلدی ہٹانا چاہتا ہے -

''سلیم کی گفتگو اس قدر درد انگیز تھی کہ سننے والوں کے کلیجے پھٹ رہے تھے وسیم دلہن بچہ کو لئے ہوئے ڈاڑھیں مار رہی تھی - اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی تھی اس کا خون اپنے منہ سے ملتی تھی اس کا سر کلیجہ سے لگاتی تھی اور ایک ایک کی صورت حسرت سے دیکھتی تھی اور کہتی تھی...،، (راشد الخیری - شب زندگی - حصہ دوم - صفحہ ١٦) -

اس مثال میں ''پھیرتی تھی،، ''ملتی تھی،، ''(کلیجہ سے) لگاتی تھی،، ''دیکھتی تھی،، ''کہتی تھی،، یہ سب کام ''ڈاڑھیں مار رہی تھی،، کام کے وقوع کے وقت میں یکے بعد دیگرے ہو رہے تھے- ''(ڈاڑھیں) مار رہی تھی،، کام کی مثال ایک لائین سے دی جا سکتی ہے جس پر کچھ نقطے ہیں یعنی ''پھیرتی تھی'' ''ملتی تھی'' وغیرہ -

## ماضی استمراری کا صیغہ

ماضی استمراری کا صیغہ حالیہ استمراری (جو اصل فعل کے مادے اور ''رهنا،، کے حالیہ تمام کا مرکب هے) اور ''هونا،، سے ماضی کے مفرد صیغوں سے مل کر بنتا هے، جیسے ''وہ لکھ رها تھا،، ۔

ماضی استمراری کسی الگ کام کے ماضی میں تسلسل کے ساتھ هونے کے معنوں کا اظہار کرتا هے۔ اس میں کام کے جاری رهنے پر زور پایا جاتا هے ۔ اس صیغے سے ذیل کی دو کیفیتیں ظاهر هوتی هیں :

۱ ۔ کام کسی خاص زمانۂ گزشتہ میں جاری تھا، جیسے

''همارے رئیس نامدار یعنی نواب عرش وقار جھٹ پٹے وقت اپنے باغیچہ پر بہار میں فرش مکلف پر بیٹھے رنگ رلیاں منا رهے تھے ۔ مصاحب اور رفقا خوشامد کی باتیں بنا رهے تھے اور میاں آزاد صحبت گرما رهے تھے اتنے میں دریائے اخضر فلک پر کشتی هلال نظر آئی یعنی مہہ نو نے اپنی صورت دکھائی،، (سرشار ۔ فسانۂ آزاد ۔ جلد اول ۔ صفحہ ۱۰۰) ۔

اس جملے کے یہ معنی هیں کہ جس وقت مہہ‌نو نے اپنی صورت دکھائی اس وقت نواب رنگ رلیاں منا رهے تھے ۔ رنگ رلیاں منانے کے وقت کی نسبت مہہ‌نو نکلنے کے وقت سے کی گئی هے ۔

اس طریقۂ استعمال کے کچھ دوسرے جملے دیکھئے :

''فاطمہ کی تیوری پر بل آرهے تھے اور وہ چاهتی تھی کہ یہاں سے اٹھ اندر چلی جاؤں کہ بڑھیا نے کہا...،، (راشد الخیری ۔ شب زندگی ۔ حصہ دوم ۔ صفحہ ۱۱) ۔

''مرنے والے بہادر شاہ باد شاد کے خاندان کی چند شہزادیاں اپنے ٹوٹے هوئے بوریے پر بیٹھی جو کی روٹی کھا رهی تھیں ۔ چراغ ٹمٹما رها تھا ۔ سردی چمک رهی تھی ۔ سب سے چھوٹی سات برس کی عمروالی لڑکی اپنی ماں سے مخاطب هوکر بولی...،، (حسن نظامی ۔ پہلی منزل ۔ صفحہ ۱۱۲) ۔

''گھبرا کر اٹھی تو بچہ پسینے میں نہا رها تھا اور بخار کا پتہ تک نہ تھا،، (راشد الخیری ۔ توصیف کا خواب ۔ صفحہ ۷۶) ۔

''ایک دن حسب معمول احباب کا جلسہ تھا ۔ کوئی غزل پڑھ

رہا تھا - احباب داد دے رہے تھے،، (مرزا رسوا - امراؤ جان ادا - صفحہ ۳) -

یہ مثالیں ایسی ہیں جن میں کام کے ماضی میں بہ تعین وقت جاری رہنے کا بیان کیا گیا ہے - ان اوقات میں ماضی استمراری ایسے کام کے معنوں کا اظہار کرتا ہے جسکا تسلسل غیر منقطع ہوتا ہے -

۲ - الگ کام زمانۂ گزشتہ میں بلا تعین وقت ہو رہا تھا - ایسا کام عام طور پر متواتر جاری نہیں ہوتا، جیسے

''اس عمر میں جبکہ میری بہنیں عاشق جمع کر رہی تھیں - میں اپنے پرائے ہر لڑکے اور لڑکی سے جوتم پیزار میں مشغول تھی،، (عصمت چغتائی - لحاف - صفحہ ۸۳) -

''اب سنہ ۱۲۶۸ محمدی (سنہ ۱۸۳۹ء) آیا جب کہ محمد علی پاشا ستر برس کا بوڑھا تھا اور بڑی شجاعت اور کمال ہوشیاری کے ساتھ مصر، سوڈان، شام، عرب اور جزیرہ کریٹ پر حکومت کر رہا تھا،، (شرر - صدپارہ دل - صفحہ ۱۶۳) -

''سنا ہے جب وہ سائنس میں ریسرچ کر رہی تھیں تو پروفیسر رتنم سے اس کی بڑی راہ و رسم تھی،، (عصمت چغتائی - ٹیڑھی لکیر - صفحہ ۲۶۲) -

''سلیمہ کی عمر اس وقت اٹھارہ سال کی تھی اور زنانہ مشن کالج میں اف، اے کی تعلیم حاصل کر رہی تھی،، (نیاز فتحپوری - ایثار - صفحات ۳۸۴ — ۳۸۵) -

''اب ایک نئے تیسرے مضمون میں ایم - اے کر رہی تھیں،، (عصمت چغتائی - ٹیڑھی لکیر - صفحہ ۲۶۱) -

یہ استعمال نمبر ایک استعمال سے اس طور پر مختلف ہے کہ اس میں ایک تو کام کا عرصہ زیادہ طویل ہوتا ہے - اس عرصے کی طوالت جملے کے مناسب الفاظ یا سیاق و سباق سے معلوم ہوتی ہے اور دوسرا یہ کہ کام کی نسبت ماضی کے کسی مخصوص مقررہ وقت سے نہیں کی جاتی ہے -

جب الگ کام ہوتا ہوا بتایا جاتا ہے تو اسکے معنی یہ ہوتے ہیں کہ صیغے سے اس کام کے آغاز یا اختتام کا پہلو نہیں نکلتا ہے - یہ ظاہر کرنے کےلئے کہ ماضی استمراری اپنے دامن میں ماضی کا کتنا عرصہ سمولیتا ہے جملے میں تمیز کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں -

''میرا تو کئی دن سے دل گھبرا رہا تھا،، (نذیر احمد۔ توبتہ النصوح۔ صفحہ ۲۰۵)۔

''انہوں نے کہا 'حضور بارش کے دن تھے۔ اور سات دن سے موسلادھار مینہ برس رہا تھا'،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد اول۔ صفحہ ۳۸)۔

''ایک برس بھر سے تیاری کر رہے تھے کہ پہاڑ جائیں،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد دوم۔ صفحہ ۸۶)۔

''سوجان کی کھیتی میں کئی برس سے ھن برس رہا تھا،، (پریم چند۔ سوجان بھگت۔ صفحہ ۱۷۷)۔

''سب سے خاندانی مراسم بچپن سے چلے آرہے تھے،، (عباس۔ بھارت ماتا کے پانچ روپ۔ صفحہ ۱۶۳)۔

''قبیلہ بنی کعب کے سردار حباب کی بیٹی کے ساتھ قیس بن ذریع عذری نے عاشق ہوکے عقد کیا اور اسے طلاق دے دی جس پر بنی کعب ایک مدت سے برھم ھو رہے تھے،، (شرر۔ قیس و لبنی۔ صفحہ ۱۷۲)۔

جب اس بات کا اظہار کرنا مقصود ہو کہ کام ایک محدود عرصے پر پھیلا ہوا تھا تو ماضی استمراری نہیں استعمال ہوگا۔ ''تین دن تک بارش ہو رہی تھی،، لکھنا غلط ہوگا۔

## ماضی استمراری معمولی کا غیرمعیاری صیغہ

اصل فعل کے حالیہ استمراری کے بعد ''ہونا،، کے ماضی معمولی کے صیغے بڑھانے سے ماضی استمراری معمولی بنایا جاتا ھے، جیسے ''وہ کر رہا ہوتا تھا،،۔

یہ صیغہ ماضی استمراری اور ماضی معمولی کا مرکب ھے یعنی اس سے کسی مخصوص حالت کے ماتحت جاری ہونے والے کام کی تکرار بتائی جاتی ھے، جیسے

''اسے کچھ ایسا دھندلا دھندلا یاد ھے کہ جب امی یہ سب کچھ کر رہی ہوتی تھیں تو شائد وہ آس پاس ھی کہیں منڈلا رہی ہوتی تھی اور باجی جب لڑکیوں میں گھری ہنس رہی ہوتی تھیں اور ساتھ ھی ایک لڑکی کے بالوں میں بڑی بے خیالی میں کنگھی کر رہی ہوتی تھیں تو شائد یہ لڑکی وہ خود ھی تھی،، (رضیہ فصیح احمد۔ آبلہ پا۔ صفحہ ۱۰۲)۔

''صبا اس کے سرخ موٹے گال پر پیار کرکے اپنے پاس لٹا لیتی اور چند سیکنڈ بعد وہ اسد کی گود میں جھول رہا ہوتا،، (رضیہ فصیح احمد۔ آبلہ پا۔ صفحہ ۱۹۴)۔

''جب کبھی موسلہ دھار بارش ہو رہی ہوتی تھی تو اس فٹ پاتھ پر بیٹھ کر مانگنے والے سب بھکاری اپنی جھونپڑیوں میں جا گھستے تھے،، (بلونت سنگھ۔ روشنی۔ صفحات ۱۹۰ — ۱۹۱)۔

ان جملوں میں ماضی استمراری معمولی کے صیغے اس کام کا بہ کثرت جاری رہنا بتاتے ہیں جسکی نسبت کسی دوسرے کام سے ہوتی ہے، ایک بار ہونے والے کام کی گویا تعمیم کی جاتی ہے۔ اگر دئے ہوئے جملوں میں ماضی استمراری معمولی کے صیغے ماضی استمراری کے صیغوں سے بدل دئے جائیں تو معنوں میں کام کا بہ تکرار ہونا نہیں پایا جائے گا، جیسے

اسے کچھ ایسا دھندلا دھندلا یاد ہے کہ جب امی یہ سب کچھ کر رہی تھیں تو شائد وہ آس پاس ہی کہیں منڈلا رہی تھی اور باجی جب لڑکیوں میں گھری ہنس رہی تھیں اور ساتھ ہی ایک لڑکی کے بالوں میں بڑی بے خیالی میں کنگھی کررہی تھیں تو شائد یہ لڑکی وہ خود ہی تھی۔

صبا نے اس کے سرخ موٹے گال پر پیار کرکے اپنے پاس لٹا لیا اور چند سیکنڈ بعد وہ اسد کی گود میں جھول رہا تھا۔

جب موسلادھار بارش ہو رہی تھی تو اس فٹ پاتھ پر بیٹھ کر مانگنے والے سب بھکاری اپنی جھونپڑیوں میں گھس رہے تھے۔

## ماضی فاعلی معمولی کا غیرمعیاری صیغہ

اصل فعل کے حالیہ ناتمام کے بعد ''ہونا،، کے ماضی معمولی کا صیغہ آنے سے ماضی فاعلی معمولی کا صیغہ پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً

'اسے وہ زمانہ یاد آرہا تھا جب وہ کبھی کبھی صبح کے وقت تیار ہوکر دوڑتی ہوئی اپنی امی کے کمرے میں آجایا کرتی تھی — وہ اپنے گھنے سیاہ بال کھولے کنگھی کرتی ہوتی تھیں...،، (رضیہ سجاد ظہیر۔ سرشام۔ صفحہ ۱۸۱)۔

ماضی استمراری معمولی اور ماضی فاعلی معمولی کے صیغوں کے معنوں میں جو مشابہت ہے وہ یہ کہ بہ‌تکرار ہونے والے کام کے وقت کو کسی مخصوص

مقررہ وقت سے جوڑا جاتا ہے - یہاں ماضی استمراری معمولی اور ماضی فاعلی معمولی کے استعمال میں ایک نازک فرق بیان کرنا ضروری ہے - ماضی فاعلی معمولی کام کے تسلسل سے توجہ ہٹاکر فاعل کو توجہ کا مرکز بناتا ہے -

## ترقی پذیر صورت کے ماضی کے صیغے

۱ - ترقی پذیر صورت کا ماضی
۲ - ترقی پذیر صورت کا ماضی استمراری
۳ - ترقی پذیر صورت کا ماضی تمام

## ترقی پذیر صورت کا ماضی

ترقی پذیر صورت کا ماضی اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور فعل ''جانا،، یا ''چلا جانا،، کے ماضی معمولی کے صیغوں سے بنتا ہے جیسے ''وہ بڑھتا (چلا) جاتا تھا،،۔

کبھی کبھی ترقی پذیر صورت کا ماضی اصل فعل کے حالیہ ناتمام کے بعد ''آنا،، یا ''چلا آنا،، کا ماضی معمولی بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے ''وہ بڑھتا (چلا) آتا تھا،،۔

امدادی افعال ''آنا،، اور ''جانا،، میں فرق یہ ہے کہ عموماً ''آنا،، سے کام کے متکلم کی طرف بڑھنے یا قربت ہونے کے معنی نکلتے ھیں اور برخلاف اسکے ''جانا،، میں کبھی کبھی کام متکلم کی طرف سے دور ھوتے ھوئے ظاھر ھوتا ہے، جیسے ''وہ بڑھتا آتا تھا،، ''وہ قریب ھوتا آتا تھا،، ''وہ دور ھوتا جاتا تھا،،۔

ترقی پذیر صورت کے صیغوں میں ''آنا،، بطور امدادی فعل کے بہت کم استعمال کیا جاتا ہے - اسکی وجہ یہ ہے کہ ان افعال کی تعداد بہت کم ہے جن کے ساتھ آکر ''آنا،، کام کو متکلم کی طرف بڑھتے بھی ظاھر کرے، جیسے ''نکلنا،، ''گھرنا،، ''بڑھنا،، وغیرہ۔

ترقی پذیر صورت میں ''جانا،، عام طور پر ایک ایسے امدادی فعل کی حیثیت سے آتا ہے جس سے کام میں محض اضافہ ھونا بتایا جاتا ہے اور بس۔

''چلا آنا،، اور ''چلا جانا،، میں وھی نسبت ہے جو ''آنا،، اور ''جانا،، میں ہے مگر ''چلا آنا،، اور ''چلا جانا،، اصل فعل کے حالیہ ناتمام کے ساتھ عام طور پر تب بڑھائے جاتے ھیں جب یہ ظاھر کرنا مقصود ھو کہ کام مس زیادتی زور کے ساتھ ھو رھی ہے، جیسے

''زور میں آکے گھراؤ کی طرف بڑھتا چلا جاتا تھا کہ جب ہاتھ پاؤں چلنے سے رہ جائیں گے تو خواہ مخواہ ڈوبوں گا،، (شرر۔ قیس و لبنی۔ صفحہ ٦٤) -

''اسطرح بات میں سے بات نکلتی چلی آتی تھی،، (نذیر احمد۔ ابن الوقت۔ صفحہ ١٨) -

## صیغے کا استعمال

١ - ماضی کے کسی خاص وقت سے وابستہ کئے ہوئے کام کے وقوع میں زیادتی ظاہر کرنے کے لئے، جیسے

''شروع شام کا وقت تھا۔ تارے نکلتے آتے تھے'' (شرر۔ منصور موہنا۔ صفحہ ١٣٨) -

''وہ میز پر کہنیاں ٹکائے موٹی سی ڈکشنری کھولے کچھ ڈھونڈ رہا تھا اور سوچ سوچ کر کچھ لکھتا جاتا تھا،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحہ ٢٧١) -

''مولانا اس وقت نہایت عقیدت کے ساتھ حدیث پر حدیث بیان کرتے چلے جاتے تھے،، (شوکت تھانوی۔ جلوس۔ صفحہ ٣٣) -

''جوں جوں وہ اپنی داستان بیان کرتا جاتا تھا، میری حیرت بڑھتی جاتی تھی،، (نیاز فتحپوری۔ جان عالم اور ملکہ مہر نگار۔ صفحہ ٢١٨) -

مندرجۂ بالا جملوں میں ترقی پذیر صورت کے ماضی کا صیغہ کام کا ماضی میں بہ ضمن وقت ارتقا کے ساتھ واقع ہونا ظاہر کرتا ہے۔

٢ - اس الگ کام کا ارتقائی صورت میں واقع ہونا بتانے کےلئے جو ماضی کے کسی مقررہ وقت سے تعلق نہ رکھتا ہو، جیسے

''بیاہ کے دن نزدیک آتے جاتے تھے،، (پریم چند۔ دھوکا۔ صفحہ ١٣٥) -

''خیر لوگوں نے جو کچھ سمجھا ہو یوں بھی شورش بہت کچھ فرو ہو چلی تھی اور امن و امان ہوتا جاتا تھا،، (نذیر احمد۔ توبتہ النصوح۔ صفحہ ١٦) -

''بجائے موٹا تازہ ہونے کے جوں جوں دن گزرتے جاتے تھے مردے

سے بدتر ہوتی جاتی تھی،، (راشد الخیری - منازل السائرہ - صفحہ ۵) -

ان جملوں کے یہ معنی ہیں کہ الگ کام زمانۂ گزشتہ میں بلا تعین وقت ہورہا تھا -

## ترقی پذیر صورت کا ماضی استمراری

ترقی پذیر صورت کے ماضی استمراری کے اجزائے ترکیبی میں اصل فعل کا حالیہ ناتمام اور ''جانا (آنا)،، یا ''چلا جانا (چلا آنا)،، کے ماضی استمراری کا صیغہ شامل ہوتا ہے -*

## صیغے کا استعمال

۱ - کام کا ماضی کے کسی خاص وقت میں ارتقا کے ساتھ جاری ہونا پایا جاتا ہے، جیسے

''بڑھتے ہوئے اندھیرے میں اجڑے، لٹے، کھسٹے انسانوں کا یہ قافلہ پگڈنڈی پگڈنڈی پہاڑی پر چڑھتا چلا جا رہا تھا،، (عباس - میرے بچے - صفحہ ۱۵۱) -

''پورن پورے جلال سے بڑھتا آرہا تھا،، (عصمت چغتائی - ضدی - صفحہ ۳۲) -

''اندھیرا گھرتا چلا آرہا تھا،، (رانگیا راگھو - آخری آواز - صفحہ ۹) -

''...اور اگر ایک طرف اس فتنہ سے غافل نہ تھا جو سفیریہ کے ساتھ اٹھتا آرہا تھا تو دوسری طرف وہ عشاق کے اس گروہ سے بےخبر نہ تھا، جس کی دنیا و مافیہا صرف اس کے اپنے گھر کی چار دیواری تک محدود تھی،، (راشد الخیری - محبوبۂ خداوند - صفحہ ۴) -

''اندھیرا کافی بڑھ چکا تھا لیکن اب چاند نکلتا آرہا تھا اور ذرا ذرا روشنی پھیلنی شروع ہوگئی تھی،، (رضیہ سجاد ظہیر - سرشام - صفحہ ۳۱) -

''...اور سایہ بڑھتے بڑھتے تاریکی میں تبدیل ہوتا جا رہا تھا کہ دفعتاً کملا کی آنکھ کھلی،، (نیاز فتح پوری - بیراگ کا بروگ - صفحہ ۴۷۴) -

---

* اصل فعل کے ساتھ ان مختلف امدادی افعال کے آجانے سے معنی میں کیا کیا تغیر ہو جاتے ہیں - یہ جاننے کےلئے ترقی پذیر صورت کے ماضی کی ساخت ملاحظہ کیجئے -

کام میں ہونے والے اضافے کی رفتار کو ظاہر کرنے کےلئے جملے میں مناسب الفاظ شامل کئے جاتے ہیں، جیسے

''نصف گھنٹہ تک یہی کیفیت رہی۔ کیلاش کی حالت لمحہ به لمحه بگڑتی جا رہی تھی۔ یہاں تک که اس کی آنکھیں پتھرا گئیں،، (پریم چند۔ منتر۔ صفحه ۳۳)۔

''اس گھڑی مجھ پر بھی اس حسین منظر کا جادو دھیرے دھیرے اثر کرتا جا رہا تھا،، (عباس۔ دیا جلے ساری رات۔ صفحه ۲۷)۔

''تیسرے دن شام کو چودھرائن بھگت رام کو بلانے گئیں۔ تو دیکھا که وہ ایک پریشانی اور وحشت کے عالم میں دونوں ہاتھوں کو سپر بنائے، کمرہ کے کونے کی طرف ایک ایک قدم پیچھے ہٹتا چلا جا رہا تھا گویا کسی کے وار سے اپنے کو بچاتا ہو،، (پریم چند۔ حسن و شباب۔ صفحه ۴۱)۔

ایک کام کے تسلسل کی زیادتی دوسرے کام کے تابع یا اس سے متعلق ہو سکتی ہے، جیسے

''لیکن جوں جوں قریب پہنچتا جاتا تھا یه موہوم سی امید یاس میں تبدیل ہوتی جارہی تھی،، (پریم چند۔ راہ نجات۔ صفحه ۱۴)۔

۲۔ الگ کام ماضی کے کسی مقررہ وقت سے متعلق نه ہوکر ارتقائی صورت میں جاری تھا، جیسے

''عابد کا دل ماں کی طرف سے پھٹتا چلا ہی جا رہا تھا جو کچھ تھوڑی بہت گنجائش باقی تھی وہ بھی ختم ہوئی،، (راشد الخیری۔ منازل السائرہ۔ صفحه ۱۸۳)۔

''پچھلے کچھ دنوں سے صحت ویسے ہی خواہ مخواہ گرتی جا رہی تھی اوپر سے یه بخار اور پھر ٹیلر کی لاپروا مصروفیت،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحه ۴۷۵)۔

''یه ایک انوکھا خاندان نه تھا جہاں کھانے والوں کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی تھی اور کمانے والے تھک کر بوڑھے ہوتے جا رہے تھے۔ سامان روزبروز ڈھیلا اور بیکار ہوتا جا رہا تھا،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحه ۴۱۳)۔

''گرمیوں کا موسم نکلتا جا رہا تھا،، (قرۃ العین حیدر۔ جلاوطن۔ صفحه ۵۲)۔

ترقی پذیر صورت کے ماضی اور ترقی پذیر صورت کے ماضی استمراری سے اس الگ کام کا جاری ہونے کا اظہار کیا جا سکتا ھے جو ماضی کے کسی مقررہ وقت سے وابستہ اور ناوابستہ دونوں ہوتا ھے۔ اس جگہ انکے استعمال میں ایک نازک فرق بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ھے۔ ان دو صیغوں میں یوں فرق کرنا چاھئے کہ جب ترقی پذیر صورت کے ماضی کا صیغہ استعمال ہو تو یہ صرف کام کے ہونے کی خبر دیتا ھے۔ ترقی پذیر صورت کے ماضی استمراری کے صیغے میں توجہ کا مرکز کام کا جاری رھنا ھے۔ سننے والے کی توجہ کام کے جاری رھنے پر اس طرح مبذول کرائی جاتی ھے کہ ہونے والا کام اس کے تصور میں ایسے آجائے گویا اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رھا ہو۔ عام الفاظ میں یوں کہنا چاھئے کہ ترقی پذیر صورت کے ماضی اور ماضی استمراری کے صیغوں میں جو فرق ھے وہ کام کی الگ الگ نوعیت پر منحصر ھے اور اسے ماضی استمراری کے صیغوں کی خصوصیت سمجھنے کے بعد معلوم کیا جا سکتا ھے۔

## ترقی پذیر صورت کا ماضی تمام

ترقی پذیر صورت کے ماضی تمام کا صیغہ اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور فعل ''جانا،، یا ''چلا جانا،، کے ماضی تمام کا مرکب ھے، جیسے وہ ''کرتا گیا،، یا ''وہ کرتا چلا گیا،،۔

اصل فعل کے حالیہ ناتمام کے ساتھ فعل ''چلا جانا،، ملانے سے کام کے ارتقا کی رفتار تیز ہو جاتی ھے۔

ترقی پذیر صورت کا ماضی تمام اس کام کا ارتقا ظاہر کرتا ھے جو کسی عرصے میں محدود ہوکر واقع ہوا ہو۔ کام کا تسلسل منقطع اور غیرمنقطع دونوں طرح کا ہو سکتا ھے۔ اھم بات یہ ھے کہ پورا عرصہ ایک وحدت زمانی معلوم ہوتا ھے، جیسے

''مگر جب سائرہ کی زبان بڑھتی چلی گئی اور توتکار پر نوبت آگئی تو آگ بگولا ہوگئی،، (راشد الخیری۔ منازل السائرہ۔ صفحہ ۱۹)۔

''دن آنکھیں مینچے چپ چاپ گزرتے چلے گئے،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحہ ۵۲۱)۔

''جوں جوں دنیا کی عمر زیادہ ہوتی گئی آدمی اپنے آرام کےلئے نئے نئے پیشے اور نئی نئی چیزیں ایجاد کرتے گئے،، (نذیر احمد۔ بنات النعش۔ صفحہ ۳۵)۔

''ترقی پسند گروہ میں ممبروں کی تعداد بڑھتی چلی گئی،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحہ ۳۰۰)۔

ان صیغوں میں کام کے اثرات بولنے کے وقت موجود نہیں ہوتے۔ ان سے یہ بات بھی معلوم نہیں ہوتی کہ کام حال یا ماضی کے کسی مقررہ وقت سے پہلے ہوا ھے۔ اگر وقت کا ایسا تعین کیا جاتا تو ترقی پذیر صورت کے حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے بھی ہوتے، جیسے طویل صورت کے حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے موجود ھیں۔

کام کا عرصہ کتنا بڑا تھا یا اس عرصے کے اندر کام کے ارتقا کی رفتار کیا تھی یہ سب کیفیتیں ظاہر کرنے کےلئے جملے میں مناسب الفاظ موجود ہو سکتے ھیں، جیسے

''نتیجہ یہ ہوا کہ دل کی کدورت روز بروز بڑھتی ھی گئی،، (پریم چند۔ سوت۔ صفحہ ۲۰۹)۔

''تین برس لگاتار ایکھ لگتی گئی،، (پریم چند۔ سوجان بھگت۔ صفحہ ۱۷۷)۔

سوویت ماہرھندوستانیات یلوفکوف نے اپنے مضمون ''ھندوستانی زبان کے مرکب افعال کے بارے میں،،* ترقی پذیر صورت کے ماضی تمام کی یہ خصوصیت بیان کی ھے کہ ''جب جملے میں کوئی لفظتمیز استعمال نہیں ہوتا... تو یہ صیغہ عام طور پر اس امر پر زور دیتا ھے کہ کام جاری رھتا ھے۔ علاوہ ازین طویل صورت کے صیغے کے مقابلے میں وہ کام جسکے صیغے کے اجزائے ترکیبی میں امدادی فعل ''جانا،، شامل ھے کسی وقتی سانچے سے محدود نہیں ہوتا ھے۔ وہ (صیغہ) کام کے جاری رھنے کا عرصہ نہیں بتاتا ھے۔ یہاں اس بات پر توجہ دی جاتی ھے کہ کام ختم نہیں ہوا ھے کہ وہ جاری ھے۔ اس سلسلے میں یہ جاننا دلچسپ ہوگا کہ ان معنوں میں اکثر Preterit یعنی ماضی تمام استعمال ہوتا ھے جیسے 'نلیمہ کہتی چلی گئی'...،،۔

بتائے ہوئے صیغے کو ایسا سمجھنے کے یہ معنی ھیں کہ یلوفکوف نہیں جانتے ھیں کہ اردو میں مختلف امدادی افعال کے ذریعہ بننے والے ایک ھی قسم کے صیغے ایک ھی کام کے وقوع کے مختلف طریقے ظاھر کرتے ھیں، جیسے ''وہ بڑھتا رھا،، ''وہ بڑھتا گیا،، ''وہ بڑھا کیا،،۔

کسی وقتی سانچے سے غیرمحدود ماضی کے کام کے اظہار کےلئے صرف وہ صیغے مستعمل ہوتے ھیں جنکے اجزائے ترکیبی میں امدادی افعال کے ماضی معمولی اور ماضی استمراری کے صیغے ھیں۔ مثلاً ''وہ بڑھتا جاتا تھا،، ''وہ بڑھتا رھتا تھا،، ''وہ بڑھتا آرھا تھا،، وغیرہ، وغیرہ۔

---

* صفحہ ۹۷۔

ترقی پذیر صورت کے ماضی تمام کی خصوصیت غلط سمجھنے کی وجہ یہ ہے کہ یلوفکوف نے صیغے کا استعمال اسکے معنی دیکھ کر نہیں بلکہ اس کا روسی ترجمہ دیکھ کر بتایا ہے۔ انہوں نے اس جملے کا روسی میں یہ ترجمہ کیا ہے کہ ''نلیمه بولنے کا کام جاری کر رہی تھی،، اس لئے ان کو ترقی پذیر صورت کے Preterit (ماضی تمام) کا ایسے موقع پر استعمال ہونا عجیب معلوم ہوا۔ ہمارے خیال سے اس جملے کا روسی میں کیسا ہی ترجمہ کیوں نہ ہو۔ اسے اس طرح سمجھنا چاہئے کہ ''نلیمه نے بولنے کا کام کچھ وقت تک زیادتی کے ساتھ جاری رکھا،،۔

کبھی کبھی ترقی پذیر صورت کے حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے بھی استعمال ہوتے ہیں، جیسے

''پانی کے پاس ہی... شگفتہ اور خوش رنگ پھولوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے جو نہر کے دونوں طرف حدنظر تک پھیلتا چلا گیا ہے،، (شرر۔ فردوس بریں۔ صفحہ ۵۸)۔

اس جملے کے معنی یہ ہیں کہ پھولوں کا سلسلہ پانی کے پاس شروع ہوا اور بڑھتے بڑھتے نہر کے دونوں طرف حدنظر تک پھیل گیا ہے۔

''دو بڑی وسیع سڑکیں ایک دوسرے کو کاٹتی ہوئی چاروں طرف پھیلتی چلی گئی تھیں،، (شرر۔ مینا بازار۔ صفحہ ۲۴)۔

اس جملے کے یہ معنی ہیں کہ دو سڑکیں ایک دوسرے کو کاٹ کر بڑھتے بڑھتے چاروں طرف پھیل گئی تھیں۔

''...مشاعرہ میں ساجدہ اور نرگس کے ساتھ میں بھی گئی تھی اور وہیں جو اشعار ہم لوگوں کو پسند آئے تھے وہ اپنی اپنی نوٹ بک میں لکھتے گئے تھے،، (شوکت تھانوی۔ انشااللہ۔ صفحہ ۲۰۳)۔

اس جملے کے یوں معنی سمجھنے چاہئیں کہ مشاعرے میں لڑکیاں اشعار لکھتی رہی تھیں۔ ہر نئے شعر کے ساتھ اشعار کی تعداد بڑھتی گئی تھی۔

''جس قدر پہلے وہ مسلمانوں کو پیچھے ہٹاتے گئے تھے اس سے زیادہ خود ہٹ گئے،، (شرر۔ منصور موہنا۔ صفحہ ۱۹۶)۔

''بڑھتا گیا ہے،، اور ''بڑھتا گیا تھا،، جیسی ترکیبوں کا ذکر سکول بیرگ نے کیا ہے۔ آج کل کی اردو میں ان کا استعمال بہت کم ہوگیا ہے۔ ان صیغوں کے معنوں کے اظہار کےلئے طویل صورت کے حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے مستعمل ہوتے جا رہے ہیں۔

## استقلالی صورت کے ماضی
## اور ماضی استمراری کے صیغے

استقلالی صورت کا ماضی اس طرح بنتا ہے کہ اصل فعل کے حالیہ تمام کے ساتھ ''جانا،، یا ''چلا جانا،، ''آنا،، یا ''چلا آنا،، کا ماضی معمولی بڑھایا جاتا ہے، جیسے

''لیکن پیاس کی یہ حالت ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ سارے جسم میں کہیں نمی کا نام نہیں باقی رہا۔ پھر اس پر اس قاتل ہوا کے جھونکے جو ساعت بہ ساعت آتش تشنگی کو اور زیادہ بھڑکائے جاتے تھے،، (شرر۔ قیس و لبنی۔ صفحہ ٥)۔

''سیتل! سیتل! کیوں؟ آخر کیوں وہ اس کے دماغ پر چڑھا چلا آتا تھا؟،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحہ ٢٧٢)۔

''سائرہ جوں جوں موٹی ہوتی جاتی تھی شاکرہ کی ہڈیاں نکلی چلی آتی تھیں،، (راشد الخیری۔ منازل السائرہ۔ صفحہ ٧١)۔

''لیکن اس کے پاؤں کانپ رہے تھے اور دل بیٹھا جاتا تھا،، (پریم چند۔ غبن۔ صفحہ ١١٦)۔

استقلالی صورت کا ماضی استمراری اصل فعل کے حالیہ تمام کے بعد ''جانا،، یا ''چلا جانا،، ''آنا،، یا'' چلا آنا،، کا ماضی استمراری بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے

''ریاض برابر میرا منہ دیکھے جا رہا تھا،، (شوکت تھانوی۔ تعزیت۔ صفحہ ٥٥)۔

''بجائے جھنجھناتے ہوئے قہقہے لگانے کے وہ خاموش تلخی سے مسکرائے جا رہی تھی،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحہ ٣٠٩)۔

''لیکن اختر ہمارے اس سوال کا جواب دینا بھی غیرضروری سمجھتے تھے اور بڑھے چلے جا رہے تھے،، (شوکت تھانوی۔ جسکے لئے سفر کیا۔ صفحہ ٣٦)۔

''آیا تو دو دن کےلئے تھا۔ مگر دو ہفتے بعد بھی بہانے بنا کر رہے چلا جا رہا تھا،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحہ ٢٣٥)۔

''سارا گاؤں اسکول کی طرف امڈا چلا آرہا تھا،، (صالحہ عابد حسین۔ راہ عمل۔ صفحہ ١١٦)۔

اپنے معنوں کے لحاظ سے استقلالی صورت کے ماضی اور ماضی استمراری کے صیغے استقلالی صورت کے حال اور حال استمراری کے صیغوں کی طرح ہیں۔ اس لئے استقلالی صورت کے حال اور حال استمراری کے بارے میں اس مقالے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ استقلالی صورت کے ماضی اور ماضی استمراری کےلئے بھی پوری طرح ٹھیک ہوگا۔

استقلالی صورت کے ماضی اور ماضی استمراری کے صیغے بہت استعمال ہوتے ہیں اسلئے سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ڈاکٹر عبدالحق کا اس ساخت کے بارے میں یہ خیال کیوں تھا کہ ''خاص یہ صورت عموماً فعل حال ہی کے ساتھ استعمال ہوتی ہے۔ ماضی میں استعمال دوسری طرح ہوتا ہے، جیسے وہ پڑھتا جاتا تھا اور میں لکھتا جاتا تھا''۔*

## استقلالی صورت کے ماضی تمام کا غیر معیاری صیغہ

اصل فعل کے حالیہ تمام کے بعد ''جانا'' یا ''چلا جانا'' کا ماضی تمام بڑھا دینے سے بنتا ہے، جیسے

''دبی زبان سے یہ بھی کہہ دیا کہ اب بھی اسی نیند سوئے گئیں تو بیوی عمر بھر سر پر ہاتھ رکھ کر رونا'' (راشد الخیری۔ شام زندگی۔ صفحہ ۹۴)۔

یہاں اس صیغے سے کام کے جاری رکھنے کے معنی ظاہر ہوتے ہیں۔ آج کل کی اردو میں انہیں معنوں کا اظہار عام طور پر ذیل کے صیغوں سے ہوتا ہے۔

۱۔ اب بھی اسی نیند سوتی رہیں تو...
۲۔ اب بھی اسی نیند سوتی رہینگی تو...
۳۔ اب بھی اسی نیند سوئیں گی تو...

''میرے ہاں تو برابر گھونٹ پر گھونٹ چل رہا تھا۔ وہ بھلا اپنا ہاتھ روک کر کیوں اپنی ہتک کراتے۔ کسی نہ کسی طرح پئے ہی گئے'' (فرحت اللہ بیگ۔ مضامین فرحت۔ حصہ دوم۔ صفحہ ۱۰۰)۔

''...ایک دن قلعہ پر چڑھا چلا گیا اور مہدی کے سامنے جاکے کہا 'نکلو اور یہ قلعہ خالی کرو'' (شرر۔ حسن بن صباح۔ صفحہ ۱۸)۔

---

*مولوی عبدالحق۔ قواعد اردو۔ صفحہ ۱۰۰۔

''چلی اور چلے گئی - رات کی تمیز تھی نہ دن کا پتہ،، (راشد الخیری - ماہ عجم - صفحہ ۱۲۹) -

''پٹے گئے،، ''چڑھا چلا گیا،، ''چلے گئی،، صیغے وہ کام ظاہر کرتے ہیں جو کچھ وقت تک ہوتا رہا اور نتیجہ حاصل کرکے ہی ختم ہوا -

## طویل صورت کے ماضی کے صیغے

اس عنوان کے تحت چھہ صیغے شامل کئے جاتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے -

۱ - طویل صورت کا ماضی معمولی (وہ کرتا رہتا تھا)
۲ - طویل صورت کا ماضی استمراری (وہ کرتا (چلا) آرہا تھا)
۳ - طویل صورت کا ماضی (وہ کرتا (چلا) آتا تھا)
۴ - طویل صورت کا ماضی تمام (وہ کرتا رہا) -
۵ - طویل صورت کا حال تمام (وہ کرتا رہا ہے، وہ کرتا (چلا) آیا ہے)
۶ - طویل صورت کا ماضی قبل ماضی (وہ کرتا رہا تھا، وہ کرتا (چلا) آیا تھا)

## طویل صورت کا ماضی معمولی

طویل صورت کے ماضی معمولی کا صیغہ اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور ''رھنا،، کے ماضی معمولی کا مرکب ہے، جیسے ''وہ کرتا رہتا تھا،، -

## صیغے کا استعمال

۱ - کام کے متواتر جاری رہنے کو بتانے کےلئے -

ہر چند اس میں امکانی وقفے ضرور ہوتے ہیں لیکن کام کے لگاتار ہونے پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے، جیسے

''پھر بھی جس قدر ان کی برائیاں مجھ پر ظاہر ہوتی رہتی تھیں ان کا شاید دسواں حصہ بھی تم پر منکشف نہ ہوتا ہوگا،، (نذیر احمد - توبتہ النصوح - صفحہ ۶۱) -

''سوتیلی ماں اسے مارتی رہتی تھی،، (پریم چند - دو بیل - صفحہ ۱۰۷) -

''دنیا مجسم ٹانگین بن کر اس کی کھڑکی کے نیچے چلتی رہتی اسے ان پر ترس آتا،، (عصمت چغتائی - ٹیڑھی لکیر - صفحہ ۳۶۷) -

دی ہوئی مثالوں میں اس ہمیشہ ہونے والے کام کے معنی پائے جاتے ہیں جس سے فاعل کی خصوصیت سامنے آجاتی ہے۔

تسلسل کی کیفیت کو واضح کرنے کےلئے جملے میں مناسب تمیزی الفاظ موجود ہو سکتے ہیں، جیسے

''اسے کسی کی کوئی بات پسند نہ آتی تھی۔ ہمیشہ عیب نکالتی رہتی تھی،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۲۰۷)۔

''نوری بڑی تیز تھی اور بڑی آپا بھی اسے برابر مار مار کر پڑھاتی رہتی تھیں،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحہ ۸۵)۔

''وہ قصر بلورین، جسکے ہر گوشے سے رقص و سرور کی آوازیں آتی رہتی تھیں جس کے ایوان خانے میں کنیزوں کے ریشمی ملبوس کی سرسراہٹ ہمیشہ محسوس ہوتی رہتی تھی جس کے کمروں میں نقرئی گھونگھروں کی آواز کے ساتھ ہلکے ہلکے قہقہوں کا لحن ملا ہوا ہر وقت گونجتا رہتا تھا، آج وہی قصر بلورین ایک مقبرے کی طرح سنسان ہے،، (نیاز فتحپوری۔ شبنمستان کا قطرۂ گوہرین۔ صفحہ ۲۰۲)۔

۲۔ معمول یا تکرار کے ساتھ ہونے والے اس کام کے اظہار کےلئے جس کے گزرنے میں ہر بار تھوڑا بہت وقت لگ جاتا ہے، جیسے

''کبھی وہ دن بھی تھے کہ ذرا دیر تک سوتا رہتا تو اجو پر پانی کا لوٹا اوندھا کر اس کی چارپائی الٹ دی جاتی تھی۔ آج دن چڑھے تک سوتا رہتا پھر بھی لوگ یہی کہتے 'اللہ رکھے جوانی کی نیند ہے سونے دو، ،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحہ ۲۴۵)۔

''ذرا دیر تک سوتا رہتا،، سے یہ ظاہر ہے کہ گزشتہ زمانے میں سونے کا کام بعض اوقات ''ذرا دیر تک کے عرصے کے اندر جاری رہتا تھا۔

''بھائی کو مارا، بہن کو پیٹا، ماں کو ڈانٹا، باپ کو کوسا۔ دن بھر یہی سونگ کرتی رہتی تھی،، (راشد الخیری۔ منازل السائرہ۔ صفحہ ۴۳)۔

یہاں یہ مطلب ظاہر کیا جاتا ہے کہ معمول کے مطابق ہونے والے کام میں دن بھر کا وقت لگ جاتا تھا۔ یہی معنی مندرجۂ ذیل جملے سے بھی نکلتے ہیں:

''اب گھنٹوں لیٹی کچھ نہ کچھ سوچتی رہتی،، (راشد الخیری۔ منازل السائرہ۔ صفحہ ۱۵۹)۔

ایسے کام کے واقع ہونے میں کتنا وقت لگتا ہے۔ اس کے اظہار کے لئے جملے میں مناسب الفاظ ہمیشہ موجود نہیں ہوتے، جیسے

''وہ کبھی کبھی اس کو تنبیہہ کرتے رہتے تھے،، (نیاز فتحپوری۔ سودائے خام۔ صفحہ ۹۸)۔

''بیٹے کے مرتے ہی دنیا آنکھوں میں اندھیر ہوگئی۔ صبح کی نماز سے فارغ ہوا اور قبرستان جا پہنچا۔ قبر پر بیٹھا کبھی پڑھتا رہتا۔ کبھی روتا رہتا،، (راشد الخیری۔ منازل السائرہ۔ صفحہ ۱۶۰)۔

''اس کی صحت عموماً خراب رہتی تھی اور زیادہ تر کھانستا چھینکتا رہتا تھا،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحہ ۴۷۲)۔

''جگو کے سر میں اکثر درد ہوتا رہتا تھا،، (پریم چند۔ غبن۔ صفحہ ۲۳۴)۔

ایسی حالت میں ماضی معمولی کا صیغہ بھی استعمال ہوتا ہے مگر اس میں کام کے وقت کی طوالت پر زور نہیں ہوتا۔ اس کے ذریعہ کام کو ہوتے ہوئے ظاہر نہیں کیا جاتا۔ اس سے صرف کام کے واقع ہونے کی خبر ملتی ہے، جیسے

''وہ گھنٹوں بیٹھ کر لوگوں کے ساتھ تاش کھیلتا، ہنسی مذاق کرتا، مگر شمن ان سب سے دور، کسی نہایت دل چسپ کام میں ڈوبی رہتی،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحہ ۲۴۶)۔

''ان مسائل پر تینوں آدمیوں میں گھنٹوں مناظرے ہوتے تھے،، (پریم چند۔ غبن۔ صفحہ ۸۸)۔

''راتوں پڑی روتی،، (راشد الخیری۔ منازل السائرہ۔ صفحہ ۱۵۹)۔

## طویل صورت کا ماضی استمراری

اصل فعل کے حالیہ ناتمام کے بعد ''آنا،، یا ''چلا آنا،، کا ماضی استمراری بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے ''وہ کرتا (چلا) آرہا تھا،،۔

طویل صورت کے ماضی استمراری کے صیغے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ الگ کام مدت سے جاری تھا۔

ایسا کام اپنی طوالت کی وجہ سے عام طور پر گزشتہ زمانے کے کسی مقررہ وقت سے وابستہ نہیں ہوتا ہے، جیسے

''اس عرصے میں پنڈت جواہرلال نہرو کی مہربانی سے دہلی سے ایک فوجی لاری پانی‌پت بھیجی گئی اور راتوں رات ہمارے خاندان کی عورتوں اور بچوں کو اپنے آبائی مکانات کو چھوڑ کر (جن میں ہمارے بزرگ چھہ سات سو برس سے رہتے چلے آرہے تھے) دہلی آجانا پڑا،، (عباس۔ کہانی کی کہانی۔ صفحہ ۱۰)۔

''ایک زمانے سے ذکی کی شادی نہ صرف اس بنا پر ملتوی ہوتی آرہی تھی کہ...،، (نیاز فتحپوری۔ ازدواج مکرر۔ صفحہ ۳۴۴)۔

''بنکروں کا دھندا خاندانی تھا۔ باپ دادا کا دھندا نباہتے چلے آرہے تھے،،۔*

جب جملے میں کام کے وقت کا آغاز بتایا جاتا ہے تو ایسے الگ کام کا واقع ہونا ماضی استمراری کے صیغے سے بھی ظاہر ہو سکتا ہے، جیسے

''ان دونوں خاندانوں میں عرصہ سے مخالفت چلی آ رہی تھی،، (نیاز فتحپوری۔ شبنمستان کا قطرۂ گوہرین۔ صفحہ ۱۳۱)۔

ان دو صیغوں میں یوں فرق کرنا چاہئے کہ طویل صورت کے ماضی استمراری کے صیغے سے کام کے وقت کی طوالت پر زور دیا جاتا ہے جب کہ ماضی استمراری کے خود صیغے میں یہ بات نہیں پائی جاتی ہے۔

## طویل صورت کا ماضی

اصل فعل کے حالیہ ناتمام کے بعد ''آنا،، یا ''چلا آنا،، کا ماضی معمولی بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے

''خوجی اور آزادپاشا میں نوک جھونک ہوتی آتی تھی،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۳۴۷)۔

یہ صیغہ زمانۂ گزشتہ میں اس کام کی خبر دیتا ہے جو بہت دن سے ہو رہا تھا۔ اس صورت میں کام کے وقوع سے تعلق نہیں بلکہ فعل متعدی اور لازم کے استعمال میں فاعل پر توجہ مرکوز ہے۔

*یاد نہیں آتا کہ یہ اقتباس کس کتاب سے حاصل کیا گیا ہے۔

## طویل صورت کا ماضی تمام

طویل صورت کے ماضی تمام کا صیغہ اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور فعل ''رهنا،، کے ماضی تمام سے مل کر بنتا ہے، جیسے ''وہ کرتا رہا،،۔

یہ صیغہ ایسی حالت میں استعمال ہوتا ہے جب کام بلاتعین وقت کچھ عرصے تک جاری رہا ہو۔ مثلاً

''خیر ، گھر چلا آیا مگر وہ باتیں میرے کانوں میں برابر گونجتی رہیں،، (پریم چند۔ آنسوؤں کی ہولی۔ صفحہ ۲۶۶)۔

''سائرہ کے منہ میں جو کچھ آیا کہتی رہی،، (راشد الخیری۔ منازل السائرہ۔ صفحہ ۱۱۰)۔

''ایک بات ہو تو کہوں میں تم کو بیٹھا دیکھتا رہا اور جلتا رہا،، (راشد الخیری۔ سمرنا کا چاند۔ صفحہ ۲۲)۔

''چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ خاموش بیٹھی سنتی رہی،، (راشد الخیری۔ سمرنا کا چاند۔ صفحہ ۲۹)۔

''قیس نے اس کے بعد اپنے پرجوش وخروش اشعار سنانا شروع کئے جن کو دونوں لڑکیاں سنتی اور ان سے متاثر ہوتی رہیں،، (شرر۔ قیس و لبنی۔ صفحہ ۱۹۸)۔

اوپر دی ہوئی مثالوں سے یہ بات واضح ہے کہ طویل صورت کے ماضی تمام سے ظاہر کئے ہوئے کام کسی وقتی سانچے میں محدود معلوم ہوتے ہیں۔

یلوفکوف نے اس صیغے کے استعمال کے متعلق یہ غلط رائے قائم کی ہے کہ جس جملے میں کام کے واقع ہونے کا عرصہ نہیں بتایا جاتا ہے اس میں ''کرتا رہا،، قسم کی ساخت میں صرف کام جاری رہنے کے معنی پائے جاتے ہیں۔*

طویل صورت کے ماضی تمام کی خصوصیت کا تعین اس کا ماضی استمراری کے صیغے سے مقابلہ کرنے پر زیادہ بہتر ثابت ہو سکتا ہے۔ ان دونوں صیغوں میں کام کے تسلسل کی خصوصیت مشترک ہے جب کہ پہلے صیغے میں کام کے وقت کی طوالت اور کام کی تکمیل کا احساس بھی شامل ہو جاتا ہے۔ ''پڑھتا رہا،، ''پڑھ رہا تھا،، کے مقابلے میں اپنے اندر تسلسل عمل زیادہ رکھتا ہے لیکن بنیادی فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں کام کو کسی عرصے کے اندر ہوتا ہوا ظاہر کیا جاتا ہے جبکہ دوسری صورت میں کام کا کوئی عرصہ مقرر

---

* د۔ یلوفکوف۔ ہندوستانی زبان کے مرکب افعال کے بارے میں۔ '' مشرقی ملکوں کا علم لسانیات '' (ماسکو ، ۱۹۶۳ء)۔ صفحہ ۹۳۔

نہیں ہوتا ہے۔ کام کا تسلسل دکھایا جاتا ہے اور بس۔ ''میں پڑھ رہی تھی'' کے صرف یہ معنی ہیں کہ کام ماضی میں کیا جا رہا تھا۔

ان دو مندرجۂ ذیل جملوں کا مقابلہ کیجئے:

''یہ لوگ گھر پہنچے تو دھنیا دروازے پر کھڑی ان کی راہ دیکھ رہی تھی'' (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۲۶)۔

''جب آنکھ نہ لگی تو میں نے بیڑی سلگائی اور آسمان کی طرف دیکھتا رہا'' (عباس۔ الف لیلہ ۱۹۵۶ - صفحہ ۱۱۶)۔

پہلے جملے میں دیکھنے کے کام کا تعین ماضی کے خاص وقت سے ہے اور کام کو اس مقررہ وقت سے الگ کرنا غیرممکن ہے جب کہ دوسرے جملے میں یہ احساس ہے کہ اس کام کے واقع ہونے میں تھوڑا بہت عرصہ لگا۔

یہ ظاہر کرنے کےلئے کہ کام کتنی دیر تک ہوتا رہا جملے میں مناسب الفاظ ہو سکتے ہیں، جیسے

''دیر تک وہ غصے بھری نظروں سے انہیں گھورتا رہا'' (عباس۔ چراغ تلے اندھیرا۔ صفحہ ۶۳)۔

''تم نے تو کمال کیا کہ ایک سوال کے جواب میں گھنٹہ بھر تک ان کا مغز ہی چاٹتی رہیں'' (راشد الخیری۔ سمرنا کا چاند۔ صفحہ ۲۲)۔

''۲۳ اپریل سے ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۱۵ء تک گیلی پولی کے مغربی پہلو پر فوجیں اترتی رہیں'' (فرحت اللہ بیگ۔ جینے سے بہتر مرنا۔ صفحہ ۱۰۳)۔

''دو ڈھائی گھنٹے تک سائرہ روتی پیٹتی، چیختی، چلاتی، بکتی، جھینکتی رہی'' (راشد الخیری۔ منازل السائرہ۔ صفحہ ۱۹)۔*

''جب وہ میری اماں سے پہلی بار ملیں تو دونوں ایک دم بغل گیر ہو گئیں اور کچھ کہنے سننے سے پہلے دونوں کئی منٹ تک خاموشی سے اپنے اپنے وطن کو یاد کرتے ہوئے روتی رہیں'' (عباس۔ بھارت ماتا کے پانچ روپ۔ صفحہ ۱۶۷)۔

ایک کام کا وقت دوسرے کام کی بنیاد پر مقرر کیا جا سکتا ہے، جیسے

---

* جب جملے میں طویل صورت کے صیغے میں کئی افعال ہوتے ہیں تو امدادی فعل ''رہنا'' کا صیغہ ان سب کےلئے صرف ایک بار آسکتا ہے۔

''جب تک وہ درختوں کی آڑ میں چھپ نہ گیا، وہ کھڑی اسے دیکھتی رہی،، (پریم چند - ستی - صفحہ ۱۴۱) -

''جتنی دیر تک بیٹھا جلتا ھی رہا،، (راشد الخیری - سمرنا کا چاند - صفحہ ۲۱) -

منقطع کام کا احساس اکثر مدت کی طوالت کی وجہ سے ہوتا ہے - کام کو کسی عرصے کے اندر محدود تھوڑے تھوڑے وقفے کے ساتھ ہوتا ہوا تصور کیا جاتا ہے، جیسے

''ہم دس دن مدراس میں ٹھیرے اور ہر روز دونوں وقت کا کھانا اسی برھمن گھرانے میں کھاتے رہے،، (عباس - بھارت ماتا کے پانچ روپ - صفحہ ۱۰۹) -

''یہ افسانہ روزنامہ اودھ اخبار میں دو سال تک مسلسل چھپتا رہا،، (رئیس احمد جعفری - حرف آغاز - صفحہ ۲۱) -

''تم کو یاد نہیں کہ میں ہمیشہ جھینکتا رہا کہ خدا کے واسطے شمس پر توجہ کرو،، (راشد الخیری - سمرنا کا چاند - صفحہ ۱۰۷) -

''...جو کچھ ان تین صدیوں میں ہوا، اس کے مقابلے میں وہ تمام ترقیاں ہیچ تھیں جو پندرھویں صدی سے پہلے سالہاسال تک وقتاً فوقتاً ہوتی رہیں،، (مقالات حالی - حصہ اول - صفحہ ۱۷۲) -

طویل صورت کا ماضی تمام کام کا ایک دوسرے کے بعد ہونا نہیں دکھاتا - اس صیغے سے ظاہر کئے ہوئے کام بیک وقت ہوتے ھیں، جیسے

''اس دن سارے کیمپ میں سندر لال اور اسکے ھنس مکھ سوبھاؤ تتھا اس کی دریا دلی کی چرچا ہوتی رہی، اور انہیں سن سن کر اوشا آپ ھی آپ شرماتی رہی اور اس کا دل گاتا رہا 'وہ میرا ہے،، (عباس - نئی برسات - صفحہ ۷۰) -

''کچھ لمحوں کےلئے وہ چپ رہا - کوئی جواب نہ دیا - پر اس کے منہ سے سگریٹ کے دھوئیں کے چھلے نکلتے رہے، اور ایک دوسرے سے مل کر ایک زنجیر سی بناتے رہے، اور وہ چپ چاپ بیٹھا ایسے گھورتا رہا، مانو وہ اس دھوئیں کی زنجیر میں بندھا ہوا ہو،، (عباس - اودھ کی شام - صفحہ ۳۶) -

طویل صورت کے ماضی تمام کا صیغہ ایک ایسے غیر منقطع کام کے اظہار کےلئے استعمال کیا جاتا ہے جو گزشتہ زمانے میں جاری رہا ہو، جیسے

''ککو کا چلاتے چلاتے گلا بیٹھ گیا مگر لڑکے ہنستے رہے، قہقہے لگاتے رہے۔ سیٹیاں بجاتے رہے،، (عصمت چغتائی۔ تین اناڑی۔ صفحہ ۸۲)۔

''شمن نے خوب اسکے چٹکیاں لیں، کوئی غیرمانوس سی چیز دل میں کلبلائی مگر وہ جھلاتی ہی رہی،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحہ ۲۰۱)۔

''...اگرچہ اب بھی کئی ایسے بھی تھے جو ان سے یہی کہتے رہے کہ آپ نہ گھبرائیں ہم آپ کی حفاظت اپنی جان سے کریں گے،، (عباس۔ بھارت ماتا کے پانچ روپ۔ صفحہ ۱۶۵)۔

''مگر رمیش بابو حسب معمول پانچ بجے اٹھے، نہایا، سندھیا کی، گھومنے گئے اور آٹھ بجے لوٹے رما اس وقت تک سوتا ہی رہا،، (پریم چند۔ غبن۔ صفحہ ۴۰)۔

ان مثالوں میں طویل صورت کے ماضی تمام کے یہ معنی ہیں کہ کام جاری رکھا گیا تھا۔

## طویل صورت کا حال تمام

طویل صورت کا حال تمام اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور فعل ''رہنا،، یا ''آنا،، یا ''چلا آنا،، کے حال تمام کو ملا کر بنایا جاتا ہے، جیسے ''وہ کرتا رہے،، یا ''وہ کرتا (چلا) آیا ہے،،۔

طویل صورت کے حال تمام کی خصوصیت یہ ہے کہ کام کو بولنے کے وقت سے ملا کر جملے میں ''اب تک،، کا مفہوم پیدا کیا جاتا ہے :

''لبنی ساری رات میری پرشوق آنکھوں کے سامنے رہی ہے۔ اس کے حسن کے کرشمے دیکھتا اور اس کی باتیں سنتا رہا ہوں،، (شرر۔ قیس و لبنی۔ صفحہ ۲۱)۔

''آخر میں نے بھائی جان سے کہا خدا کےلئے انگنائی میں نکل کر خبر تو لو کون وقت ہوا یہ آدمی برابر چلتا رہا ہے شائد سرکاری فوج کا کوئی آدمی ہو اور ہماری حفاظت کےلئے آیا ہو،، (نذیر احمد۔ بنات النعش۔ صفحہ ۱۳۹)۔

''ایک آنا روز کے حساب سے مزدوری جو ہمیشہ ملتی رہی ہے، اسی مزدوری پر انہیں کام کرنا ہوگا، سیدھے کریں یا ٹیڑھے،، (پریم چند - گئودان - صفحہ ۲۳) -

''میں ساری رات دیا جلائے تیری باٹ دیکھتی رہی ہوں، تو کب آئے گا ساجن؟،، (عباس - دیا جلے ساری رات - صفحہ ۳۲) -

ان کئی مثالوں سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ کام کے واقع ہونے میں تھوڑا بہت وقت لگا اور اس کام کی نسبت بولنے کے وقت سے کی جاتی ہے - انگریزی کے Present Perfect Continuous Tense کے مقابلے میں مثلاً « We have been working » طویل صورت کے ماضی تمام سے ظاہر کیا ہوا کام کبھی حال میں واقع نہیں ہوتا ہے - مندرجۂ ذیل جملوں سے بھی کام کے بولتے وقت تک جاری رہنے کے معنی نکالنے چاہئیں، جیسے

''یہ بتائیے آپ اسے روپیہ دیتی رہی ہیں؟،، (عصمت چغتائی - ٹیڑھی لکیر - صفحہ ۴۳۰) -

''نہ جانے کتنے برسوں سے وہ بیوگی کا جیون اپنے نواسوں نواسیوں کی خدمت کرکے گزارتی رہی ہے،، (عباس - بھارت ماتا کے پانچ روپ - صفحہ ۱۰۴) -

''خالی پیٹ میں دن بھر پانی انڈیلتی رہی ہے،، (نذیر احمد - توبتہ النصوح - صفحہ ۱۷۴) -

''ہم تو سنتے آئے ہیں کہ دنیا گول ہے،، (فرحت اللہ بیگ - مضامین فرحت - حصۂ دوم - صفحہ ۱۲۳) -

تاہم ان مثالوں میں استعمال شدہ صیغوں کے معنی سمجھنے میں سیاق و سباق مدد نہیں دیتا ہے پھر بھی یہ یقین دلایا جا سکتا ہے کہ یہاں بھی طویل صورت کے حال تمام کے صیغوں کے وہی معنی ہیں جو اوپر بتائے گئے ہیں کیونکہ یہ صیغہ اپنے ہر استعمال میں یہی معنی رکھتا ہے - ہم یلوفکوف کے اس خیال سے متفق نہیں ہیں کہ ''اس قسم کے مرکب افعال کے Perfect کا روسی میں ترجمہ اکثر حال کے صیغے کے ذریعہ کیا جاتا ہے،،*- انہوں نے ''یہ آدمی برابر اپنا لگان ادا کرتا رہا ہے،، کا روسی میں یہ ترجمہ کیا ہے کہ یہ آدمی برابر اپنا لگان ادا کرتا ہے جب کہ اسکے یہ معنی ہیں کہ اس آدمی نے برابر اپنا لگان ادا کیا ہے -

* د - یلوفکوف - ہندوستانی زبان کے مرکب افعال کے بارے میں - صفحہ ۹۵ -

اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور فعل آنا یا چلا آنا سے مرکب طویل صورت کا حال تمام ایسے کام ظاہر کرتا ہے جنکے گزرنے کا وقت طویل ہوتا ہے۔ مثلاً

''پانچ سال ہوئے جب سے وہ اپنے من کی کرتا آیا ہے،، (پریم چند۔ پردۂ مجاز۔ صفحہ ۳۳۲)۔

''ہمارے اور آپکے درمیان زمانۂ قدیم سے رشتے ہوتے چلے آئے ہیں، آج کوئی نئی بات نہیں،، (پریم چند۔ روٹھی رانی۔ صفحہ ۷)۔

''یہ کہتے تھے کہ جو بات جس کے خاندان میں باپ دادا کے وقت سے ہوتی آئی ہے وہ ہونے دو،، (سرشار۔ کامنی۔ صفحہ ۳۲۸)۔

''...اور پشتوں سے بٹیر بازی گھٹی میں ملتی چلی آئی ہے،، (شوکت تھانوی۔ بٹیر باز۔ صفحہ ۱۴۶)۔

''وہ مدتوں سے یہ سمجھتے چلے آئے ہیں کہ خون پانی ایک کرکے جو محنت وہ کرتے ہیں اس کا معاوضہ صرف اتنا ہی ہے کہ...،، (شوکت تھانوی۔ جلوس۔ صفحہ ۲۷)۔

''یہ انداز بیان کوئی انوکھا نہیں ہے۔ کئی سو (شائد کئی ہزار) برس سے ناول نویس اور افسانہ نگار یہ انداز اختیار کرتے آئے ہیں،، (عباس۔ کہانی کی کہانی۔ صفحہ ۲۴)۔

''بندۂ خدا جب تمہارے باپ دادا سب کے سب ڈوب کر مرتے چلے آئے ہیں تو تم کو سمندر سے ڈر نہیں لگتا،، (فرحت اللہ بیگ۔ جینے سے بہتر مرنا۔ صفحہ ۹۲)۔

''اڑسٹھ برس سے تو میں افیم کھاتا آیا ہوں،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد اول۔ صفحہ ۱۰۶)۔

کبھی کبھی جملے میں ایسے الفاظ موجود نہیں ہوتے جن سے کام کے وقت کی طوالت ظاہر ہوتی ہو۔ اس حالت میں طوالت کا اظہار فاعل کے احساس کی بنیاد پر ہوتا ہے، جیسے

''اور ہم تو برابر یہی کہتے آئے ہیں کہ جو بات نازو اور قمرن میں ہے وہ بات یہاں پہاڑ بھر پر کسی میں نہیں ہے،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد دوم۔ صفحہ ۱۲۴)۔

''یہ کسان جن کی دولت ہل ہے اور بیل، جو دھرتی کا سینہ چیر کر اناج نکالتے آئے ہیں اپنے پیٹوں کےلئے نہیں بلکہ غاروں میں

جھونکنے کے لئے - یہ تو بس ہون کے قائل ہیں اور دیوتاؤں کو خوش رکھنے ہی میں مکتی ہے،، (عصمت چغتائی - ٹیڑھی لکیر - صفحہ ۳۹۱) -

''ارے ہم اپنے ہی دشمنوں کی درازی عمر کی دعائیں مانگنے آئے ہیں تمہارے دشمنوں کو کیا کوسیں گے،، (عصمت چغتائی - ٹیڑھی لکیر - صفحہ ۳۹۹) -

''اس نے کہا کہ صاحب نے پورا درجہ کرایہ کیا ہے بڑے امیر آدمی ہیں - اور ان دونوں مسوں کو راستے بھر میں کھلاتے پلاتے آئے ہیں،، (سرشار - سیر کہسار - جلد دوم - صفحہ ۴۲۲) -

امدادی فعل کے طور پر ''رہنا،، ہر حالت میں استعمال کیا جا سکتا ہے جب کہ فعل ''آنا،، (''چلا آنا،،) صرف اس وقت استعمال ہوگا جب کام ایک طویل عرصے پر پھیلا ہوا دکھایا گیا ہو، جیسے

''وقت یا تو انہیں مٹا دیگا جیسا کہ ہمیشہ مٹاتا رہا ہے یا محفوظ رکھےگا جیسا کہ ہمیشہ محفوظ رکھتا آیا ہے،، (ابوالکلام آزاد - غبار خاطر - صفحہ ۱۲۷) -

''ہاں عورتوں میں نوکری کرنے میں کوئی عذر نہیں ہے - حاضر ہیں - اور نوکری کرتے ہی رہے ہیں یہی کام ہے،، (سرشار - سیر کہسار - جلد دوم - صفحہ ۴۶۴) -

یلوفکوف کا یہ خیال ہے کہ Perfect میں ''رہنا،، اور ''آنا،، کے استعمال میں کوئی فرق نہیں ہے - *

جب کام کا زمانہ ایک طویل عرصے پر پھیلا ہوتا ہے تو کام کے منقطع ہونے کا امکان باقی رہتا ہے - ہو سکتا ہے کہ وہ کام متواتر نہ ہو بلکہ رک رک ہوا ہو - مگر طویل صورت کے حال تمام کی خصوصیت یہ ہے کہ کام کا پورا عرصہ ایک اکائی کے طور پر سامنے آتا ہے -

طویل صورت کا حال تمام دوام (ہمیشگی) کے معنی پیدا کرتا ہے - یعنی کوئی کیفیت یا حالت جس طرح گزشتہ زمانے میں تسلیم کی جاتی رہی ہے، اسی طرح اب بھی ٹھیک ہے اور آئندہ بھی اس کو نہیں جھٹلایا جا سکےگا، جیسے

''دنیا میں یہی ہوتا آیا ہے - بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو کھاتی ہے،، (عباس - اودھ کی شام - صفحہ ۴۵) -

---

* د - یلوفکوف - ہندوستانی زبان کے مرکب افعال کے بارے میں - صفحہ ۹۵ -

''ہمارے دماغوں میں یہ سوال اٹھتا ہی نہیں کہ بچے کےلئے والدین کا نمونہ ابتدا سے کام دیتا آیا ہے یا بعد کو انسانی بناوٹ نے پیدا کیا ہے،، (ابوالکلام آزاد ۔ غبار خاطر ۔ صفحہ ۱۴۰)۔

''اس کا جی مچل اٹھا کہ وہ بھاگ کر نازاں کو اپنی باہوں میں لےلے... اور اس سے غیرفانی محبت میں وہ سب کچھ کہہ دے جو غیرفانی محبت ہمیشہ کہتی چلی آئی ہے،، (کرشن چندر ۔ یوکلپٹس کی ڈالی ۔ صفحہ...)

''ہندوستان میں ایک مدت سے ہندوستانی ملے جلے رہتے آئے ہیں،، (نذیر احمد ۔ ابن الوقت ۔ صفحہ ۱۰۸)۔

مندرجۂبالا مثالوں میں بولنے والا طویل صورت کا حال تمام استعمال کرکے یہ نہیں بھولتا کہ جو کام ماضی کےلئے ٹھیک ثابت ہوا ہے وہ حال کےلئے بھی ٹھیک ہے اور مستقبل کے لئے بھی ٹھیک ہوگا۔

## طویل صورت کا ماضی قبل ماضی

طویل صورت کا ماضی قبل ماضی اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور ''رہنا،، یا ''آنا،، یا ''چلا آنا،، کے ماضی قبل ماضی سے بنتا ہے، جیسے ''وہ کرتا رہا تھا،، یا ''وہ کرتا آیا تھا،، یا ''وہ کرتا چلا آیا تھا،،۔

جب طویل صورت کے ماضی قبل ماضی کے صیغے میں ''آنا،، یا ''چلا آنا،، امدادی فعل کے طور پر آتا ہے تو ''رہنا،، کی بہ نسبت کام کے وقت کی طوالت کا احساس بڑھ جاتا ہے ۔ طویل صورت کے ماضی قبل ماضی کا صیغہ بناتے وقت فعل ''رہنا،، ہمیشہ استعمال کیا جا سکتا ہے جب کہ فعل ''آنا،، اور ''چلا آنا،، بعض موقعوں پر کام نہیں دیتا ہے ۔

طویل صورت کے ماضی قبل ماضی سے ظاہر کیا ہوا کام اکثر ماضی میں کسی مرکز زمانی سے ملا ہوتا ہے جو جملے یا عبارت میں کسی نہ کسی صورت میں موجود ہوتا ہے ۔

کام کے وقت کی طوالت خود صیغے سے ظاہر ہوتی ہے ۔ جو مناسب تمیزی الفاظ کبھی کبھی جملے میں استعمال ہوتے ہیں ان سے صرف یہ بات زیادہ واضح ہو جاتی ہے کہ کام کتنی دیر تک کیا جاتا رہا ۔ چونکہ یہ صیغہ پورا عرصہ ایک اکائی کے طور پر پیش کرتا ہے اس لئے کام کے منقطع یا غیر منقطع ہونے کی زیادہ اہمیت نہیں ہوتی، جیسے

''جس چوٹ سے بچنے کےلئے وہ موت کے دامن میں چھپتے رہے تھے، وہ چوٹ برقی تندی اور تیزی سے ان کے سر پر پڑگئی،، (پریم چند۔ پردۂ مجاز۔ صفحہ ۳۹۲)۔

''آدھی رات تک ہزاروں آدمیوں کا غول بیابانی اس سڑک پر سے گزرتا رہا تھا جو برسوں سے اس کی ''خواب گاہ،، تھی،، (عباس۔ چراغ تلے اندھیرا۔ صفحہ ۶۲)۔

''خیر صاحب! بمبئی پہنچا۔ وھی بازار تھے۔ وھی گلیاں تھیں جن کے پتھروں پر پانچ برس میرے نقش قدم بکھرتے رہے تھے،، (منٹو۔ اوپر نیچے اور درمیان۔ صفحہ ۱۹۲)۔

''میں اب تک آپ کو اپنا دوست سمجھتا آیا تھا مگر اب آپ لڑنے پر تیار ھیں تو لڑائی ھی سہی،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۲۸۲)۔

''اور حاضری کے وقت بجائے ''کیا ھے،، کے اب وہ ''جی حاضر،، بولنے لگی تھی۔ مگر بولنے کے بعد بڑی دیر تک اس کے کان تمتمایا کرتے، کیونکہ جب پہلے روز اس نے حاضری دی تھی تو لڑکیوں کا ھنستے ھنستے پتلا حال ھو گیا تھا، یہاں تک کہ مس ممتاز کے رعب‌دار سنجیدہ چہرے پر بھی دیر تک مسکراھٹ منڈلاتی رھی تھی،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحہ ۷۷)۔

''ھر وہ چیز جسے ھم بچپن سے غلط سمجھتے آئے تھے، صحیح ثابت کردی گئی ھے،، (قرۃ العین حیدر۔ ایک مکالمہ۔ صفحہ ۱۹۵)۔

اوپر دی ھوئی مثالوں میں طویل صورت کے ماضی قبل ماضی سے ظاھر کئے ھوئے کام ایک عرصے پر پھیلے ھوئے ھیں۔ یہ عرصہ اس مقررہ وقت سے پہلے گزر گیا جسکا اشارہ جملے یا سیاق و سباق میں ملتا ھے۔

* * *

جملے میں مناسب الفاظ موجود ھونے کی صورت میں ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے بھی طویل صورت کے ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغوں کے معنی دے سکتے ھیں۔ ماضی تمام اور طویل صورت کے ماضی تمام، حال تمام اور طویل صورت کے حال تمام، ماضی قبل ماضی اور طویل صورت کے ماضی قبل ماضی کے صیغوں میں کام کی اندرونی کیفیت کے لحاظ سے فرق ھوتا ھے۔ طویل صورت کے ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغوں میں کام کے گذشتہ زمانے میں جاری رھنے پر توجہ

محض ایک کام کے گزشتہ زمانے میں واقع ہونے کی خبر ملتی ہے اور بس، جیسے دلائی جاتی ہے۔ ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغوں سے

''میں نے اس مسئلہ پر مدتوں غور کیا،، (راشد الخیری۔ سمرنا کا چاند۔ صفحہ ۴۰)۔

''اور پھر اس نے بیٹے کو وہ راز کی بات بتائی جو آج تک اس سے چھپائی تھی،، (عباس۔ کہتے ہیں جس کو عشق۔ صفحہ ۴۵)۔

''دس برس کے سن سے میں نے ملاحی کا کام کیا ہے،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد دوم۔ صفحہ ۵۹)۔

''جنگلوں میں تنہا راتیں میں نے گزاریں لیکن کسی درندے نے مجھے نہ پوچھا،، (نیاز فتحپوری۔ صدائے شکست۔ صفحہ ۳۲۶)۔

* * *

کبھی کبھی ''جانا،، کی طویل صورت کے ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے اس کام کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں جو ختم ہو گیا ہو، جیسے

''تمہاری تو عقل جاتی رہی ہے،، (راشد الخیری۔ محروم وراثت۔ صفحہ ۱۰)۔

''جعفر کا بدن تھر تھر کانپ رہا تھا، ہاتھ پاؤں کی سکت جاتی رہی تھی،، (نیاز فتحپوری۔ ایثار۔ صفحہ ۳۹۷)۔

''کیا آج وہ پیار جاتا رہا؟،، (پریم چند۔ روٹھی رانی۔ صفحہ ۳۳)۔

''درد معمولی تھا تھوڑی دیر میں جاتا رہا،، (راشد الخیری۔ جوہر عصمت۔ صفحہ ۱۰۱)۔

''ظفر میاں حیران تھے کہ آخر ماجرا کیا ہے ان کی زبان سے تاثیر جاتی رہی ہے یا کسی کی نظر لگ گئی ہے،، (شوکت تھانوی۔ ضرب تقسیم۔ صفحہ ۲۷)۔

''میں نے انہیں بتا دیا کہ میری یاد جاتی رہی ہے اور مجھے پتہ نہیں کہ میں کون ہوں،، (عباس۔ میں کون ہوں۔ صفحہ ۱۳۴)۔

''معلوم ہوتا ہے اس کا آدمی جاتا رہا ہے،، (سرشار۔ کامنی۔ صفحہ ۵۴۲)۔

''پرندے پنجروں سے نکل کر ادھر ادھر اڑنے کی کوشش کرنے

لگے - مگر اڑنے کی عادت اور طاقت جاتی رہی تھی،، (عباس - چڑے چڑیا کی کہانی - صفحہ ۷۳) -

''هوری کی خودداری بالکل جاتی نہ رہی تھی جن لوگوں کے روپیے اس پر باقی تھے ان کے پاس کون سا منہ لے کر جائیے،، (پریم چند - گئودان - صفحہ ۱۶۷) -

''جاتے رهنا،، کے ان معنوں میں استعمال ہونے کا ذکر ڈاکٹر عبدالحق نے کیا هے -* اب ''جاتے رهنا،، کے تلف هو جانے کی وجه بتانا باقی رہ گئی هے - یه قیاس کیا جا سکتا هے که پہلے اردو میں طویل صورت کے ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے الگ ختم شدہ کام کے معنی دیتے تھے - اس زمانے میں ان صیغوں سے یه بات معلوم نہیں ہوتی تھی که کام کیسے ہوا - بعد میں جب زبان میں ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے پیدا ہوئے تو طویل صورت کے ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے وہ کام بتانے لگے جو تسلسل کے ساتھ ہوتے ہوتے پورا هو گیا هے -

## وقفه پذیر صورت کے ماضی کے صیغے

اس کی دو حسب ذیل تقسیمیں هیں :

۱ - وقفه پذیر صورت کا ماضی معمولی (وہ کیا کرتا تھا)

۲ - وقفه پذیر صورت کا ماضی تمام (وہ کیا کیا)

## وقفه پذیر صورت کا ماضی معمولی

وقفه پذیر صورت کے ماضی معمولی کا صیغه اصل فعل کے اسم اور ''کرنا،، کے ماضی معمولی کا مرکب هے، جیسے ''وہ پڑھا کرتا تھا،، -

### صیغے کا استعمال

۱ - اس بات کے اظہار کےلئے که کام کثرت کے ساتھ ہوتا تھا، جیسے

''لکھنؤ کا میں نام گھر میں سنا کرتی تھی،، (مرزا رسوا - امراؤ جان ادا - صفحه ۳۰) -

''لوٹ کھسوٹ کے ڈر سے کھیتی کم ہوتی تھی اور بہت زمین پڑی رہا کرتی تھی،، (نذیر احمد - بنات النعش - صفحه ۱۸۶) -

---

* مولوی عبد الحق - قواعد اردو - صفحه ۱۰۳ -

''قبر کے سرہانے ایک چھوٹا سا طاق ہے۔ طاق اب چراغ سے خالی ہے مگر محراب کی رنگت بول رہی ہے کہ یہاں کبھی ایک دیا جلا کرتا تھا،، (ابوالکلام آزاد۔ غبار خاطر۔ صفحہ ۵۲)۔

''ان کم بخت دریاؤں سے تو ہزار گنا اچھا وہ نالا تھا جو کھیت کے بیچوں بیچ روپہلی سانپ کی طرح لہرایا کرتا تھا،، (عصمت چغتائی۔ ٹیڑھی لکیر۔ صفحہ ۶۷)۔

''میں اپنے سبق کی پرواہ نہ کرکے انہیں پڑھا دیا کرتا تھا کہ وہ فیل نہ ہوجائیں،، (پریم چند۔ رام لیلا۔ صفحہ ۱۲۴)۔

یہ ظاہر کرنے کےلئے کہ کام کتنی مرتبہ ہوتا ہے جملے میں ''کبھی کبھی،، ''اکثر،، ''باربار،، جیسے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں، جیسے

''اور اسی وجہ سے سدا اداس رہا کرتی تھی،، (نذیر احمد۔ بنات النعش۔ صفحہ ۲۰۵)۔

''اگر کبھی کبھی رات کو گانے کی آواز نہ آیا کرتی تو یہ بھی معلوم نہ ہوتا کہ اس کمرے میں کوئی رہتا بھی ہے یا نہیں،، (مرزا رسوا۔ امراؤ جان ادا۔ صفحہ ۳)۔

''یوں تو میں اکثر آپ کی آواز سنا کرتی تھی مگر کبھی بلانے کی جرائت نہ ہوئی،، (مرزا رسوا۔ امراؤ جان ادا۔ صفحہ ۴)۔

''یہ وہ کامنی ہیں جن کو سرن لالہ کے نام سے نفرت تھی، جو سرن کو ہمیشہ کوسا کرتی تھیں،، (سرشار۔ کامنی۔ صفحہ ۳۱۴)۔

''کیا تم از روئے ایمان کہہ سکتی ہو کہ روپ چند تمہارے مکان پر اکثر نہیں جایا کرتا تھا؟،، (پریم چند۔ نگاہ ناز۔ صفحہ ۱۰۰)۔

بعض اوقات تکرار کے ساتھ ہونے والے کام میں معمول کے معنی جھلکتے ہیں، جیسے

''اسی سے تو آگے عورتیں ستی ہو جایا کرتی تھیں،، (سرشار۔ کامنی۔ صفحہ ۲۵۴)۔

''وہ بیوی کو خوش رکھنے کےلئے اس کی ہاں میں ہاں ملا دیا کرتے تھے،، (پریم چند۔ بازار حسن۔ صفحہ ۳)۔

اس صورت میں جو کام تقریباً ہمیشہ عمل میں آتا ہے وہ معمول بن جاتا ہے۔ اسی احساس پر وقفہ پذیر صورت کے ماضی معمولی کا ۲ اور ۳ نمبر کا استعمال مبنی ہے۔

۲ - فاعل کی عادت کے اظہار کےلئے، جیسے

''اور جو وہ ہر تھپڑ پر ایک آنسو بھی بہاتی تو سات سمندر کا پانی ہوتا سو بھی خشک ہو جاتا - اس لئے وہ اب بس گلے سے رویا کرتی تھی،، (عصمت چغتائی - ٹیڑھی لکیر - صفحہ ۲۴) -

''گھر پر چق کی آڑ میں کھڑی گھنٹوں سڑک پر آنے جانے والوں کو دیکھا کرتی،، (پریم چند - حسن و شباب - صفحہ ۲۷) -

''گوہر مرزا حد کا شریر اور بدذات سب لڑکیوں کو چھیڑا کرتا تھا،، (مرزا رسوا - امراؤ جان ادا - صفحہ ۴۱) -

''حالانکہ اس کی بیوی منہ اندھیرے اٹھا کرتی تھی پر آج دروازوں کو کھلا ہوا دیکھ کر اس کا کلیجہ سن سے ہوگیا،، (پریم چند - دفتری - صفحات ۳۵۰ — ۳۵۱) -

ان مثالوں میں فاعل کی خصوصیت کی جھلک پائی جاتی ہے -

۳ - بظاہر مسلسل یا پابندی کے ساتھ ہونے والے کام کےلئے - یہ استعمال اس لئے دل‌چسپ ہے کہ جملے کے تمیزی الفاظ اور فعل کے صیغے میں جو مفہوم پوشیدہ ہے وہ جدا جدا ہے - صیغہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ کام میں پابندی نہیں ہے یا وہ مسلسل جاری نہیں ہوتا - بیچ بیچ میں وقفہ آتا رہتا ہے - جملے میں ''ہر لمحہ،، ''روزانہ،، جیسے الفاظ کا استعمال یہ تقاضا کرتا ہے کہ کام مسلسل یا پابندی کے ساتھ ہوتا ہو - یہ کہنا کہ اس صورت میں ''تقریباً،، لفظ پنہاں ہوتا ہے غلط نہ ہوگا، جیسے

''استانی جی ہر روز مجھ کو نصیحت کیا کرتیں کہ...،،(نذیر احمد - بنات النعش - صفحہ ۵۷) -

''وہ مہینے کے مہینے ہم کو پیشگی کرایہ دیا کرتے تھے،، (سرشار - سیر کہسار - جلد دوم - صفحہ ۳۶۰) -

''وہ روزانہ دو گھنٹے کےلئے یتیم خانے میں لڑکیوں کو پڑھانے آیا کرتی تھیں،، (پریم چند - بازار حسن - صفحہ ۳۰۰) -

''سمندر کی خوشگوار و لطیف ہوا جو ہر وقت موجوں کی چادر کو تہہ کرکے کھول دینے کا دل‌چسپ منظر پیش کیا کرتی تھی، زرقا کےلئے گویا چین پیشانی تھی،، (نیاز فتحپوری - دنیا کا اولین بت ساز - صفحہ ۱) -

''اور بیچاری ہر وقت کھدر اور اپنی پیٹھ پر نکلے ہوئے گرمی

دانوں کو انگریزی کی گالیاں دیا کرتیں،، (عصمت چغتائی - ٹیڑھی لکیر - صفحہ ۳۰۴)-

''خدا کی شان، دائی یا تو مہینے سوا مہینے سے روز یہیں سویا کرتی تھی یا اس دن نہ آئی،، (راشد الخیری - منازل السائرہ - صفحہ ۶)-

''نصوح اگرچہ تنہائی میں اپنے گناہوں پر تاسف کرکے ہر روز دوچار مرتبہ رو لیا کرتا تھا...،، (نذیر احمد - توبتہ النصوح - صفحہ ۵۳)-

جب وقفہ پذیر صورت کے ماضی معمولی سے ظاہر کیا ہوا کام بعض حالتوں کے تابع ہو تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ کام معمول کے موافق ہوتا ہے - مناسب حالت کے ساتھ اس کا ہر بار عمل میں آنا ضروری نہیں ہے، جیسے

''اور جب کوئی یوں انہیں جل دے کر نکل جایا کرتا تو ان پر پھر مردنی کے دورے پڑنے لگتے،، (عصمت چغتائی - نیند - صفحہ ۱۰۸)-

''کبھی کیشو کے آنے میں ایک آدھ مہینہ لگ جاتا تھا تو وہ بے چین ہو جایا کرتی تھی،، (پریم چند - سہاگ کا جنازہ - صفحہ ۱۷۲)-

''اسی لئے اسے جب کپڑوں کی ضرورت ہوتی تو وہ اپنے پڑوس کے ایک لالہ صاحب سے منگوایا کرتی تھی،، (پریم چند - سوت - صفحہ ۲۶۵)-

۴ - کام کا کسی مخصوص عرصے میں باربار واقع ہونا دکھانے کےلئے، جیسے

''یہ جب کا ذکر ہے جب میں چھوٹی سی تھی اور دن بھر بھائیوں اور انکے دوستوں کے ساتھ مار کٹائی میں گزار دیا کرتی تھی،، (عصمت چغتائی - لحاف - صفحہ ۸۳)-

''جہاں رات بھر کولھو چلا کرتے، گڑ کی سگندھ اڑا کرتی تھی، بھٹیاں جلتی رہتیں اور لوگ بھٹیوں کے سامنے بیٹھے حقہ پیا کرتے تھے، وہاں سناٹا چھایا رہتا تھا (پریم چند - راہ نجات - صفحہ ۱۰)-

''راج کمار سارا دن وحشت کے عالم میں کوچہ و بازار میں گھوما کرتا،، (پریم چند - راجپوت کی بیٹی - صفحہ ۵۲)-

''وہ بعض وقت گھنٹوں سوچا کرتی کہ اگر راج کمار واقعی

وهی ہوجائے جیسا وہ چاہتی ہے تو کیا ہو؟،، (نیاز فتحپوری - صدائے شکست - صفحہ ۳۰۹) -

''اندھیری رات میں بے چاری جوان بیوہ کا کوئی ساتھ نہ دیتا - غریب اکیلی پڑی سسکیاں لیا کرتی تھی،، (حسن نظامی - پہلی منزل - صفحہ ۷۹) -

## وقفہ پذیر صورت کا ماضی تمام

وقفہ پذیر صورت کا ماضی تمام اصل فعل کے اسم اور ''کرنا،، کے ماضی تمام کو ملاکر بنایا جاتا ہے، جیسے ''وہ رویا کیا،، -

اس صیغے سے کام کا کسی عرصے میں محدود ہوکر وقفے کے ساتھ جاری ہونا پایا جاتا ہے ، جیسے

''دیر تک حسین بی بیٹھی کتاب کے ورق الٹا کیں،، (عصمت چغتائی - ٹیڑھی لکیر - صفحہ ۴۳۳) -

''وہ ایک ہفتے تک برابر رویا کی،، (نیاز فتحپوری - شہید آزادی - صفحہ ۵۸) -

''وہ گھنٹوں سرنگوں بیٹھا سوچا کیا اور اس کے بعد دیر تک مضطربانہ انداز سے ٹہلتا رہا،، (نیاز فتحپوری - صدائے شکست - صفحہ ۳۱۵) -

''میں اپنےملک کی تمام عورتوں کو ہمیشہ ایسا ہی سمجھا کیا،، (شرر - مینا بازار - صفحہ ۱۹) -

''ایک ملازم نے گرم چائے لاکر زخمی کو پلائی، جو نیم بیہوشی کی حالت میں بڑبڑایا کیا،، (قرۃ العین حیدر - چائے کے باغ - صفحہ ۹۰) -

''اس نے اپنی چیخیں سمیٹ لیں اور تکئے میں منہ چھپا کر خاموشی سے رویا کی،، (رضیہ فصیح احمد - آبلہ پا - صفحہ ۴۶۲) -

''راستہ بھر وہ کونے میں دبکی آنسو پونچھا کی،، (عصمت چغتائی - ضدی - صفحہ ۱۲) -

اس حالت میں اگرچہ کام کا کسی محدود عرصے میں وقفہ کے ساتھ ہونا ظاہر ہوتا ہے، لیکن کام کثرت کے ساتھ باربار دھرایا جاتا ہے اور تسلسل کا مفہوم جھلکنے لگتا ہے - اس طرح یہ اپنے مفہوم کے اعتبار سے طویل صورت کے بہت قریب آجاتا ہے - ''رویا کیا،، کا مطلب ''روتا رہا،، کے قریب ہوجاتا ہے۔ اس صیغے کا استعمال کم ہو گیا ہے -

## وقفہ پذیر صورت کے حال تمام کا غیر معیاری صیغہ

وقفہ پذیر صورت کا حال تمام اصل فعل کے اسم اور ''کرنا،، کے حال تمام کی ترکیب سے بنتا ہے ، جیسے ''وہ رویا کیا ہے،،۔

اس صیغے کا مقصد یہ ہے کہ وقفے کے ساتھ ہونے والے کام کو بولنے کے وقت سے ملا کر جملے کو ''اب تک،، کا مفہوم دیا جائے، جیسے

''جو لوگ گرمی کے مارے رات بھر کروٹیں بدل بدل کے تڑپا کئے ہیں ان کی آنکھوں میں نیند کا خمار بھرا ہوا ہے،، (مرزا رسوا۔ ذات شریف۔ صفحہ ۹)۔

''چمکنا مٹکنا موئی بازاری عورتیں جانیں۔ ہم ہمیشہ بیگموں اور شہزادیوں میں نوکری کیا کئے ہیں،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۳۰)۔

''کلو۔ اور ہمارا کام کیا ہے۔ ہم یہ برسوں راجپوتانہ کے ریگستان میں لوٹ مار کیا کئے ہیں،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۵۷۰)۔

''ہم عمر بھر ہاتھی پر چڑھا کئے ہیں،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۸۸۹)۔

## مختصر نتائج

ماضی ناتمام کے مذکورۂ بالا صیغوں سے ظاہر کئے ہوئے کام چار حصوں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔

۱۔ معمول کے ساتھ ہونے والے کام۔

ایسے کام ماضی معمولی اور طویل اور وقفہ پذیر صورت کے ماضی معمولی کے صیغوں سے ظاہر کئے جاتے ہیں۔

۲۔ ماضی کے کسی مقررہ وقت میں ہونے والے کام۔

ماضی معمولی، ماضی استمراری، ترقی پذیر صورت کا ماضی، ترقی پذیر صورت کا ماضی استمراری، استقلالی صورت کا ماضی، استقلالی صورت کا ماضی استمراری یہ معنی دیتے ہیں۔ ماضی استمراری اور ترقی پذیر اور استقلالی صورت کے ماضی استمراری کے صیغوں سے کام واقع ہوتا ہوا ظاہر کیا جاتا ہے۔ ماضی معمولی اور ترقی پذیر اور استقلالی صورت کے ماضی کے صیغوں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان سے کام کو ہوتے ہوئے نہیں دکھایا جاتا بلکہ کام کے ہونے کے بارے میں صرف بتایا جاتا ہے۔

۳ - ایسے الگ کام جن کا تسلسل ماضی کے کسی مقررہ وقت سے وابستہ نہیں ہے -

یہ مفہوم ماضی استمراری، ترقی پذیر، استقلالی اور طویل صورت کے ماضی استمراری اور ترقی پذیر، استقلالی اور طویل صورت کے ماضی کے صیغوں سے ظاہر ہوتا ہے -

۴ - ایسے کام جن کا تسلسل کسی عرصے میں محدود ہوتا ہے -

ترقی پذیر، وقفہ پذیر اور طویل صورت کا ماضی تمام اور طویل صورت کے حال تمام اور ماضی قبل ماضی اس خصوصیت کا اظہار کرتے ہیں -

مندرجۂ بالا صیغوں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان میں طویل کام ختم شدہ تصور کیا جاتا ہے - یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغوں کے نام سے وابستہ کردیا گیا ہے - کام کے ماضی میں بلا تعین وقت ہونے کے لحاظ سے ترقی پذیر، وقفہ پذیر اور طویل صورت کے ماضی تمام کے صیغے ماضی تمام کے صیغے سے ملتے جلتے ہیں -

طویل صورت کے حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغوں کی طرح کام کو بولنے کے وقت یا ماضی کے کسی مقررہ وقت سے ملا دیتے ہیں -

ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغوں اور طویل صورت کے ماضی تمام، طویل صورت کے حال تمام، طویل صورت کے ماضی قبل ماضی، وقفہ پذیر صورت کے ماضی تمام، ترقی پذیر صورت کے ماضی تمام کے صیغوں کے درمیان جو فرق پایا جاتا ہے وہ کام کی اندرونی کیفیت میں پوشیدہ ہوتا ہے - ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغوں سے کام کا ہونا ایک حقیقت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے - ترقی پذیر اور طویل صورت کے ماضی تمام اور طویل صورت کے حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغوں کے استعمال سے توجہ کام کے تسلسل کی طرف ہوتی ہے - ان کے ذریعے یہ دکھایا جاتا ہے کہ کام شروع سے لیکر آخر تک ہوتا رہا ہے -

# زمانۂ مستقبل

مستقبل کے صیغے کام کو آئندے زمانے میں ہوتا دکھاتے ہیں - مستقبل کے معنی مندرجۂ ذیل صیغوں میں پائے جاتے ہیں -

۱ - مستقبل مطلق (وہ کریگا)
۲ - مستقبل استمراری (وہ کر رہا ہوگا)
۳ - مستقبل فاعلی (وہ کرتا ہوگا)
۴ - مستقبل تمام (اس نے کیا ہوگا)
۵ - ترقی پذیر صورت کا مستقبل (وہ کرتا (چلا) جائے گا)
۶ - وقفہ پذیر صورت کا مستقبل (وہ کیا کریگا)
۷ - طویل صورت کا مستقبل (وہ کرتا رہے گا)
۸ - استقلالی صورت کا مستقبل (وہ کئے (چلا) جائے گا)

استقلالی صورت کا مستقبل بہت کم استعمال ہونے لگا ہے -

ان صیغوں کے علاوہ دوسرے صیغے بھی مستقبل کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں - یعنی اگرچہ ساخت کے لحاظ سے وہ مستقبل کا صیغہ نہیں ہوتے لیکن محل استعمال سے کبھی کبھی وہ مستقبل کے معنی[۲] دیتے ہیں[۹]- اس خصوصیت کے ساتھ یہ تین صیغے استعمال ہوتے ہیں — ماضی تمام (وہ آیا)، حال معمولی (وہ آتا ہے) اور حال استمراری (وہ آرہا ہے) - ان صیغوں کے استعمال سے بولنے والا تخیل میں اپنے آپ کو گویا مستقبل میں لے جاتا ہے - ہونے[۶] والا کام اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ یا وہ عمل میں آچکا ہے یا بولنے کے وقت عمل میں آرہا ہے -

## مستقبل مطلق

### صیغے کی ساخت

جن افعال کے آخر میں حروف صحیح ہوں ان کا مستقبل مطلق اس طرح بنتا ہے کہ مادۂ فعل کے آخر میں مندرجۂ ذیل شخصی علامتیں بڑھائی جاتی ہیں :

| | واحد | جمع |
|---|---|---|
| | مذکر (مونث) | مذکر (مونث) |
| متکلم | ونگا (ونگی) | ینگے (ینگی) |
| مخاطب | یگا (یگی) | وگے (وگی) |
| غائب | یگا (یگی) | ینگے (ینگی) |

اگر مادۂ فعل کے آخر میں حروف علت ''آ،، ''ی،، ''و،، ہوں تو ان کے اور شخصی علامت کے درمیان لکھنے میں ''ء،، کی علامت بڑھ جاتی ہے، جیسے ''بوؤنگا، بوئےگا، بوئیں گے، جاؤنگا، جائےگا، جائیں گے،،۔

افعال ''لینا،، اور ''دینا،، اس قاعدے کے تحت نہیں آتے۔ یہاں شخصی علامت مادۂ فعل کے آخر میں نہیں بلکہ آخر کی ''ے،، حذف کرکے پہلے حروف صحیح کے بعد بڑھائی جاتی ہے۔ جیسے ''لوں گا (لوں گی)، لےگا (لےگی)، لیں گے (لیں گی)، لوگے(لوگی)''۔

فعل ''ہونا،، کا مستقبل مطلق بھی دوسرے طریقے سے بنایا جاتا ہے۔ اس کی مندرجۂ ذیل شکلیں ہوں گی۔

| | واحد | جمع |
|---|---|---|
| | مذکر (مونث) | مذکر (مونث) |
| متکلم | ہوں گا (ہوں گی) | ہوں گے (ہوں گی) |
| مخاطب | ہوگا (ہوگی) | ہوگے (ہوگی) |
| غائب | ہوگا (ہوگی) | ہوں گے (ہوں گی) |

مستقبل مطلق کا صیغہ آئندہ زمانے میں ہونے والے کام کی ایسی نوعیب کو بتاتا ہے کہ جس میں کوئی تخصیص نہ پائی جائے بلکہ صرف اتنا معلوم ہو کہ الگ کام آئندہ زمانے میں پورا ہوگا۔

مستقبل مطلق کا صیغہ نحوی طور پر مختلف معنوں میں استعمال ہو سکتا ہے جس کی تفصیل مندرجۂ ذیل ہے:

۱ - آئندہ زمانے میں کسی علیحدہ ختم‌شدہ کام کو دکھانے کےلئے۔

''اگر کوئی ایسا واقعہ تیری زندگی کا ہے تو سنا۔ میں اسے سنوں گی،، (نیاز فتحپوری۔ شبنمستان کا قطرۂ گوہرین۔ صفحہ ۲۲۳)۔

''اگر آپ نہ دینگے تو وہ مجھ سے خفا ہوں گے،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد دوم ۔ صفحہ ۳۰۶) -

''تم سے نہ کھنچے گا، تم جا کر کھاٹ پر بیٹھو،، (پریم چند۔ گئودان ۔ صفحہ ۱۳۶) -

''اس کا نتیجہ تم عنقریب دیکھ لوگی،، (راشد الخیری۔ نئی دلہن ۔ صفحہ ۹۳) -

''...اگر ساس کی اطاعت میں غفلت نہ کی تو سسرال میں بیٹھی حکومت کروگی،، (راشد الخیری ۔ صبح زندگی ۔ صفحہ ۱۷۵) -

''اور اس گھڑی کو دلی خوشی سے بلا رہا ہوں جب میں جہاز پر سوار ہونگا اور ہماری فوج کے لوگ بڑی خوشی سے نعرے بلند کریں گے،، (سرشار۔ کامنی ۔ صفحہ ۲۳۹) -

ان مثالوں میں آئندہ زمانے میں ہونے والے کام کا اختتام زیر توجہ ہوتا ہے ۔ الگ کام کی نوعیت غیر منقطع اور منقطع دونوں ہو سکتی ہے ۔ کام پورا ہوکر ختم ہوا چاہتا ہے ۔

زوردار اور کمزور افعال کے صیغوں میں جو فرق پایا جاتا ہے وہ یہ کہ کمزور افعال کے صیغے نتیجہ کا حاصل ہونا نہیں بتاتے ۔ کام کا اختتام اور کام کا نتیجہ الگ چیزیں ہیں ۔ جب ہم صرف کسی کے آئندہ زمانے میں جانے کی خبر دینا چاہتے ہیں تو ''وہ جائے گا،، کہینگے اور جب ہم ''وہ چلا جائے گا،، کہتے ہیں تو اسکے یہ معنی ہیں کہ ''وہ نہیں ہوگا،، ۔

مستقبل مطلق کے صیغے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں کام کے واقع ہونے کا طریقہ چھپا رہتا ہے اور کام کا کسی خاص وقت سے تعلق نہیں رہتا ۔

سیاق و سباق میں ایسے الفاظ بھی ہو سکتے ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کام کے پورا ہونے میں کتنا وقت لگے گا ۔

اس صورت میں بھی منقطع کام ایک اکائی کے طور پر پیش کیا جاتا ہے ۔ مثلاً

''کئی دن گردن دکھے گی مالک،، (پریم چند ۔ گئودان ۔ صفحہ ۱۶۰) -

''اسی کے کارن تو وہ آج بیوگی کی مصیبتیں جھیل رہی ہے اور ساری عمر جھیلے گی،، (پریم چند ۔ انتقام ۔ صفحہ ۱۴۷) -

''پھر پڑھینگے، رات بھر پڑھیں گے '' (شوکت تھانوی ۔ مشاعرہ ۔ صفحہ ۴۷) -

''دن رات سر ہوں گی تو آدمی کب تک نہ بولے گا،، (راشد الخیری ۔ منازل السائرہ ۔ صفحہ ۱۰۶) ۔

اس عرصے کے اندر ہونے والے کام کی اندرونی کیفیت مستقبل مطلق کے صیغے سے ظاہر نہیں ہوتی ۔ اس کےلئے جملے میں یا تو مناسب الفاظ (دن بہ دن، برابر، اکثر) ہوتے ہیں یا ترقی پذیر، وقفہ پذیر یا طویل صورت کے صیغے استعمال ہوتے ہیں ۔

۲ ۔ ایسے کام کو ظاہر کرنے کےلئے جو آئندہ زمانے میں باربار ہوتا رہے ۔

اس صورت میں جملے میں ایسے مناسب الفاظ کی موجودگی ضروری ہوگی جو کام کا باربار یا ہمیشہ ہونا ظاہر کریں یا عبارت کے سیاق و سباق سے یہ بات معلوم ہو کہ کام تکرار کے ساتھ عمل میں آئے گا، جیسے

''چاندنی اب بھی ہمیشہ جلوہ فروشیاں کریگی،، (ابوالکلام آزاد ۔ غبار خاطر ۔ صفحہ ۹۳) ۔

''تم جو کہو ہم اب ہر نوچندی کو آئیں گے،، (سرشار ۔ کامنی ۔ صفحہ ۲۳۸) ۔

''میرے لئے سب سے بڑی تسلی و آرام کی یہ بات ہوگی کہ روز شام کو تم سے ملوں گا،، (شرر ۔ قیس ولبنی ۔ صفحہ ۱۱۳) ۔

''ہفتہ وار لکھوں گا،، (پریم چند ۔ سہاگ کا جنازہ ۔ صفحہ ۱۷۲) ۔

''تو آج سے تم ہماری نوکر ہوگئیں... ہم پانچ روپے دیں گے اور کھانا اور کپڑا یہ تو تم کو محل سے ملے گا اور ہمارے نج کے خرچ سے پانچ روپیہ مہینہ الگ پاؤگی بولو منظور ہے،، (سرشار ۔ سیر کہسار ۔ جلد دوم ۔ صفحہ ۳۶۴) ۔

یلوفکوف کا یہ خیال ہے کہ مستقبل مطلق کا صیغہ صرف تمام کام کا اظہار نہیں کرتا ہے ۔ انہوں نے یہ لکھا ہے کہ ''روسی زبان کے مقابلے میں ہندوستانی زبان کا مفرد مستقبل تمام اور ناتمام دونوں کاموں کو ظاہر کر سکتا ہے،، ۔ *

---

* د ۔ یلوفکوف ۔ ہندوستانی زبان کے مرکب افعال کے بارے میں ۔ صفحہ ۹۵ ۔

۳ - ایسے کام کے اظہار کےلئے جو عمل میں آتے آتے کسی کی عادت کا جز بن جائے یا اس کے معمول کو ظاہر کرے - مثلاً

''مرزا - بعض حضرات کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ذکر کریں گے اپنے باپ کو ہمایون بادشاہ کا وزیر ہی بتائیں گے شاہجہان سے شجرہ ملائیں گے،، (سرشار - سیر کہسار - جلد اول - صفحہ ۶۸) -

''وہ تو کہتی ہے کہ جو ایک دفعہ پہاڑ جائےگا پھر ہر سال جانے کی خواہش کریگا - ایسی جگہ پہاڑ ہے،، (سرشار - سیر کہسار - جلد دوم - صفحہ ۸۷) -

''...یہ تم میں ہمیشہ کی عادت ہے کہ کسی معمولی سی گویا نہایت حقیرسی بات کا ذکر کروگے، تو اس کو بھی اس قدر الجھا کر بیان کروگے کہ سمجھنے والا کچھ بھی نہ سمجھ سکے،، (شوکت تھانوی - بکواس - صفحہ ۵۰) -

مستقبل مطلق کا صیغہ ماضی اور حال میں استعمال ہوکر قیاسی معنی رکھتا ہے - مثلاً

''میرے خیال سے تم مجھ سے دوچار سال خود ہی بڑی ہوگی،، (شوکت تھانوی - اگر میں لڑکی ہوتا - صفحہ ۲۱) -

''اس شعر کے لکھتے وقت حکیم صاحب کے پیش نظر یہ قصہ ضرور ہوگا،، (مضامین فرحت - حصۂ دوم - صفحہ ۲۴۵) -

''حکیم صاحب کے مکان میں باغیچہ تھا - کوئی مالی بھی ضرور ہوگا - اسی وجہ سے شائد تھوڑے بہت فن باغبانی سے بھی واقف ہوگئے تھے ورنہ یہ شعر انکے قلم سے نکلنا ممکن نہ تھا،، (فرحت اللہ بیگ - مضامین فرحت - حصۂ دوم - صفحہ ۲۰۱) -

## مستقبل استمراری

اصل فعل کے حالیہ استمراری کے آخر ''ہونا،، کا مستقبل مطلق بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے ''وہ رو رہا ہوگا،، -

مستقبل استمراری اس الگ کام کے معنی دیتا ہے جو زمانۂ آئندہ میں بہ تعین وقت جاری ہوگا - مثلاً

''اسکے بعد اکثر موقعوں پر تم ہاتھی پر عماری میں سوار ہوگی اور وہ خادموں کی طرح تمہارے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا،، (شرر۔ مینا بازار۔ صفحات ۱۷۲ — ۱۷۱) ۔

''باغ میں تشریف لے جائیے۔ نہر کا پانی درختوں میں آ آکر جذب و فنا ہو رہا ہوگا،، (حسن نظامی۔ پہلی منزل۔ صفحہ ۲۸۶) ۔

''کسی بڑے تارگھر میں چلے جائیے۔ ہزاروں کھٹکے سنائی دیں گے۔ انسانی انگلیاں حرکت کر رہی ہوں گی اور کھٹکے کی گونج ان سے نکل رہی ہوگی،، (حسن نظامی۔ پہلی منزل۔ صفحہ ۹۰) ۔

''ان کا دل رو رہا ہوگا مگر وہ پردۂ سیمیں پر ہنستے نظر آئیں گے۔ انکی اچھی خاصی آنکھیں ہونگی مگر وہ کانے بنا کر پیش کئے جائیں گے،، (شوکت تھانوی۔ فلم اسٹار۔ صفحہ ۷٦) ۔

''سپہر آرا نے موقع پا کر عباسی سے کہا 'ایک دن ہم اور ہمایوں فر اس باغ میں ٹہل رہے ہونگے نکاح ہوا اور ہم ان کو باغ میں لے آئے دس پانچ روز یہاں ہی رہیں گے' ،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۳٦۲) ۔

''کل یا پرسوں تمہارا سر خاک پر لوٹ رہا ہوگا۔ ہم ٹوک چکے۔ ٹوک کے قتل کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ چوری سے مار ڈالا،، (سرشار فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۳۰۲) ۔

''اگر ہمایوں فر کی شادی تمہارے یہاں ہوئی تو عین شب عروسی کو ان کا سر تن سے جدا ہوگا اور تن سر سے الگ پھڑک رہا ہوگا،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۳۹۴) ۔

''لے بھئی۔ ایک کام کر۔ لیکن کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے پائے۔ ورنہ میں تم دونوں کل قبروں میں پڑے سڑ رہے ہونگے،، (احمد ندیم قاسمی۔ جوانی کا جنازہ۔ صفحہ ۱۲۹) ۔

ان مثالوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مستقبل استمراری کے استعمال سے کام کے آئندہ زمانے کے خاص وقت میں جاری رہنے کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔

یہ صیغہ مستقبل کے معنوں میں کم استعمال ہوتا ہے۔ اکثر اوقات اس سے حال یا ماضی میں ہونے والے کام کے متعلق قیاس کے معنی ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً

''...حالانکه میں جانتا ہوں که آپ اسوقت نہایت دل لگاکر اور پورے خلوص کے ساتھ میرے ان کم بخت دوستوں کو کوس رہی ہونگی جو واقعی اسی قابل ھیں،، (شوکت تھانوی - بیگم کی جنت - صفحه ۲) -

## مستقبل فاعلی

اصل فعل کے حالیه ناتمام کے بعد ''ہونا،، کا مستقبل مطلق بڑھانے سے بنتا ھے، جیسے ''وہ کرتا ہوگا،، -

مستقبل فاعلی ایسے کام کے اظہار کے لئے آتا ھے جسکا تعلق زمانۂ آئنده کے کسی وقت خاص سے ہو۔ اس میں کام کا جاری رهنا نہیں پایا جاتا ھے - کام کو ایک امر کے طور پر پیش کیا جاتا ھے اور بس جس سے افعال لازم اور متعدی کے صیغوں میں زیرتوجه خود فاعل ہوتا ھے، جیسے

''کل انشاءالله هم عکه کی شہر پناه میں ہوں گے اور کوئی کافر عیسائی اس میدان میں نه نظر آتا ہوگا،، (شرر۔ ملک عزیزورجنا - صفحه ۱۷) -

''تمہاری قضا میرے هی هاتھ ھے - قضا سرپر کھیل رهی ھے - ایک هاتھ میں زمین پر لوٹتے ہوگے - اپنی جان کے دشمن ہو،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد - جلد سوم - صفحه ۱۳۷) -

''بڑے مستقل مزاج آدمی ہو۔ مگر تمہاری جوانی پر افسوس آتا ھے، دس پانچ دن میں سیبریا کے جنگلوں میں ہوا کھاتے ہوگے قبرستان میں ٹھٹھروگے،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد - جلد سوم - صفحه ۱۹۳) -

''هائے بیٹا تو تو دولها بنا تها سوچے تهے که شہنائی آگے آگے بجتی ہوگی دعوتیں ہونگی جلسے ہونگے... وہ سب تو خواب ہوگیا،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد - جلد سوم - صفحه ۴۶۰) -

''ایک روز هم بهی اسی طرح سوتے ہونگے - یه وہ شربت ھے جو سب کو چکھنا ہوگا، یه وہ راہ ھے جسکو سب طے کرینگے،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد - جلد سوم - صفحه ۴۶۰) -

''مولوی صاحب - سنو بیٹی، دنیا عجب مقام ھے - یہاں انسان کو دم بھر آسایش نہیں - اگر اس وقت هنس رهے هیں تو تهوڑی دیر

میں روتے ہونگے اور اس وقت روتے ہیں تو تھوڑی دیر میں ہنستے ہونگے،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۵۰۶) -

''...غنیم کی فوج پر چھاپہ مارینگے دنادن۔ دنادن گولے چلتے ہونگے اور بندۂ درگاہ اینڈ رہے ہونگے،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۹۷۶) -

''یہ شخص اگرچہ بالکل منکسرانہ مزاج و وضع کا نظر آئےگا مگر اس کی آنکھوں سے ریاضت و نفس کشی اور جذبات روحانی زیادہ ہونے کی وجہ سے شعلے نکلتے ہونگے،، (شرر۔ فردوس بریں۔ صفحہ ۲۴) -

''یہ یقینی بات ہے کہ وہ حوریں ہر وقت کوشش کرتی ہونگی کہ ان کے دل کو اپنے ہاتھوں میں لیں اور یہ یاد دلاکے کہ انہیں دنیا میں پھر جانا ہے روز نئے اور ہزارہا قسم کے مضبوط وعدہ لیتی ہونگی کہ جس طرح بنے ہم سے جلدی ملنا ان کے فراق کے دھڑکے کو وہ بہت بڑھاکے اپنی بیتابی ظاہر کرتی ہونگی،، (شرر۔ حسن بن صباح۔ صفحہ ۲۵) -

آج کل کی اردو میں مستقبل فاعلی سے عام طور پر کام کے حال یا ماضی میں واقع ہونے کی امید پیدا ہوتی ہے، جیسے

''اگر واقعی وہ کمبخت اتنا ہی بوڑھا ہے تو اس موئے کے جسم سے کافور کی بو بھی آتی ہوگی اور اس کے جسم پر ہر لباس کفن معلوم ہوتا ہوگا،، (شوکت تھانوی۔ اگر میں لڑکی ہوتا۔ صفحہ ۲۱) -

''بیگم نے منہ چڑھانے کے انداز سے کہا 'شرم تو نہ آتی ہوگی ایسی باتیں کرتے ہوئے'،، (شوکت تھانوی۔ بیگم کی جنت۔ صفحہ ۲) -

''ظاہر ہے کہ ان حالات کے ماتحت ہم اپنی علالت کو کتنی بڑی نعمت سمجھتے ہونگے اور اس علالت کو برقرار رکھنے کی کیسی کیسی دعائیں کرتے ہونگے مگر افسوس کہ یہ دور عشرت عرصہ تک قائم نہ رہ سکا،، (شوکت تھانوی۔ میں مدقوق تھا۔ صفحہ ۱۳۳) -

''...سوچتے جاتے ہیں کہ... حسن آرا کے دل میں طرح طرح کے خیالات جاتے ہونگے سپہر آرا کو غش پر غش آتے ہونگے پیر مرد وجیہ و اللہ اعلم کیا سمجھاتے ہونگے۔ رقیب رو سیاہ کچھ اور ہی پٹی پڑھاتے ہونگے۔ حسن آرا آٹھ آٹھ آنسو روئی ہوگی۔ سپہر آرا رات بھر نہ سوئی ہوگی،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد اول۔ صفحہ ۳۴۵) -

## مستقبل تمام

مستقبل تمام کا صیغہ اس طرح بنتا ہے کہ اصل فعل کے حالیہ تمام کے آخر ''ہونا،، کا مستقبل مطلق بڑھایا جاتا ہے۔

مستقبل تمام وہ ہے جس سے محض کام کے کسی وقت خاص سے پہلے عمل میں آنے کی خبر ملے، جیسے

''... یہ مثلیں کلکٹر صاحب کی اجلاس میں جائیں گی، تب دفتر کے داخلے کےلئے مثلوں کی ترتیب شروع ہوگی۔ اس وقت اگر احکام ترتیبی پر کہیں دستخط رہ گئے ہونگے ایسے کاغذ علیحدہ رکھتے جائیں گے،، (نذیر احمد۔ ابن الوقت۔ صفحہ ۱۸۴)۔

''خبردار جو اب ایسا کیا ہوگا تو جانے گی،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۸۵)۔

''کانسٹبلوں نے دھکے دے دے کے انسپکٹر اور کپتان صاحب کے سامنے سے ہٹا دیا اور ایک چھپر کی آڑ میں لے جاکر کہا 'بچہ صاف صاف بتا دو ورنہ اتنے گھونسے اور گدے لگائے ہونگے کہ تمام عمر یاد کروگے سمجھے،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۴۹۲)۔

''ہمارے تو خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ یہ یہاں آکے پھنسے ہونگے،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۷۴۸)۔

''دنیا بہت جلد وہ وقت دیکھے گی کہ میرے ایک ہاتھ میں حسین کا سر اور دوسرا ہاتھ اس مہجبیں کی گردن میں ہوگا اور یہ وہ وقت ہوگا کہ صحرائی درندے تیری لاش چیر پھاڑ کر ختم کر چکے ہونگے،، (راشد الخیری۔ عروس کربلا۔ صفحہ ۱۲۳)۔

آج کل کی اردو میں مستقبل تمام عام طور پر کام کے ہو جانے کی امید ظاہر کرتا ہے، جیسے

''وہ بولا 'پڑھا کیوں نہیں تھا۔ پہلے تو کمرے میں بیٹھ کر پڑھا پھر جلدی سے اسے لے کر کوٹھے پر چڑھ گئی تھیں۔ وہاں ضرور پڑھا ہوگا،، (شوکت تھانوی۔ ان کی تصویر۔ صفحہ ۴۷)۔

''تم مشورے سنتے سنتے پریشان ہوگئے ہوگے،، (شوکت تھانوی۔ داماد فرنگ۔ صفحہ ۹۹)۔

''مگر ابھی مشکل سے چند منٹ ہوئے ہونگے کہ گھڑی نے نہایت بدتمیزی سے الارم بجانا شروع کردیا،، (شوکت تھانوی۔ سونا۔ صفحہ ۸۰)۔

## ترقی پذیر صورت کا مستقبل

ترقی پذیر صورت کا مستقبل اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور فعل ''جانا،، یا ''چلاجانا،، کے مستقبل مطلق سے بنتا ہے، جیسے ''وہ کرتا (چلا) جائے گا،،۔

ترقی پذیر صورت کے مستقبل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کام کے وقوع میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ ہونے والے کام کا عرصہ کم وقت کا بھی ہو سکتا ہے اور بہت وقت پر بھی پھیل سکتا ہے، جیسے

''...رفتہ رفتہ سمندر کا وہ ٹکڑا جو ان دونوں براعظم کے درمیان میں حائل ہے چوڑا ہوتا جائے گا،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد دوم۔ صفحہ ۸۶)۔

''اور جیسے جیسے پورے چاند کی رات ڈھلتی جائے گی، ان دونوں کی لازوال محبت جوان ہوتی جائے گی،، (عباس۔ کہتے ہیں جس کو عشق۔ صفحہ ۱۰)۔

''...جہاں تک نظریں جائیں گی وہاں تک چلتے چلے جائیں گے،، (رضیہ سجاد ظہیر۔ سرشام۔ صفحہ ۷۸)۔

ان جملوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ترقی پذیر صورت کے مستقبل کے صیغے میں مستقبل میں ہونے والے کام میں اضافہ پایا جاتا ہے۔

کسی خاص حالت کے تابع ہو کر کام میں عمومیت کا احساس پیدا ہو سکتا ہے، جیسے

''کوئی کتنا ہی کیوں نہ کہے۔ وہ اپنی ہی رٹ لگاتے جائیں گے کسی کی سنیں گے نہیں،، (پریم چند۔ منتر۔ صفحہ ۲۷)۔

''باتیں کریگی تو لفظ ایک دوسرے پر چڑھتے جائیں گے،، (منٹو۔ عصمت چغتائی۔ صفحہ ۱۶)۔

ان مثالوں میں یہ صیغہ فاعل کی خصوصیت کے اظہار کے لئے استعمال ہوا ہے۔

## وقفہ پذیر صورت کا مستقبل

وقفہ پذیر صورت کے مستقبل کا صیغہ اسم فعل اور ''کرنا،، فعل کے مستقبل مطلق کر ملا کر بنایا جاتا ہے، جیسے ''وہ جایا کریگا،، ''وہ رویا کریگا،، -

## اس صیغے کا استعمال

۱ - وقفہ پذیر صورت کا مستقبل یہ ظاہر کرتا ہے کہ کام باربار ہوگا، جیسے

''دو گھڑی بات چیت کرلیا کریں گے،، (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد دوم - صفحہ ۱۷۶) -

''محمودہ - بہت خوب میں آپ کو کوٹھے پر لے جا کر اس طرح چپکے سے پڑھا دیا کروں گی کہ کسی کو خبر بھی نہ ہو،، (نذیر احمد - بنات النعش - صفحہ ۴۷) -

کام کی کثرت دکھانے کے لئے جملے میں مناسب الفاظ موجود ہو سکتے ہیں، جیسے

''ہم کبھی یہاں آیا کریں گے مگر جو آپ کا ہرج نہ ہو،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۴۹۴) -

''ہم لوگ اکثر کیا معنی روز آیا کریں گے،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۴۴۸) -

''...اور دونوں نے متفق ہوکر کہا تھا کہ ہر مہینے میں نوچندی جمعرات کا میلا دیکھا کریں گے،، (سرشار - کامنی - صفحہ ۴۲۵) -

''باقی روپیہ جب تک میں نہ دوں آپ میرے کلیم کو اپنے پاس رکھ لیجئے - میں دور سے ایک دفعہ روز صرف دیکھ جایا کروں گی،، (راشد الخیری - توصیف کا خواب - صفحہ ۷۵) -

۲ - وقفہ پذیر صورت کے مستقبل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی الگ کام وقفے کے ساتھ ہوتا رہے گا، جیسے

''آخر کچھ کھوگی بھی یا بڑبڑایا کروگی،، (سرشار - فسانۂ آزاد - جلد دوم - صفحہ ۳۴) -

''قمرن۔ اچھا نہ چلیں۔ اس میں اصرار کیوں کرتی ہو یہ یہیں بیٹھے مکھیاں مارا کریں گے...،، (سرشار۔ سیر کہسار۔ جلد دوم۔ صفحہ ۲۱۵)۔

''بڑبڑایا کروگی،، اور ''مارا کریں گے،، صیغے ایسے کام ظاہر کرتے ھیں جن کا حال سے تعلق ھے اور جو مستقبل قریب میں وقفے کے ساتھ جاری رکھے جائیں گے۔

اسی طرح کا یہ جملہ ھے:
''کب تک سویا کروگے،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۴۹۴)۔

## طویل صورت کا مستقبل

طویل صورت کا مستقبل اصل فعل کے حالیہ ناتمام اور فعل ''رھنا،، کے مستقبل مطلق کا مرکب ھے، جیسے ''وہ کرتا رھے گا،،۔
طویل صورت کا مستقبل یہ دکھاتا ھے کہ کام آئندہ زمانے میں تسلسل کے ساتھ ھوتا رھے گا۔ کام کا تسلسل کسی خاص مدت میں محدود کیا جاتا ھے، جیسے

''آتا کیوں نہیں گوبر، کیا کام ھی کرتا رھے گا؟،، (پریم چند۔ گئودان۔ صفحہ ۴۲)۔
''...اور میں تو جب تک جیوں گا۔ تمہارے گن گاتا رھونگا،، (پریم چند۔ بیٹی کا دھن۔ صفحہ ۱۲۶)۔
''پر قاتل کو یہ نہیں معلوم تھا کہ کرشنا کی موت سے اسکا کوئی بھلا نہ ھوگا۔ بلکہ اس کا بھیانک جرم بھوت بن کر اسکے من میں ھمیشہ منڈلاتا رھے گا،، (عباس۔ دیا جلے ساری رات۔ صفحہ ۳۷)۔
''تم ایسے گاھک ھو جو عورت حاصل کرنے کےلئے ساری عمر سرمایہ جمع کرتے رھوگے مگر اسے ناکافی سمجھوگے،، (منٹو۔ عصمت چغتائی۔ صفحہ ۱۰)۔
''بھائی رونے کےلئے تو تمام عمر پڑی ھے۔ اور انشاء اللہ تم سینکڑوں برس تک زندہ رہ کر روتے رھوگے مگر یہ وقت رونے کا نہیں ھے،، (شوکت تھانوی۔ تعزیت۔ صفحہ ۵۹)۔

دی ہوئی مثالوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ طویل صورت کے مستقبل کا خود صیغہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ کام کچھ وقت تک ہوتا رہےگا۔ کام کا تسلسل منقطع اور غیر منقطع (بہ وقفہ اور بلا وقفہ) دونوں ہو سکتا ہے۔

## استقلالی صورت کا مستقبل

اصل فعل کے حالیہ تمام کے بعد ''جانا،، یا ''چلا جانا،، کا مستقبل مطلق بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے ''وہ دیکھے (چلا) جائےگا،، ''وہ نکلا (چلا) جائےگا،،۔

استقلالی صورت کے مستقبل کا صیغہ یہ معنی دیتا ہے کہ کام آئندہ زمانے میں اس وقت تک جاری رہےگا جب تک نتیجہ حاصل ہوگا۔ مثلاً

''...یہ یونہی جئے جائیں گے؟ ب: اور مرے جائیں گے،، (قرۃ العین حیدر۔ ایک مکالمہ۔ صفحہ ۱۹۰)۔

''بیچارے سارے دن محنت کرکے آتے ہیں۔ گھر میں گھسے اور بچوں کی گڑبڑ۔ آخر آدمی کہاں تک سہے جائیں گے،، (فرحت اللہ بیگ۔ مضامین فرحت۔ حصۂ دوم۔ صفحہ ۵۳)۔

''سپہر آرا۔ اپنی ہی سی کہے جائیں گی کسی کی سنیں گی نہیں،، (سرشار۔ فسانۂ آزاد۔ جلد سوم۔ صفحہ ۱۲۶)۔

چونکہ معنی کے لحاظ سے استقلالی صورت کے مستقبل میں اور طویل صورت کے مستقبل میں فرق نہیں ہے اسلئے استقلالی صورت کے مستقبل کا استعمال کم ہونے لگا ہے۔

## مختصر نتائج

مستقبل مطلق کا صیغہ وہ الگ کام ظاہر کرتا ہے جو آئندہ زمانے میں ختم ہوگا مگر اس سے نہ کام کی اندرونی کیفیت معلوم ہوتی ہے نہ کام کا کسی خاص وقت سے تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ عبارت کے خاص سیاق وسباق میں یا جملے میں استعمال ہونے والے مناسب الفاظ کی موجودگی میں اس صیغے سے کام کا باربار ہونا بھی ظاہر ہوتا ہے۔

مستقبل فاعلی اور مستقبل استمراری کے صیغوں سے وہ کام ظاہر ہوتا ہے جو مستقبل کے کسی خاص وقت میں جاری ہوگا۔ دونوں صیغوں میں فرق یہ ہے کہ مستقبل فاعلی سے صرف کام کے واقع ہونے کی خبر ملتی ہے جبکہ مستقبل استمراری میں کام کا خود تسلسل زیرتوجہ رہتا ہے۔

مستقبل تمام کے یہ معنی ھیں کہ کام زمانۂ آئندہ کے خاص وقت تک عمل میں آچکا ھوگا۔

مستقبل استمراری، مستقبل فاعلی اور مستقبل تمام کے صیغوں سے کام کے حال یا ماضی میں واقع ھونے کی امید بھی ظاھر ھوتی ھے۔ مستقبل میں ان صیغوں کو یہ معنی دینا ممکن نہیں ھیں۔ جب مستقبل میں ھونے والے کام کی امید ظاھر کرنی ھوتی ھے تو ''شائد،، ''یقیناً،، وغیرہ الفاظ کی مدد لی جاتی ھے۔

ترقی پذیر، وقفہ پذیر، طویل اور استقلالی صورت کے صیغے کام کے وقوع کا کوئی نہ کوئی طریقہ بتاتے ھیں یعنی ان سے ترقی پذیری، وقفہ پذیری، طوالت اور استقلال ظاھر ھوتا ھے۔

# خلاصہ

زبان کے مواد کا جائزہ لینے سے ذیل کے نتائج اخذ کئے جا سکتے ھیں :

۱ - اردو میں خبری صورت کے معروف طور میں تمام اور ناتمام کام کے معنی اور وقوع کام کے طریقے کے معنی زمانے کے صیغوں کے ذریعہ ظاھر ھوتے ھیں -

آج کل کی لسانیات میں ''صورت،، اصطلاح مختلف صرفی صنفوں کو بتانے کےلئے استعمال ھوتی ھے - یعنی تمام اور ناتمام کام کے اختلافات ظاھر کرنے کےلئے اور کام کے واقع ھونے کا طریقہ دکھانے کے لئے - ھمارے خیال میں یہ دونوں صرفی صنفیں اردو میں پائی جاتی ھیں - پہلی صنف کی نمائندگی ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے کرتے ھیں - دوسری صنف کا وجود ترقی پذیر، استقلالی، طویل اور وقفہ پذیر صورت کے صیغوں سے معلوم ھوتا ھے -

اردو میں ''صورت،، اصطلاح ھم نے تمام اور ناتمام کام، کام کے وقوع کے مختلف طریقوں اور کام کے نتیجے کی طرف توجہ مبذول کرنے کے معنوں میں استعمال کی ھے -

اردو افعال کے صیغے مندرجۂذیل علامتوں کے مطابق تقسیم ھوتے ھیں :

الف - تمام اور ناتمام کام دکھانےوالے صیغے -

ب - کام کا طریقہ دکھانے والے صیغے اور کام کا طریقہ نہ دکھانے والے صیغے -

نتیجے کے معنی الگ صیغوں سے نہیں بلکہ انہیں صیغوں میں زوردار اور کمزور افعال کے استعمال سے ظاہر ہوتے ہیں -

۲ - اردو میں الگ کام اور تکرار کے ساتھ ہونے والے کام کے اظہار کےلئے الگ صیغے ہیں -

تکرار کے ساتھ ہونےوالے کام کے معنی حال معمولی اور ماضی معمولی کے صیغوں سے ظاہر ہوتے ہیں - تکرار کے ساتھ ہونے والے کام کے وقوع کے طریقے ظاہر کرنے کےلئے مندرجۂ ذیل صیغے ہیں - ترقی پذیر صورت کا حال (وہ بڑھتا (چلا) جاتا ھے)، طویل صورت کا حال معمولی (وہ بڑھتا رھتا ھے)، طویل صورت کا ماضی معمولی (وہ بڑھتا رھتا تھا)، وقفہ پذیر صورت کا حال معمولی (وہ بڑھا کرتا ھے)، وقفہ پذیر صورت کا ماضی معمولی (وہ بڑھا کرتا تھا)، وقفہ پذیر صورت کا مستقبل (وہ بڑھا کریگا) -

۳ - الگ کام ظاہر کرنے والے صیغے اکثر کام کا بولنے کے وقت میں ہونا اور کام کا بولنے کے وقت میں نہ ہونا دونوں کیفیتیں بتاتے ہیں -

۴ - الگ کام کا اظہار کرنے والے صیغے کام کے ہونے کی خبر دینے والے اور کام کا تسلسل دکھانے والے صیغوں میں تقسیم ہوتے ہیں - پہلی صورت میں زیر توجہ فاعل ہوتا ھے - دوسری میں خود کام -

مقررہ وقت میں ہونے والے کام کا اظہار حال، ماضی اور مستقبل استمراری کے صیغوں اور حال معمولی، ماضی معمولی اور مستقبل فاعلی کے صیغوں سے ہوتا ھے -

''استمراری،، اصطلاح سے وہ کام سامنے آتا ھے جسکا تسلسل حال، ماضی یا مستقبل میں ہو رہا ھے - دوسرے صیغوں کا مقصد الگ کام کے واقع ہونے کی خبر دینی ھے اور بس -

جب کام بولنے کے وقت میں ہو رہا ہوتا ھے تو اسکے اظہار کےلئے ہمیشہ حال معمولی اور ماضی معمولی کے صیغے استعمال نہیں ہو سکتے ہیں - مثلاً حال معمولی اور ماضی معمولی کے صیغے عبارت کے انجان سیاق و سباق میں الگ کام کے معنی نہیں دیتے ہیں - جن حالات سے یہ معلوم ہوتا ھے کہ کام کےہونے کے وقت میں کوئی دوسرا کام ہوا یا ہو رہا تھا ان میں کام صرف استمراری زمانے کے صیغوں سے ظاہر ہو سکتا ھے - یہ سوال کہ اس وقت کیا کام ہو رہا ھے عام طور پر بھی استمراری زمانے کے صیغوں سے کیا جاتا ھے - باقی صورتوں میں حال معمولی اور ماضی معمولی کے صیغے حال اور ماضی استمراری کے صیغوں سے اس طرح مختلف ہیں کہ اگر بولنےوالا خود

کام کو دکھانا چاہےگا تو استمراری زمانے کے صیغے سے کام لیگا ورنہ معمولی زمانے کا صیغہ استعمال کرکے وہ کام کو ایک امر کے طور پر پیش کرےگا۔

ترقی پذیر اور استقلالی صورت کے حال اور ماضی استمراری کے صیغے اور ترقی پذیر اور استقلالی صورت کے حال اور ماضی کے صیغے الگ غیر منقطع کام کے واقع ہونے کا طریقہ بتاتے ہیں۔

جو الگ کام بولنے کے وقت سے وابستہ نہیں ہوتا ہے وہ صرف حال اور ماضی استمراری کے صیغے سے ظاہر ہوتا ہے۔ ترقی پذیر، استقلالی اور طویل صورت کے حال، ماضی اور مستقبل کے استمراری اور غیر استمراری صیغے ایسے الگ منقطع کام کے وقوع کے معنی دے سکتے ہیں۔

۵۔ افعال کے صیغوں میں صورت کی صنف اور زمانے کی صنف کی ملاوٹ میکنکل طور پر نہیں ہوتی ہے۔ زمانے کے معنوں کی خصوصیت اکثر صورت کے معنوں پر مبنی ہوتی ہے۔ ترقی پذیر اور استقلالی صورت کے حال اور ماضی کے صیغے وقوع کام کا طریقہ بتانے کی وجہ سے اس الگ کام کے بھی معنی دے سکتے ہیں جو بولنے کے وقت میں نہیں ہو رہا ہے۔ اس لحاظ سے یہ صیغے حال اور ماضی معمولی کے صیغوں سے مختلف ہیں۔

طویل صورت کے حال اور ماضی استمراری کے صیغے (وہ کرتا (چلا) آرہا ہے، وہ کرتا (چلا) آرہا تھا) اس کام کے اظہار کےلئے استعمال نہیں ہوتے ہیں جو بولنے کے وقت میں ہوتا ہوا دکھایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ بھی ان صیغوں کی صورت کے معنوں میں ہے۔

طویل صورت کے ماضی تمام کے صیغے سے کام کے جاری رکھنے کے جو معنی نکلتے ہیں ان سے ماضی تمام اور طویل صورت کے ماضی تمام کے صیغوں میں فرق کیا جاتا ہے۔

۶۔ اردو میں ۱۰ صیغے ایسے ہیں جن سے ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے وقوع کام کا طریقہ ظاہر ہوتا ہے۔ طویل صورت کا ماضی تمام، طویل صورت کا حال تمام، طویل صورت کا ماضی قبل ماضی، ترقی پذیر صورت کا ماضی تمام، ترقی پذیر صورت کا حال تمام، ترقی پذیر صورت کا ماضی قبل ماضی، استقلالی صورت کا ماضی تمام، وقفہ پذیر صورت کا ماضی تمام، وقفہ پذیر صورت کا حال تمام، وقفہ پذیر صورت کا ماضی قبل ماضی یہ سب صیغے کام کو کسی عرصے میں محدود بتاتے ہیں اور ان سے مختلف طریقۂ کام اس مخصوص عرصے میں دکھانا مقصود ہوتا ہے۔

استقلالی صورت کے ماضی تمام اور ترقی پذیر اور وقفہ پذیر صورت کے حال تمام اور ماضی قبل ماضی کا استعمال کم ہوتا جارہا ہے۔ لگتا ہے

که کبھی اردو میں استقلالی صورت کے حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے بھی تھے۔

جب جملے میں ایسے الفاظ موجود ہوتے ہیں جن سے کام کا عرصہ معلوم ہوجاتا ہے یا جن سے کام کے وقوع کا طریقہ ظاہر ہوتا ہے تو ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغے طویل، ترقی پذیر اور وقفہ پذیر صورت کے ماضی تمام، حال تمام اور ماضی قبل ماضی کے صیغوں کے معنوں کا اظہار کر سکتے ہیں۔ لیکن ان حالات میں جو معنی طویل، ترقی پذیر اور وقفہ پذیر صورت کے صیغوں سے ظاہر ہوتے ہیں وہ زیادہ واضح ہوتے ہیں۔

# کتابوں کی فہرست

(جن سے مصنفہ نے اپنی کتاب کے لئے استفادہ کیاھے)

## اردو کی ادبی کتابیں


ابوالکلام آزاد ''غبار خاطر،،۔ آزاد ھند پبلیکیشنز لمیٹڈ، لاھور۔
بلونت سنگھ ''ھندوستان ھمارا،، (روشنی) ۔ سنگم پبلشنگ ھاؤس، الہ آباد۔ ۱۹۴۷ء
پریم چند ''گئودان،،۔ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، دھلی ۔ ۱۹۵۷ء
''غبن،،۔ لاجپت رائے اینڈ سنز، اردو بازار، دھلی - ۱۹۶۱ء
''پردۂ مجاز،،۔ لاجپت رائے اینڈ سنز، دھلی۔ بار سوم۔
''بازار حسن،،۔
''بیوہ،،۔ یونین پریس، دھلی۔ ۱۹۵۵ء
''روٹھی رانی،، لاجپت رائے اینڈ سنز، دھلی۔ تیسری بار۔
''پریم چالیسی،، (حصہ اول) (سہاگ کا جنازہ، انتقام، دینداری، قزاقی، حسن و شباب، رام لیلا، ترسول، آنسوؤں کی ھولی) ۔ ادارہ فروغ اردو، دھلی۔
''پریم بتیسی،، (حصہ اول) (قربانی، بیٹی کا دھن، راجپوت کی بیٹی، دھوکا، سوت، نگاہ‌ناز، پنچایت) ۔ دارالاشاعت، لاھور۔ ۱۹۴۳ء
''میرے بہترین افسانے،، (راہ نجات، منتر، رانی سارندھا، دو بیل، ستی، سوجان بھگت) ۔ کتاب منزل، لاھور۔ ۱۹۳۳ء
''مان سروور (ابھلا شا) ۔ سرسوتی پریس، بنارس۔ ۱۹۵۵ء
''نمک کا داروغہ،، (کہانی) ۔ ممتاز افسانہ نگاروں کے نمائندہ مختصر افسانے۔ ایجوکیشنل بک ھاؤس، علی گڑہ۔
تابان غلام ربانی ''ایک رومان،،۔ یونین پرنٹنگ پریس، دلی۔
جعفری علی سردار ''حرف آغاز — فسانۂ آزاد،، (جلد اول)

حسن نظامی ''پہلی منزل،،۔

حالی الطاف حسین ''مقالات حالی،، (حصہ اول) ۔ انجمن ترقی اردو ہند، علی گڑھ ۔ ۱۹۵۷ء

راشد الخیری ''سمرنا کا چاند،،۔ عبدالرشید اینڈ برادر تاجران کتب لوہاری دروازہ، لاہور۔ ۱۹۲۲ء

''طوفان اشک،، (توصیف کا خواب، محروم وراثت، رواج کی بھینٹ، نئی دلہن) ۔ عصمت بک ایجنسی، دہلی ۔ ۱۹۳۲ء

''طوفان حیات،،۔

''صبح زندگی،،۔ محبوب المطابع برقی پریس، دلی ۔ ۱۹۳۶ء

''جوہر عصمت،،۔ عصمت بک ایجنسی، دلی ۔ ۱۹۴۲ء

''منازل السائرہ،،۔ عصمت بک ڈپو، دلی ۔ ۱۹۴۴ء

''شب زندگی،، (حصہ دوم) ۔ عصمت بک ایجنسی، دلی ۔ ۱۹۳۵ء

''محبوبۂ خداوند،،۔ عصمت بک ڈپو، لکھنؤ ۔

''عروس کربلا،،۔ عصمت بک ڈپو، لکھنؤ ۔

''آفتاب دمشق،،۔ عصمت بک ڈپو، لکھنؤ ۔

''ماہ عجم،،۔ عصمت بک ڈپو، لکھنؤ ۔

''شام زندگی،،۔ منیجر کتب خانہ رضوی بلیماران، دہلی ۔

رانگیا راگھو ''آخری آواز،،۔ راج پال اینڈ سنز، دلی ۔ ۱۹۶۲ء

رضیہ فصیح احمد ''آبلہ پا،،۔ گلڈ اشاعت گھر، کراچی ۔ جون ۱۹۶۴ء

رضیہ سجاد ظہیر ''سرشام،،۔ نسیم بک ڈپو، لکھنؤ ۔

سرشار رتن ناتھ ''سیر کہسار،، (جلد اول، جلد دوم) ۔ مطبع نامی منشی نول کشور، لکھنو ۔ ۱۹۳۴ء

''فسانۂ آزاد،، (جلد اول) ۔ کتاب منزل، لاہور

''فسانۂ آزاد،، (جلد دوم) ۔ مطبع منشی تیج کمار، لکھنؤ ۔ ۱۹۵۲ء

''فسانۂ آزاد،، (جلد سوم) ۔ مطبع نامی منشی نول کشور، لکھنؤ ۔ ماہ نومبر ۱۹۱۶ء

''کامنی،،۔ نسیم بک ڈپو، لکھنؤ ۔

''خدائی فوجدار،، (ترجمہ) ۔ مطبع نامی منشی نول کشور، لکھنؤ ۔ ۱۹۳۴ء

شرر عبد الحلیم ''قیس و لبنی،، کمال پبلشنگ ہاؤس، دلی ۔

''صد پارۂ دل،،۔

''گذشتہ لکھنؤ''۔ نسیم بک ڈپو، لکھنؤ۔
''حسن بن صباح،،۔ مکتبہ اردو، لکھنؤ۔
''فردوس بریں''۔ مکتبہ اردو، لکھنؤ۔
''منصور موہنا''۔ نسیم بک ڈپو، لکھنؤ
''ملک عزیز ورجنا،،۔ صادق ایکیڈمی۔
''مینا بازار،،۔ مکتبۂ اورنگ، لکھنؤ۔

شوکت تھانوی ''سودیشی ریل،، (جس کے لئے سفر کیا، مشاعرہ، تعزیت)۔
ادارہ فروغ اردو، لاہور۔
'' وغیرہ وغیرہ ،، (جلوس، دو منٹ، ضرب تقسیم، جھوٹ کا سچ، قوم، اقبالیات، لحاف اندر لحاف)۔ ادارہ ضیائے ادب انڈیا، مطبوعہ جید برقی پریس، دلی۔
''کائنات تبسم،، (افسانے — بیگم کی جنت، افیونی کی جنت، اگر میں لڑکی ہوتا، اگر میں بادشاہ ہوتا، بابو، انکی تصویر، فلم اسٹار، سونا، داماد فرنگ، وکیل کل کیا ہوگا، میں مدقوق تھا، بٹیرباز)، علوی بک ڈپو، بمبئی۔ ۱۹۵۹ء
''بکواس،،۔ مکتبہ اردو، لکھنؤ۔
''انشاء اللہ''۔ حالی پبلشنگ ہاؤس، دہلی۔

صالحہ عابد حسین ''راہ عمل،،۔

عباس خواجہ احمد ''دیا جلے ساری رات،، (چراغ تلے اندھیرا، بچوں کا خط مہاتماگاندھی کے نام، کچی کچی، تین تصویریں، ڈیڈ لیٹر، الف لیلہ ۱۹۵۶ء، بھارت ماتا کے پانچ روپ)۔ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، دلی۔ ۱۹۵۹ء
''میں کون ہوں،، (میرے بچے، چڑے چڑیا کی کہانی)۔
''اودھ کی شام،، (نئی برسات، آسمانی تلوار)۔ سول وکرتا نیلابھ پرکاشن گرہ، الہ آباد۔ ۱۹۵۲ء
''کہتے ہیں جس کو عشق،،۔ پروین بک ڈپو، الہ آباد۔ ۱۹۵۳ء

عصمت چغتائی ''معصومہ،،۔ حالی پبلشنگ ہاؤس، دلی۔ ۱۹۶۲ء
''چھوئی موئی،، (چوتھی کا جوڑا)۔ اردو اکیڈمی سندھ، کراچی۔
''تین اناڑی،،۔ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، دلی۔ ۱۹۶۰ء
''چوٹیں،،۔ (لحاف)۔ اردو اکیڈمی سندھ، کراچی۔ ۱۹۶۰ء
''ٹیڑھی لکیر،، مکتبہ اردو، لاہور (بار سوم)۔
''نیند،، (''۱۹۶۱ء کا بہترین ادب'')۔ آھنگ مانکپور پرتاب گڑھ۔ ۱۹۶۲ء

''دو ہاتھ،، (چٹان) - مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، نئی دھلی - ۱۹۶۲ء
''ضدی،، سٹار پاکٹ سیریز — ۱۱۵ -
فرحت اللہ بیگ ''مضامین فرحت،، - انتظامی پریس دومل گوڑہ، حیدر آباد - دکن -
(خان بہادر، نانی چندو، جینے سے بہتر مرنا، جزیرہ بورنیو کا سفرنامہ، دو دیوانے، کم سنی کی شادی، انجمن اصلاح حال بدمعاشان) -
''مضامین فرحت'' (حصہ اول) - حلیم مسلم ڈگری کالج، کانپور - ''مضامین فرحت'' (حصہ دوم) - مکتبہ کلیاں، لکھنؤ -
قاسمی احمد ندیم ''طلوع و غروب'' (جوانی کا جنازہ) - نیا ادارہ، لاھور- دھلی -
قرۃ العین حیدر ''چائے کے باغ،، -
''پت جھڑ کی آواز،، (کارمین، جلاوطن، ایک مکالمہ، یاد کی اک دھنک جلے) - مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، دھلی - دسمبر ۱۹۶۵ء
کرشن چندر ''ٹوٹے ہوئے تارے،، (اس کی خوشی، حسن اور حیوان، سب سے بڑا گناہ) - مکتبہ اردو، لاھور -
''ممتاز افسانہ‌نگاروں کے نمائندہ مختصر افسانے'' (صرف ایک آنہ) - ایجوکیشنل بک ھاؤس، علی گڑھ -
مرزا رسوا محمد ھادی ''امراؤ جان ادا،، - ادارہ فروغ اردو، لاھور -
''ذات شریف،، - اشرفی بک ڈپو - ایسوی -
منٹو سعادت حسن ''عصمت چغتائی،، - کتب پبلشرز لمیٹڈ، بمبئی - ۱۹۴۸ء -
''اوپر نیچے اور درمیان،، - تاج پریس، کلکتہ - ۱۹۵۴ء
''منٹو کے افسانے،، - مشورہ بک ڈپو، پوسٹ بکس - ۱۶۳۹، دھلی -
نذیر احمد ''بنات لنعش،، - مطبع منشی نول کشور، لکھنؤ -
''توبتہ النصوع،، - کتب خانہ نذیریہ، دلی -
''ابن الوقت،، - کتب خانہ نذیریہ، اردو بازار، دھلی -
نیاز فتح پوری ''جمالستان،، (دنیا کا اولین بت ساز، ایک شاعر کی محبت، شہید آزادی، سودائے خام، بعد المشرقین، جان عالم اور ملکہ مہرنگار، درس محبت، ایک شاعر کا انجام، چنگاری، صدائے شکست، از دواج مکرر، ایثار، شبنمستان کا قطرہ گوھرین، بیراگ کا بروگ، خدا کا انصاف) -

## اردو اور هندی زبانوں کی کتابیں

ڈاکٹر مولوی عبدالحق - قواعد اردو- تاج پبلشرز، دهلی-
अम्बिकाप्रसाद वाजपेयी, अभिनव हिन्दी व्याकरण, लखनऊ, १९४९।
कामताप्रसाद गुरु, हिन्दी व्याकरण, प्रयाग, १८९४।
कामताप्रसाद गुरु, हिन्दी व्याकरण, काशी, १९५२।
किशोरीदास वाजपेयी, राष्ट्रभाषा का प्रथम व्याकरण, कलकत्ता, १९४९।
दुनीचन्द, हिन्दी व्याकरण, होशियारपुर, १९५१।
धीरेंद्र वर्मा, डा०, हिन्दी भाषा का इतिहास, प्रयाग, १९५३।
भोलानाथ तिवारी, डा०, हिन्दी भाषा का सरल व्याकरण, दिल्ली, १९५८।
तिवारी उ०न०, हिन्दी भाषा का उद्गम और विकास, प्रयाग, १९५५।
शास्त्री स०र०, सरल हिन्दी व्याकरण, मद्रास, १९५७।

## روسی زبان کی کتابیں *

Агрелль С., Вид и способ действия, Сб. «Вопросы глагольного вида», Москва, 1962.

س- اگریل - صورت اور کام کا طریقه (مجموعه '' افعال کی صورت کے مسائل '') - ماسکو، ۱۹۶۲ء-

Андронов М. С., Личные формы глагола в современном тамильском языке, Сб. «Языки Индии», Москва, 1961.

م- اندرونوف - آج کل کی تامیل زبان میں افعال کے شخصی صیغے (مجموعه '' هندوستان کی زبانیں '') - ماسکو، ۱۹۶۱ء-

---

* یه کتابیں ابھی تک صرف روسی زبان میں شایع هوئی هیں - (ایڈیٹر -)

Баранников А. П., Краткая грамматика хиндустани (урду), ч. I, Ленинград, 1926.

ا۔ بارانیکوف۔ ہندوستانی ( اردو ) کی مختصر قواعد۔ پہلا حصہ۔ لینن گراد، ۱۹۲۶ء۔

Баранников А. П., Краткий грамматический очерк хинди, Приложение к хинди-русскому словарю, сост. В. М. Бескровным, Москва, 1953.

ا۔ بارانیکوف۔ ہندی کی مختصر قواعد ( ہندی — روسی لغت کا ضمیمہ)۔ ماسکو، ۱۹۵۳ء۔

Баранников А. П., Словарное повторение в хиндустани, «Восточные записки» (Ленинградский институт живых восточных языков), т. I, Ленинград, 1927.

ا۔ بارانیکوف۔ ہندوستانی میں الفاظ کی تکرار ( رائج مشرقی زبانوں کے لینن گراد انسٹیٹیوٹ کے '' مشرقی نوٹ ،،۔ جلد ۱ )۔ لینن گراد، ۱۹۲۷ء۔

Баранников А. П., Сложно-вербальные глаголы хиндустани и их смысловые эквиваленты в русском языке, «Язык и литература», т. 2, вып. I, Ленинград, 1927.

ا۔ بارانیکوف۔ ہندوستانی کے مرکب افعال اور انکے مترادف روسی الفاظ ( '' زبان اور ادب ،، جلد ۲، شمارہ ۱ )۔ لینن گراد، ۱۹۲۷ء۔

Баранников А. П., Синонимические повторы в новоиндийских языках, «Записки Коллегии» востоковедов при Азиатском музее АН СССР», т. 3, вып. 2, Ленинград, 1928.

ا۔ بارانیکوف۔ نئی ہندوستانی زبانوں میں ہم‌معنی الفاظ کی تکرار ( '' سوویت سائنس اکادمی کے ایشیائی میوزیم سے متعلق علم مشرقیات کے ماہرین کے نوٹ ،،۔ جلد ۳، شمارہ ۲ )۔ لینن گراد، ۱۹۲۸ء۔

Баранников А. П., Флексия и анализ в новоиндийских языках, «Учёные записки Восточного института» № 98, Серия востоковедческих наук, вып. I, Ленинград, 1949.

ا۔ بارانیکوف۔ نئی ہندوستانی زبانوں میں گردان اور تجزیہ ( '' مشرقی انسٹیٹیوٹ کے سائنسی نوٹ ،،۔ نمبر ۹۸، شمارہ ۱ )۔ لینن گراد، ۱۹۴۹ء۔

Баранников А. П., Хиндустани (урду и хинди), Ленинград, 1934.

ا۔ بارانیکوف۔ ہندوستانی ( اردو اور ہندی )۔ لینن گراد، ۱۹۳۴۔

Баранников А. П., Баранников П. А., Хиндустани (хинди и урду), Грамматический очерк, Москва, 1956.

ا۔ بارانیکوف، پ۔ بارانیکوف۔ ہندوستانی ( ہندی اور اردو )۔ قواعد۔ ماسکو، ۱۹۵۶ء۔

Бескровный В. М., Краткий грамматический очерк, Приложение к урду-русскому словарю, сост. В. М. Бескровным и В. Е. Краснодембским, Москва, 1951.

و - بیسکرووونی - مختصر قواعد (اردو — روسی لغت کا ضمیمہ) - ماسکو، ۱۹۵۱ء -

Бескровный В. М., О сочетаниях глагольных основ хинди с rahna. «Учёные записки Ленинградского университета» № 279, Серия востоковедческих наук, вып. 9, Ленинград, 1960.

و - بیسکرووونی - ہندی کے افعال کے مادوں کے ''رہنا،، سے تال میل کے بارے میں ('' لینن گراد یونیورسٹی کے سائنسی نوٹ،، نمبر ۲۷۹، شمارہ ۹) - لینن گراد، ۱۹۶۰ء -

Быкова Е. М., Предисловие к сборнику статей «Языки Индии», Москва, 1961.

اے - بیکووا - '' ہندوستانی زبانیں،، نامی مجموعے کا پیش لفظ - ماسکو، ۱۹۶۱ء -

Вафа Эс. Х. А., Книга для обучения хиндустани, Москва, 1928.

اس - حبیب وفا - ہندوستانی سکھانے کی کتاب - ماسکو، ۱۹۲۸ء -

Выгорницкий А., Грамматика языка индустани или урду, С.-Петербург, 1897.

ا - ویگرنیتسکی - ہندوستانی یا اردو کی قواعد - سینٹ پیترسبرگ، ۱۸۹۷ء -

Гильфердинг А. Ф., Грамматика индустани (урду), С.-Петербург, 1899.

ا - گل‌فیردینگ - ہندوستانی (اردو) قواعد - سینٹ پیترسبرگ، ۱۸۹۹ء -

Давидова А. А., Некоторые вопросы глагольного словообразования в языке хиндустани, «Учёные записки Института востоковедения АН СССР», т. XIII, Москва, 1958.

ا - داویدووا - ہندوستانی زبان میں افعال بننے کے کچھ مسائل (''سوویت سائنس اکادمی کے مشرقی انسٹی‌ٹیوٹ کے سائنسی نوٹ'' - جلد ۱۳) - ماسکو، ۱۹۵۸ء -

Дымшиц З. М., Очерк грамматики языка урду, Приложение к русско-урду словарю, сост. Б. И. Клюевым, А. И. Акимовым, Н. В. Глебовым и В. С. Мерешем, Москва, 1959.

ز - دمشیتس - اردو زبان کی قواعد (روسی — اردو لغت کا ضمیمہ) - ماسکو، ۱۹۵۹ء -

Дымшиц З. М., Язык урду, Москва, 1962.

ز - دمشیتس - اردو زبان - ماسکو، ۱۹۶۲ء -

Еловков Д. И., О сложных глаголах в языке хиндустани, Сб. «Филология стран Востока», Ленинград, 1963.
د - یلوفکوف - هندوستانی زبان کے مرکب افعال کے بارے میں (مجموعه "مشرقی ملکوں کا علم لسانیات،،) - لینن گراد، ۱۹۶۳ ع -

Катенина Т. Е., Язык хинди, Москва, 1960.
ت - کتینینا - هندی زبان - ماسکو، ۱۹۶۰ ع -

Катенина Т. Е., Язык маратхи, Москва, 1963.
ت - کتینینا - مراٹھی زبان - ماسکو، ۱۹۶۳ ع -

Катенина Т. Е., Очерк грамматики языка маратхи, Москва, 1963.
ت - کتینینا - مراٹھی زبان کی قواعد - ماسکو، ۱۹۶۳ ع -

Кошмидер Э., Очерк науки о видах польского глагола, Сб. «Вопросы глагольного вида», Москва, 1962.
اے - کشمیدیر - پولستانی افعال کی صورتوں کے بارے میں علم کا مقاله (مجموعه "افعال کی صورت کے مسائل،،) - ماسکو، ۱۹۶۲ ع -

Кошмидер Э., Турецкий глагол и славянский глагольный вид, Сб. «Вопросы глагольного вида», Москва, 1962.
اے - کشمیدیر - ترکی فعل اور سلاو افعال کی صورت (مجموعه "افعال کی صورت کے مسائل،،) - ماسکو، ۱۹۶۲ ع -

Липеровский В. П., Категория наклонения в современном литературном хинди, Москва, 1964.
و - لیپیروفسکی - آج کل کی ادبی هندی میں موڈ کی صنف - ماسکو، ۱۹۶۴ ع -

Липеровский В. П., К вопросу о выделении предположительного наклонения в хинди, «Краткие сообщения Института Народов Азии АН СССР», вып. 62, Москва, 1964.
و - لیپیروفسکی - هندی میں افعال کی احتمالی صورت کی شناخت کا مسئله ("سوویت سائنس اکادمی کے ایشیائی قوموں کے انسٹیٹیوٹ کے مختصر نوٹ،، شماره ۶۲) - ماسکو، ۱۹۶۴ ع -

Липеровский В. П., Об одной синтаксической конструкции в языке хинди, Сб. «Индийская и иранская филология», Москва, 1964.
و - لیپیروفسکی - هندی زبان میں ایک نحوی ساخت کے بارے میں (مجموعه "هندوستانی اور ایرانی علم لسانیات،،) - ماسکو، ۱۹۶۴ ع -

Милейковская Г. М., О соотношении объективного и грамматического времени, «Вопросы языкознания», № 5, Москва, 1956.
گ - میلیکوفسکایا - حقیقی اور صرفی وقت کے تعلق کے بارے میں (رساله "علم لسانیات کے مسائل،، نمبر ۵) - ماسکو، ۱۹۵۶ ع -

Неттеберг К., Способы действия, представленные в обоих видах и только в одном, Сб. «Вопросы глагольного вида», Москва, 1962.

ک۔ نیتے بیرگ۔ دونوں صورتوں اور صرف ایک صورت میں پائے جانےوالے کام کے طریقے (مجموعہ '' افعال کی صورت کے مسائل '')۔ ماسکو، ۱۹۶۲ء۔

Порцигер В., О способах действия индоевропейских презентных образований, Сб. «Вопросы глагольного вида», Москва, 1962.

و۔ پورتسیگر۔ زمانۂ حال کی ہند یورپین بناوٹ کے کام کے طریقوں کے بارے میں (مجموعہ '' افعال کی صورت کے مسائل '')۔ ماسکو، ۱۹۶۲ء۔

Поспелов Н. С., Категория времени в грамматическом строе русского глагола, Сб «Вопросы теории и истории языка в свете трудов И. В. Сталина по языкознанию», Москва, 1952.

ن۔ پاسپیلوف۔ روسی فعل کی صرفی بناوٹ میں زمانے کی صنف (مجموعہ '' زبان کی تھیوری اور تاریخ کے مسائل علم لسانیات کے بارے میں استالین کی تصانیف کی روشنی میں '')۔ ماسکو، ۱۹۵۲ء۔

Теленкова М. А., К вопросу о несоотносительных глаголах несовершенного вида в современном русском языке, Автореферат канд. диссертации, Москва, 1955.

م۔ تیلینکووا۔ آج کل کی روسی زبان میں ناتمام صورت کے ان افعال کے سوال کے لئے جنکی تمام صورت نہیں ہوتی ہے (مقالے کا خاکہ)۔ ماسکو، ۱۹۵۵ء۔

Толстая Н. И., Об основных функциях образующих глаголов в сложных глагольных сочетаниях в панджабском языке, Сб. «Языки Индии», Москва, 1961.

ن۔ تلستایا۔ پنجابی زبان کی افعال کی مرکب ملاوٹ میں امدادی افعال کا بنیادی کام (مجموعہ '' ہندوستان کی زبانیں '')۔ ماسکو، ۱۹۶۱ء۔

Толстая Н. И., Язык панджаби, Москва, 1960.

ن۔ تلستایا۔ پنجابی زبان۔ ماسکو، ۱۹۶۰ء۔

Чернышев В. А., Простые отымённые глаголы совремменного хинди, Сб. «Вопросы грамматики языка хинди», Москва, 1962.

و۔ چیرنیشیف۔ جدید ہندی میں اسم سے بنے ہوئے سادہ افعال (مجموعہ '' ہندی زبان کی قواعد کے مسائل '')۔ ماسکو، ۱۹۶۲ء۔

Ягелло И. П., Практическая грамматика языка индустани (урду), Ташкент, 1902.

ای۔ یگیلو۔ ہندوستانی (اردو) زبان کی عملی قواعد۔ تاشقند، ۱۹۰۲ء۔

## انگریزی زبان کی کتابیں


Akmal A. A., Hindustani Grammar, Calcutta, 1918.
Bailey T. G., Hindustani, L., 1950.
Bailey T. G., Teach Yourself Urdu, L., 1956.
Beames J., A Comparative Grammar of the Modern Aryan Languages of India. Vol. II, L., 1872, 1879.
Bodelsen C. A., The Expended Tenses in Modern English, «Englishe St-n», 1936.
Bolinger D. L., More on the Present Tense in English, «Language», 1947.
Calver E., The Uses of the Present Tense Forms in English, «Language», 1946.
Grierson G. A., The Modern Indo-Aryan Polite Imperative. «Journal of the Royal Asiatic Society of Great Britain and Ireland», January, 1910.
Harley A. H., Colloquial Hindustani, L., 1946.
Hoernle R., A Comparative Grammar of the Gaudien Languages, L., 1880.
Jespersen O., A Modern English Gammar on Historical Principles, Part IV, Syntax, Vol. 3, Time and Tense. Heidelberg, 1931.
Kellogg S. H., A Grammar of the Hindi Language, L., 1893.
Kennedy A. G., The Modern English Verb-adverb Combination, California, 1920.
Mazumdar B. C., The History of the Bengali Language, Calcutta, 1920.
Pahwa T., The Pucca Munshi, Peshawar Cantt, 1936.
Pahwa T., The Modern Hindustani Scholar or the Pucca Munshi, Calcutta, 1919.
Phillott D. C., Note on the Statical and Some Other Participles in Hindustani, BSOS. Vol. IV, VI, Part I, 1916.
Platts J. T., A Grammar of the Hindustani or Urdu Language, L., 1904.
Platts J. T., A Grammar of the Hindustani or Urdu Language, Oxford, 1941.
Saihgal M. C., Hindustani Grammar, Calcutta, 1947.
Saihgal M. C., Saihgal's Hindustani Grammar, Subathu (Simla Hills), 1945.
Sastri S. R. and Apte B., Hindi Grammar, Madras, 1948.
Scholberg H. C., Concise Grammar of the Hindi Language, Oxford, 1950.
Scholberg H. C., Concise Grammar of the Hindi Language, 3rd edition, Oxford, 1955.
Sharma S. N., Hindi Grammar and Translation, Bombay, 1956.
Thimm C. A., Hindustani Grammar Self-taught, L., 1916.
Vale R. N., Verbal Composition in Indo-Aryan, Poona, 1948.